UNIVERSAL LIBRARY
OU_222642
UNIVERSAL LIBRARY

OUP—881—5-8-74—15,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٩١٥ د ٣٤ع Accession No. U 556

Author ذوق، شیخ ابراہیم ذوق

Title مقالہ ذوق

This book should be returned on or before the date last marked below.

نمبر ۱

قصائد ذوق

جس میں

ملک الشعرا خاقانی ہند خان بہادر شیخ محمد ابراہیم ذوق کا

دوسرا کلام بھی علاوہ غزلیات شامل ہے

مع دیباچہ و فرہنگ

مرتبہ

آنریبل جسٹس ڈاکٹر شاہ محمد سلیمان صاحب ایم اے ایل ایل ڈی

بیرسٹر ایٹ لا جج ہائی کورٹ الہ آباد

فہرست مضامین کلام ذوق

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۱-۱۰
قصائد	
قصیدہ نمبر ۱ صبح سعادت نوا زاوت تن بہ ریا دل بہ تمنا صنت	۱۱-۱۷
" " ۲ واہ واہ کیا معتدل ہے باغ عالم میں ہوا	۱۷-۲۰
" " ۳ پیری میں پر ضرور ہے جام شراب ناب	۲۱-۲۳
" " ۴ شب کو میں اپنے سر بستر خواب راحت	۲۴-۳۲
" " ۵ لکھ ذوق اس کی مدح کہ جس کی ثنا سے ہے	۳۲-۳۴
" " ۶ زہے نشاط اگر کیجیے لسے تحریر	۳۴-۳۹
" " ۷ ہیں مری آنکھ میں اشکوں کے تماشا گوہر	۳۹-۴۲
" " ۸ قلم جو صفحہ کاغذ پہ ہووے نکتہ نگار	۴۲-۴۵
" " ۹ ہے وہ جان داروی مومیائی نافع اعضا و حواس	۴۵-۴۸
" " ۱۰ صبحدم فکر جو تھا سیر فلک کا مشتاق	۴۸-۵۱
" " ۱۱ ایک خورشید لقا طرفہ جوان ارشق	۵۱-۵۴
" " ۱۲ ہے آج جو یوں خوشنما نور سحر رنگ شفق	۵۴-۵۶
" " ۱۳ طرب افزا ہے وہ نوروز کا نارنجی رنگ	۵۶-۵۷
" " ۱۴ حبذا ساقی فرخ رخ خورشید جمال	۵۷-۶۰
" " ۱۵ لاتا ہے زنگ سے ہے رنگ نئے چرخ محیل	۶۰-۶۴
" " ۱۶ تا زبان خرد دہر میں ہو فلسفی کا یہ کلام	۶۴-۶۸
" " ۱۷ افق دلبر سے عیش و طرب دونوں بہم	۶۸-۷۲
" " ۱۸ سحر جو گھر میں بشکل آئینہ تھا میں بیٹھا زار و حیراں	۷۲-۷۵
" " ۱۹ پلٹے نہ ایسا ایک بھی دن خوشتر آسماں	۷۵-۷۸

مضمون	صفحہ
قصیدہ نمبر ۲۰ دل کہ اس دہر میں ہے گرسنہ ناز بتاں	۷۹-۸۴
" " ۲۱ مدح کر اس شاہ دریا دل کی اے دل جس کا فیض	۸۵-۸۶
" " ۲۲ خضر نصیب کی گر دنیا میں رہبری ہو	۸۶-۸۸
" " ۲۳ گردش میں چشم مست کی ہو دل مرا گرہ	۸۹-۹۳
" " ۲۴ ہے ابر در فشاں وہ چمن میں کمال کے	۹۳-۹۵
" " ۲۵ ساون میں دیا پھر مہ شوال دکھائی	۹۵-۹۷
" " ۲۶ شاہا جمال و حسن کا تیرے لکھوں میں وصف کیا	۹۸-۹۹
" " ۲۷ خسروا چرخ کے سر گنبد دوار ہلال	۹۹-
" " ۲۸ (مسلسل دعائیہ) سر یا را ئے گردوں جب تلک خورشید خاور ہے	۱۰۰-۱۰۱
" ناتمام ۲۹ خسروا نیر اقبال کی تیرے خورشید	۱۰۱-۱۰۲
" " ۳۰ کروں اگر رقم تہنیت کا میں آہنگ	۱۰۲
" " ۳۱ لکھوں جو میں کوئی مضمون ظلم چرخ بریں	۱۰۳
اشعار قصیدہ ۳۲ ہفتہ زبان جبکہ سرطان و اسد مہر کا ٹھہرا مسکن	۱۰۳
قصیدہ ناتمام ۳۳ آج کچھ ایسی ہو لٹے عیش کی تاثیر ہے۔	۱۰۳
مثنوی	
چاہیئے نام اس کا اے خامہ	۱۰۴-۱۰۵
سہرا	
اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا	۱۰۶-۱۰۷
قطعات	
قطعہ نمبر ۱ دیکھتے ہیں جلوۂ گلہائے رنگا رنگ ہم	۱۰۷
" " ۲ خون رگہائے گلو لاشۂ بے سر سے مرے	۱۰۷

مضمون	صفحہ
قطعہ ۳ ساقیا ابر ہی آیا تو بڑھا خم پر ہاتھ	۱۰۷
" ۴ وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر	۱۰۸
" ۵ دل سے ہیں اپنے رسولِ عربی کا ہوں غلام	۱۰۸
" ۶ کل ایک تارکِ دنیا سے میں نے پوچھا ذوق	۱۰۸، ۱۰۹
" ۷ عہد میں تیرے نکالے دانت گرسینِ ستم	۱۰۹
" ۸ ہی اگر میلی سیاہی تو ورق عذرا عذار	۱۰۹
" ۹ خسروا سُن کے ترا مژدۂ جشن نوروز	۱۰۹-۱۱۰
" ۱۰ کرے ہی مہرِ علی دل کو صاف پر انوار	۱۱۰
" ۱۱ میں نے کہا کہ بوسہ تمھیں دو ادب سے میں	۱۱۰
" ۱۲ پر نہیں پر ترا توسن وہ پری سال پراں	۱۱۰
" ۱۳ میرزا شاہرخ بہادر نے	۱۱۱
" ۱۴ سردمہری کا تری ہو جو خنک دل کشتہ	۱۱۲
" ۱۵ گر ہی اے صیاد ناداں تجھ کو آرائش کا شوق	۱۱۲
" ۱۶ ہائے کل سب آشنا تیرے مریضِ عشق کے	۱۱۲
" ۱۷ ناصحا مجھ کو ملامت تو نہ کر	۱۱۲
" ۱۸ رہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح	۱۱۲-۱۱۳
" ۱۹ ہماری لاش پہ آواز قم باذن اللہ	۱۱۳
" ۲۰ ہمیشہ صدقے اُس ابرو کے ہو کے حضرتِ دل	۱۱۳
" ۲۱ مے لئے تو ہر اک طرح سے قباحت ہی	۱۱۳
" ۲۲ اس عاشقِ بیچارہ کا ہی آج یہ کیا حال	۱۱۴
" ۲۳ ہی باغ جہاں میں تجھے گر ہمتِ عالی	۱۱۴
" ۲۴ عمر ہی کر رہی ہر دم سفرِ بحرِ فنا	۱۱۴
" ۲۵ دل کے آئنہ کو گر گردے گداز	۱۱۴
" ۲۶ میں نہ تڑپا جو دمِ ذبح تو یہ باعث تھا	۱۱۴

مضمون	صفحہ
قطعہ ۲۷ نکلے ہو میکدہ سے ابھی مونھ چھپا کے تم	۱۱۴
" ۲۸ کچھ اپنی شرحِ سوزِ دلِ بیقرار آج	۱۱۵
" ۲۹ کہوں کیا ذوق احوالِ شبِ ہجر	۱۱۵-۱۱۶
" ۳۰ تو بھلا ہی تو برا ہو نہیں سکتا اے ذوق	۱۱۶
" ۳۱ قدم سنبھال کے رکھ راہِ عشق میں اے ذوق	۱۱۶
" ۳۲ نزدِ دیں نفس کس کو دنیا دار	۱۱۶
رباعیات	
رباعی ۱ کیا فائدہ ذکرِ بیش و کم سے ہوگا	۱۱۷
" ۲ اے ذوق کبھی تو نہ خوش اوقات ہوا	۱۱۷
" ۳ ان آنکھوں سے روئے لالہ گوں بھی دیکھا	۱۱۷
" ۴ مشکل ہی یہاں پلٹے خرد کا جمنا	۱۱۷
" ۵ دل کو سرِ بازارِ جہاں کر نہ اُچاٹ	۱۱۷
" ۶ خورشید سے یک روز جہاں میں نوروز	۱۱۸
" ۷ شاہا تجھے با دولت و بختِ فیروز	۱۱۸
" ۸ کہتا ہی یہ فیروزی رنگِ نوروز	۱۱۸
" ۹ اے ذوق کرے گا کوئی دنیا کیا ترک	۱۱۸
" ۱۰ جن دانتوں سے ہنستے تھے ہمیشہ کھل کھل	۱۱۹
" ۱۱ جن کو اس وقت میں اسلام کا دعوی ہی کمال	۱۱۹
" ۱۲ اعلیٰ جو علیؑ کی ہی امامت کا مقام	۱۱۹
" ۱۳ سبطین نبیؐ یعنی حسنؑ اور حسینؑ	۱۱۹
" ۱۴ کھلتا نہیں اے ذوق یہ ہم پر مضمون	۱۱۹
" ۱۵ اے زاہد و تم سے کیا جھگڑا کر لوں ہیں	۱۲۰
" ۱۶ دل جن کا ہی آہن کی طرح سخت و سیاہ	۱۲۰
" ۱۷ جب تک رہتے گرہ میں احمقوں کے پیسے	۱۲۰
" ۱۸ آنکھ اس کی نشہ میں جب گلابی ہو جائے	۱۲۰
" ۱۹ اے ذوق فرشتے ہیں یہ کہکر روتے	۱۲۰
" ۲۰ دنیا کے الم ذوق اٹھا جائینگے	۱۲۱
" ۲۱ اس جبل کا ہی ذوق ٹھکانا کچھ بھی	۱۲۱
" ۲۲ دنیا سے ذوق رشتۂ الفت کو توڑ دے	۱۲۱
" ۲۳ دعا ہی ذوق کی ہو خلعتِ ولیعہدی	۱۲۱

کس زمانے میں کوئی یار نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ANIA UNIVERSITY
LIBRARY
HYDERABAD-1

دیباچہ

تمہید اُستاد ذوق کے کلام کو از سرِ نو شائع کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ؟

یہ امر مسلمہ ہی کہ دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کی نازک خیالی کا معیار اُس کے مشہور شعرا کا پاکیزہ کلام ہی اور کسی زبان کی علمی حالت کا اندازہ صرف اس کے شعراء کے کلام کی قدردانی سے ہو سکتا ہی۔ چنانچہ ہر زمانہ میں مشہور شعراء کا کلام مکرر سہ کرر شائع ہوتا رہتا ہی۔ یورپ کے شعراء کے کلام ہزارہا مرتبہ چھپ چکے ہوں گے۔ شعراء ادب اور زبان کے پیشرو اور راہبر تصوّر کیے جاتے ہیں۔ اُن کے کلام کے مطالعہ سے فخرِ قومی قائم رہتا ہی۔ اور اپنی تہذیب کے اعلیٰ پیمانہ کا احساس ہوتا رہتا ہی۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ جرأت کی کہ اُستاد ذوق کی غزلیات کو چھوڑ کر قصائد و دیگر کلام کو از سرِ نو ترتیب دیکر شائع کروں تاکہ نوجوانانِ قوم کو جو اکثر ادب اُردو سے ناآشنا ہوتے ہیں یہ موقع ہاتھ آئے کہ اُردو شاعری کے ایک مستند اُستاد کے کلام کو نئے لباس میں ملبوس دیکھ کر اس کے مطالعہ کی طرف مائل ہوں اور اس کی نازک خیالی فصاحت اور بلاغت سے لطف اُٹھائیں اور معلوم کریں کہ ہماری فراموش کردہ زبان میں بھی کیا کیا جوہر موجود ہیں کسی شاعر کے کلام کے مطالعہ سے قبل اس کی زندگی کے حالات معلوم کرنے کی

ضرورت ہی تاکہ اس کے خیالات سمجھنے میں مدد ملے اس لیے ہم ذیل میں اُستاد ذوق کے مختصر سوانح درج کرتے ہیں۔

استاد کے تاریخی حالات شیخ ابراہیم ذوق کے والد شیخ محمد رمضان ایک غریب سپاہی تھے اور دلی میں کابلی دروازہ کے پاس رہتے تھے۔ اور نواب لطف علی خاں کی ملازمت میں تھے تاریخ ۱۱ ذیحجہ ۱۲۰۴ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۷۹۰ء یوم دوشنبہ کو شیخ ابراہیم پیدا ہوئے۔ ابتدا میں حافظ غلام رسول کے مکتب میں پڑھتے تھے۔ حافظ صاحب شاعر بھی تھے اور شوق تخلص کرتے تھے۔ چنانچہ ابتدا ہی سے کچھ انس شاعری کا پیدا ہوا۔ حضرت آزاد کا قول ہی کہ لڑکپن میں پہلا شعر حمد میں اور دوسرا شعر نعت میں کہا تھا۔ جب کچھ سن رسیدہ ہوئے اور غزلیں کہنے لگے تو شاہ نصیر کے شاگرد ہوئے۔ مشاعروں میں غزلیں پڑھنے لگے۔ شاہ نصیر کے صاحبزادے شاہ وجیہ الدین منیر تھے اُن سے مقابلہ ہونے لگا۔ اس وجہ سے شاہ نصیر کی بے توجہی محسوس کی۔ غزلیات کی اصلاح بے پروائی سے ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ مرزا سودا کی غزل پر (دوش نقش پا۔ آغوش نقش پا) غزل کہی۔ شاہ نصیر کے پاس لے گئے۔ شاہ صاحب بہت ناراض ہوئے اور غزل پھینک دی۔ رنجیدہ ہو کر واپس چلے گئے۔ بعد کو میر کلو حقیر کو وہ غزل سُنائی میر صاحب نے ہمت افزائی کی۔ اُن کے کہنے سے مشاعرہ میں وہ غزل پڑھی۔ بہت تعریفیں ہوئیں۔ اس کے بعد سے بلا اصلاح مشاعروں میں غزلیں پڑھنے لگے۔ اُن کا بیان تھا کہ پہلا دیوان غزلیات کا ۱۵ یا ۱۶ برس کی عمر میں مرتب ہوا تھا۔

مرزا ابوظفر ولیعہد اکبر شاہ کو شعر سخن سے دلچسپی تھی۔ ظفر تخلص کرتے تھے اُن کے دربار میں اکثر مشہور شعراء کا مجمع رہا کرتا تھا۔ اولاً شاہ نصیر سے غزلیات میں اصلاح لیتے تھے۔ جب شاہ صاحب دکن چلے گئے تو میر کاظم حسین بیقرار اصلاح دینے لگے۔ جب وہ بھی میر منشی ہو کر دلی سے چلے گئے تو ولیعہد نے اُستاد ذوق سے اصلاح لینی شروع کی اور اُن کی شاگردی اختیار کی۔

ظفر کے پہلے دیوان کا آخری نصف حصہ اور بقیہ تینوں دیوان اُستاد ذوق کے اصلاح شدہ ہیں اکثر اشعار خود ذوق کے ہیں اور اکثر غزلیات بھی اُن کی ہیں صرف ظفر کا تخلص ڈال دیا ہی۔ ظاہر ہی کہ ایسی

اصلاحوں میں کثیر وقت صرف ہوتا رہا۔ اور اپنے کلام کے مرتب کرنے کو وقت نہ ملا خود فرمایا ہے:۔

ذوق مرتب کیونکہ ہو دیواں شکوۂ فرصت کس سے کریں
باندھے گلے میں ہم نے اپنے آپ ظفر کے جھگڑے ہیں

شروع زمانہ ولیعہدی میں اکبر شاہ مرزا ابو ظفر سے ناراض تھے اور بجائے پانچ ہزار ماہوار کے صرف پانچ سو روپیہ مہینہ اُن کو ملتا تھا۔ ولیعہد نے ذوق کی تنخواہ للعہ روپیہ ماہوار مقرر کی۔ باپ نے بہت روکا لیکن ذوق نے کم تنخواہ کا خیال نہ کیا اور اُستاد ہو گئے۔ بعد کو تنخواہ صہ روپیہ اور پھر معہ روپیہ مہینہ مقرر ہوئی۔

۱۹ سال کی عمر میں یہ قدرت کلام حاصل ہو گئی کہ لوگ اُستاد تسلیم کرنے لگے اس عمر میں ایک قصیدہ اکبر بادشاہ کے دربار میں پڑھا جس کا مطلع یہ تھا۔

جبکہ سرطان و اسد مہر کا ٹھہرا مسکن ✤ آب و ایلولہ ہوے نشو و نمائے گلشن

اس پر بادشاہ نے ذوق کو خاقانی ہند کا خطاب عطا فرمایا۔ افسوس کہ یہ قصیدہ اب معدوم ہے۔

جب مرزا ابو ظفر بادشاہ ہوئے اور بہادر شاہ کا لقب اختیار کیا تو ذوق نے ذیل کے مطلع کا قصیدہ اُن کی تہنیت میں لکھا۔

روشن ہو تیرے رخ سے کیا نور سحر رنگ شفق ✤ ہے ذرہ ترا پرتوۂ نور سحر رنگ شفق

یہ ابتدائی قصیدہ بعد کو قصیدہ نمبر ۱۲ کی شکل میں مکمل ہوا۔

شروع عہد بہادر شاہ میں مرزا مغل بیگ وزیر تھے۔ اُن کے زمانہ وزارت میں اُستاد بادشاہ کی تنخواہ صرف ۳۰ روپیہ ماہوار مقرر تھی۔ اُستاد ایک تنگ اور چھوٹے مکان میں رہا کرتے تھے اور اسی مکان میں عمر بسر کی۔ ایک چھوٹی چارپائی پر بیٹھے ہوئے یا تو کتابیں پڑھا کرتے تھے یا قصائد اور غزلیات کہا کرتے تھے۔ عموماً بارہ بجے رات تک جاگنا ہوتا تھا وظیفہ پڑھکر تب آرام کرتے تھے۔ باوجود اس رتبہ کے بسر اوقات مفلسانہ اور قناعت سے ہوتی رہی۔ ذیل کا شعر حسب حال ہے:۔

یوں پھریں اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے ✤ اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

جب مرزا مغل بیگ وزارت سے علیحدہ ہوئے تو اُستاد شاہی کی تنخواہ سو روپیہ مہینہ مقرر ہوئی ہمیشہ عیدوں اور نوروزوں اور دیگر تقریبوں میں قصیدے پڑھا کرتے تھے اور خلعت پاتے تھے
ایک مرتبہ جب بہادر شاہ بادشاہ نے سخت بیماری کے بعد صحت پائی تو ایک زبردست قصیدہ ذیل کے مطلع کا ذوق نے پڑھ کر سنایا۔

واہ واہ کیا معتدل ہے باغ عالم میں ہوا + مثل نبضِ صاحب صحت ہے ہر موجِ صبا

اس قصیدہ پر علاوہ خلعت کے خطاب خان بہادر اور ایک ہاتھی مع حوضۂ نقرئی انعام ہوا۔
بعد کو ایک بڑا عالیشان قصیدہ لکھا جس پر ایک گاؤں جاگیر میں عطا ہوا۔ مطلع یہ ہے

شب کو میں اپنے سرِ بسترِ خوابِ راحت نشۂ علم میں سرمستِ غرور و نخوت

مرزا جواں بخت کی شادی میں اسد اللہ خاں غالب نے ایک سہرا کہا جس کا مشہور مقطع طنز آمیز تھا

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں دیکھیں اس سہرے سے کہدے کوئی بڑھکر سہرا

اُستاد ذوق نے اوسی دن اوسی قافیہ اور ردیف میں اُس کے جواب میں ایک سہرا لکھا جو مسلّماً غالب کے سہرے سے بڑھ گیا۔ مقطع یہ تھا

جس کو دعویٰ ہو سخن کا یہ سنادو اُس کو دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

ذوق کو دلی سے نہایت انس تھا۔ کبھی دلی سے باہر جانا پسند نہ کرتے تھے۔ دیوان چندولال نے دکن سے ایک مصرع طرح بھیجا اور دکن بلایا۔ آپ نے طرح میں غزل لکھ کر بھیجی جس کا مقطع یہ تھا۔

آجکل گرچہ دکن میں ہے بڑی قدرِ سخن کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھوڑکر

دیوان صاحب نے خلعت اور پانچ سو روپیہ بھیجے مگر آپ دکن نہ گئے۔
آخر زمانہ میں جشنِ غسلِ صحت بادشاہ میں ایک قصیدہ تحریر ہوا جو شاید موجودہ قصائد میں سب سے آخر کا قصیدہ ہے مطلع۔

زہے نشاط کہ گر کیجیے اسے تحریر عیاں ہو خامہ سے تحریر نغمہ جائے صریر

شیخ ابراہیم ذوق کو بہت سے علوم سے واقفیت تھی تفسیر و تصوف میں دخل کامل تھا۔ ابتدا زمانہ میں

موسیقی سے بھی شوق تھا۔ نجوم و رمل کو بھی نہ چھوڑا۔ علم طب پر بھی عبور رکھا لیکن کبھی مطب نہ کیا۔
کتب بینی اس قدر تھی کہ کہتے تھے کہ ساڑھے سات سو دیوان اساتذہ سلف کے دیکھے ہیں اور اُن کا خلاصہ کیا ہے۔ اُردو شاعری کی بدقسمتی ہے کہ ان اساتذہ کا کل کلام تقریباً اب معدوم ہے۔ حتیٰ کہ ذوق کا خلاصہ بھی ضائع ہو گیا۔ خود ذوق نے اپنے کلام کی احتیاط نہ کی اور نہ بالترتیب اُس کو جمع کیا۔ اکثر بیچوں پر، طاقوں پر، تکیوں کے غلافوں میں اور مٹی کے ٹھلیوں میں غزلیں پڑی رہا کرتی تھیں۔ کثیر حصہ اُن میں کا غائب ہو گیا۔ شائقان نظم اُردو کے لیے کف افسوس ملنا باقی رہ گیا۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کے خلفشار نے اور آفت برپا کر دی۔ اگر حضرت آزاد اپنا جمع کردہ مجموعہ لیکر مکان سے نہ بھاگتے تو موجودہ کلام کا دیکھنا بھی ہم لوگوں کو نصیب نہ ہوتا۔ سب سے پہلے بعد غدر حافظ غلام رسول ویران نے کلام ذوق کا وہ مختصر مجموعہ جو عام طور پر بازار میں دستیاب ہوتا ہے شائع کیا اس کے بعد حضرت آزاد نے ۱۲۷۹ھ میں دیوان ذوق مرتب کر کے نکالا۔ حضرت آزاد کا مقولہ ہے کہ جو غزلیں ذوق نے اپنے تخلص سے لکھی تھیں اگر جمع کی جاتیں تو ظفر کے چاروں دیوانوں کے برابر ہوتیں اور اگر تمام قصائد ایک جا ہوتے تو خاقانی شیروانی کے قصائد سے دو چند ہوتے۔ اُن کے کلام کا کثیر حصہ بالکل تلف ہو گیا۔ اور خاص کر عالم جوانی کا کلام اب دستیاب نہیں ہے۔ ہزاروں گیت۔ ٹھمریاں۔ ہولیاں۔ تاریخیں و دیگر اقسام کی نظمیں بے پتہ ہیں۔ ایک مثنوی جو بچی ہے وہ بھی نامکمل ہے۔ علاوہ ان کے کثیر اشعار اُستاد کے اُن کے شاگردوں کی غزلوں میں شامل ہیں۔ ظفر کے کلام کے متعلق اوپر ذکر آ چکا ہے۔ دلی کے نواب الٰہی بخش خاں معروف کا دیوان کل انھیں کا اصلاح کیا ہوا ہے۔ یہی صورت دیگر شاگردوں کی غزلیات کی ہے۔ ظاہر ہے کہ کس قدر وقت اصلاح میں صرف ہوتا رہا ہوگا۔ تاہم اس قدر کلام خود اُن کا تھا جس کا ایک قلیل حصہ اب ہم لوگوں کے دیکھنے میں آتا ہے۔

۲۴ صفر ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۶ نومبر ۱۸۵۴ء جمعرات کے دن صبح ہوتے انتقال کیا۔ ۱۷ دن بیمار رہ کر آپ نے وفات پائی تھی۔ ۶۸ برس کی عمر تھی۔ مرنے سے تین گھنٹے پہلے یہ شعر کہا تھا۔

کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گزر گیا　　کیا خوب آدمی تھا۔ خدا مغفرت کرے

انتخاب کلام حالات مستذکرہ بالا سے واضح ہو کہ اُستاد ذوق کے کلام کی کچھ انتہا نہ تھی قریب قریب روزانہ غزلیں کہا کرتے تھے۔ ہر موقع پر ہر جشن اور خاص تقریبوں میں قصیدہ لکھتے تھے۔ افسوس کہ بوجہ انتشار زمانہ غدر اُن کے کلام کا کثیر حصہ بالکل ضائع ہوگیا۔ جو حصہ محفوظ رہا اور دستیاب ہوسکا وہ نہایت قلیل جزو ہی اس لیے اس مختصر کلام میں سے مزید انتخاب کرنا ظاہر انبیجا معلوم ہوتا ہی۔ تاہم اس مجموعہ میں غزلیات شامل نہیں کی گئیں۔ اس کی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ اُستاد کی غزلیات اُن کے قصائد کے ہمپایہ نہیں۔ غزل گوئی میں جو اُن کو ملکہ حاصل تھا وہ بیان سے ظاہر ہی۔ جو بلند خیال و چستیِ محاورہ و ترکیب الفاظ اُن کا حصہ تھا اوس کا اظہار ناممکن۔ صرف غزلیات کے پڑھنے ہی سے اوس کی خوبیاں معلوم ہوسکتی ہیں۔ اُن کی غزلوں میں بہت سے اشعار ایسے ہیں کہ اُس کو بار بار پڑھیے اور مزہ اُٹھائیے۔ دو مصرعوں میں کیا کیا بلند خیالیاں جمع کی ہیں خود فرماتے ہیں

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

صرف نازک خیالی ہی نہیں بلکہ اکثر واقعات اور جذبات کو نظم کیا ہی دریا کو کوزے میں بند کردیا ہی حسرتانہ شعر ہی

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے ∴ حسرت اُن غنچوں پہ ہی جو بن کھلے مرجھا گئے

اکثر اشعار مخزن تصوف ہیں مثلاً

اُسے ہم نے بہت ڈھونڈھا نہ پایا ∴ اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا

یا معدن فلسفہ ہیں

ثبات کب ہی زمانہ کے عز و شاں کے لیے ∴ کہ ساتھ اوج کے پستی ہی آسماں کے لیے

بندش خیال و ترکیب الفاظ آپ کا حصہ تھا۔

محفل میں شورِ قلقل مینائے مل ہوا ∴ لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قل ہوا

یا

بل بے کمر کہ زلفِ مسلسل کے بیچ میں ∴ کھاتی ہی تین تین بل اک گدگدی کے ساتھ

بیچ بات کو تمثیلاً بیان کرنا آپ ہی کا کام تھا۔

چشمۂ آئینہ میں کب تر ہوا پائے نگاہ اس طرح جاتے ہیں دیکھا پاک دامن آب میں

حضرت ذوق کے اکثر مصرعے زباں زد خلائق ہیں اور اردو زبان میں روزمرہ کی بول چال میں لائے ہیں

ع اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر۔

ع زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔

ع زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے۔

ع صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقارخانہ میں۔

ع ہوں اس طرح جہاں میں کہ گویا نہیں ہوں میں۔

حقیقت یہ ہے کہ اردو شاعری کی جان ابتک غزل گوئی ہی ہے اور غزل گوئی کی خوبی کو خود شاعر ہی سمجھ سکتا ہے کسی کی یہ جرأت نہیں کہ غزلیات کی تحقیر کرے لیکن جو لوگ مغربی شعراء سے واقفیت حاصل کر چکے ہیں ان کی طبیعت ایسی نظموں سے مرغوب ہوتی ہے جس میں ایک سلسلہ خیال جاری ہو نہ کہ ایسی نظم کہ جس کا ہر شعر گو کہ بذات خود ایک گوہر ہے دوسری شعر سے خیال میں بالکل جداگانہ بلکہ کبھی برعکس ہے۔ اس میں علاوہ تعلق ردیف وقافیہ و بحر اور کوئی انس نہیں ہوتا۔ ایک شعر میں ہجر کی کلفت کا اظہار اور دوسرے شعر میں وصل کے لطف کا بیان۔ ایک کا مضمون دوسری سے کلیتہً متضاد۔ برخلاف اس کے قصائد و مثنویات وقطعات و رباعیات میں یہ بات نہیں۔ ہر ایک ان میں حسب مراتب ایک مکمل زیور ہے نہ کہ محض دانہ گوہر منتشر۔ اکثر صاحبان کا یہ عقیدہ ہے جو بطور پیشین گوئی قابل یادگار ہے کہ کچھ زمانہ بعد اردو زبان کا رنگ یوں بدلے گا کہ غزلیات ابتدائی مشق کے لیے اور قصائد و مثنویات وغیرہ کہنہ مشقی کا نمونہ رہینگی۔ چنانچہ جو لوگ مغربی شعراء سے مانوس ہیں اُن کی موافقت مزاج کا لحاظ رکھ کر صرف قصائد و مثنوی وسہرہ وقطعات و رباعیات اس مجموعہ میں شامل کی گئیں ہیں۔

ترتیب کلام | اوّلاً قصائد درج کیے گئے ہیں اور اُن کی ترتیب ردیف وار کی گئی ہے میری خواہش تھی کہ ترتیب بلحاظ زمانہ ہوتی لیکن مجھے کسی دیوان یا تذکرہ حتیٰ کہ دیوان مرتبہ حضرت آزاد سے ہر قصیدہ کا

سال تصنیف معلوم نہ ہوسکا اس لیے مجبوراً ترتیب ردیف وار کو ترجیح دی۔ بعض قصائد ناتمام تھے وہ درج کیے گئے ہیں۔ افسوس ہو کہ مثنوی بھی نامکمل ہو ورنہ لاجواب ہوتی۔ پھر بھی قدرت کلام کا پتہ دیتی ہو۔ حضرت آزاد کے مجموعہ میں قطعات و رباعیات بالکل منتشر و بلا ترتیب درج تھے ان کو بھی ردیف وار درج کیا گیا ہو۔

فرہنگ قصائد میں پابندی قوافی کی سخت ضرورت ہو۔ کثرت اشعار کی وجہ سے شاعر مجبوراً فارسی اور عربی زبان سے قوافی تلاش کرکے استعمال کرتا ہو اکثر ایسے الفاظ جو روزمرہ کی زبان میں مستعمل نہیں ہوتے قلمبند کرنے پڑتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ معمولی استعداد کا اُردو داں شخص بعض اشعار کو بالکل سمجھ نہیں سکتا یا سمجھنے میں غلطی کرتا ہو۔ کم ازکم اُس کی خوبی کو شناخت نہیں کرسکتا۔ استاد ذوق کے قصائد میں ترکیب فارسی اور الفاظ عربی و فارسی کثیر ہیں بغرض سہولیت الفاظ کا ترجمہ فرہنگ میں جو آخر میں دی گئی ہو درج کر دیا ہو اور اشعار پر نمبر آسانی کے واسطے دیدیے گئے ہیں تاکہ فرہنگ میں لفظ کے معنے کی تلاش میں دقت نہ ہو۔ فرہنگ کو مرتب کرنے کی زحمت مولوی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی نے اپنے سر لی تھی اس اہم کام کو جس خوبی سے اُنھوں نے انجام دیا ہو اس کا اندازہ اس کے مطالعہ سے ہوسکتا ہو جس کے لیے میں ان کا کافی شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

تنقید قصائد ذوق کو دیگر شعرا کے قصائد سے بالخصوص مرزا رفیع سودا کے قصائد سے مقابلہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ ہر ایک کا رنگ جداگانہ ہو اور ذاتی خوبی یکتا۔ ہر ایک اپنی طرز میں علیحدہ اور اعلیٰ ہو اور اظہار خیالات بلند۔ یہ سچ ہو کہ قصائد میں مبالغہ کثیر ہو۔ اکثر اشعار نیچرل شاعری کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں لیکن مبالغہ اُردو شاعری کی جان ہو۔ یہ طرز مشرقی شاعری کی خصوصیات میں سے ہو۔ بلا اس کے نظم بے نمک ہو۔ ہر سخن فہم مبالغہ کو خوب سمجھتا ہو اور مبالغہ سے قطع نظر کر کے صرف بلندی خیال کو دیکھتا ہو۔ مبالغہ کو تشبیہ اور تمثیل کے متوازی خیال کرتا ہو۔ مبالغہ آمیز تعریف کو کلیتہً سچ نہیں سمجھتا اس لیے ہجو ملیح نہیں ہوسکتی۔ مبالغہ صرف ایک جامۂ زریں ہو کہ جس میں اصل خیال آراستہ کیا جاتا ہو۔ غرض صرف اعلیٰ مشابہت سے ہو۔ مبالغہ خوبی کلام ہو نہ کہ نقص۔ مثلاً ایک

مسدس میں اشعارِ دعائیہ کو کمال پر پہونچایا ہی۔ جو چیزیں دنیا فانی میں دیرپا ہیں اُن کو مثال میں قلمبند کیا ہی۔

سریر آرائے گردوں جب تلک سلطانِ خاور ہو قمر دستورِ اعظم صدرِ اعلیٰ سعدِ اکبر ہو
عطارد میر منشی زہرا ناظر آسماں پر ہو زحل میرِ عمارت تیر اگردوں میر لشکر ہو
سرِ ہفت آسماں جب تک کہ دورِ ہفت اختر ہو
الٰہی یہ بہادر شاہ شاہِ ہفت کشور ہو

اگر سراپا دیکھنا ہو تو ملاحظہ ہو قصیدہ نمبر ۱ میں

ایک بتِ ترسا بادلِ سنگیں لعبتِ کافر با ہمہ تمکیں الخ

یا قصیدہ نمبر ۱۸ میں

تو ایک پری چہرہ حورِ طلعت بشکلِ بلقیس و ماہ کنعاں الخ

یا قصیدہ نمبر ۴ میں

اللہ اللہ رے حسن اس کا کہ سر تا بقدم الخ

تلوار کی صفت میں قصیدہ نمبر ۱۴ میں

آبداری میں تری تیغ کہ ہی برق کی موج الخ

قصیدہ نمبر ۲۰ میں گھوڑے کی صفت ملاحظہ ہو۔

وصفِ شوخی ترے توسن کا ہو کس طرح رقم الخ

اور ہاتھی کی صفت

کیا دکھاؤں تیرے ہاتھی کی بلندی شاہا الخ

یا قصیدہ نمبر ۱۴ میں

دم ہی کیا بادِ صبا میں کہ دمِ سیرِ جہاں
(اور) ترے ہاتھی کی بلندی کی طرف کی جو نگاہ

کلام کے پڑھنے سے ثابت ہوگا کہ جو اعزاز بادشاہ نے آپ کو بخشا تھا وہ بلا وجہ نہ تھا حقیقت میں اُستاد ذوق کو نہ صرف لقب بلکہ درجہ خاقانی ہند کا حاصل تھا۔ اور اس پر خاکساری یہ کہ

اے ذوق کس کو چشم حقارت سے دیکھیے
سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

قصائد فنڈ اس کلام کو ایک نئی ترتیب سے پیش کرنے کی غرض حاصل نفع مالی نہیں ہے ایک قلیل رقم از نام قصائد فنڈ علیحدہ کردی گئی ہے جس میں وقتاً فوقتاً حسب مقدور اضافہ ہوتا رہے گا۔ اُسی سرمایہ سے اولاً یہ مجموعہ شائع کیا جاتا ہے۔ قیمت حتی الامکان کم سے کم رکھی گئی ہے کیونکہ غرض اشاعت کلام نہ کہ تحصیل زر ہے۔ جو آمدنی ہوگی وہ قصائد فنڈ میں داخل ہوگی اور اسی سرمایہ سے دیگر اساتذہ کے کلام یکے بعد دیگرے شائع ہوتے رہیں گے۔ اُمید ہے کہ اس طریقے سے ترقی زبان اُردو کا ایک سلسلہ قائم رہے گا۔ مؤلف کو بجائے مالی نفع کے دلی مسرت اس حقیر خدمت سے ہوگی۔

محمد سلیمان
الہ آباد ۔ ۸ ستمبر ۱۹۲۴ء

قصاید

قصیدہ نمبر ۱

یہ قصیدہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کی مدح میں ہی جو ۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء تک دہلی کے تخت پر جب مغلیہ سلطنت کا چراغ ٹمٹما رہا تھا رونق افروز رہے ان کے عہد میں اُستاد ذوق کو ولیعہد بہادر کی اُستادی کی بدولت شاہی دربار میں رسائی ہو گئی تھی آزاد کہتے ہیں کہ یہ قصیدہ اُستاد کی نظر ثانی سے محروم رہا۔

(۱) صبحِ سعادت نورِ ارادت تن بریاضت دل بہ تمنّا
جلوۂ قدرت عالمِ وحدت چشمِ بصیرت محوِ تماشا

(۲) قصرِ رفیع و صحنِ وسیع و طرزِ مسجع سطحِ مربع
باغِ ارم یا روضۂ رضواں خلدِ بریں یا جنّتِ ماوے

(۳) مرغِ خوش الحاں بر سرِ بستاں ہر گلِ بستاں خورم و خنداں
گوشِ شقایق محوِ سرود و دیدۂ نرگس مستِ تمنّا

(۴) لحنِ قماری شکلِ مسبّح صوت عنا دل وردِ مہلّل
سرو بقامت نخل دعا و نکہتِ گل یا دم بہ مسیحا

(۵) فصلِ ربیع و موسمِ اُردی معتدل اک جا گرمی و سردی
میلِ عناصر سوئے طبائع ربطِ قوے با عالمِ اشیا

(۶) چہرۂ گلشن آتشِ رخشاں سرخیِ گل ہیں لعلِ بدخشاں
سبزہ بہ شبنم رشکِ جواہر لالہ بہ ژالہ لولوئے لالا

(۷) قلب کو فرحت روح کو راحت عقل کو قوت طبع کو جودت
جلوۂ ساقی نغمۂ مطرب نالہ بہ چنگ و نشہ بہ صہبا

(۸) خندۂ گل پر نثارِ گُل پر سرو چمن پر لطفِ سخن پر
نغمۂ بلبل نالۂ صلصل قہقۂ قلقل بر لبِ مینا

(۹) غلغلہ اندر محفلِ مستاں وجد میں خیلِ بادہ پرستاں
نغمہ طرازاں باربد آسا چنگ نوازاں شکلِ نگینا

(۱۰) جامِ بلوریں بامئے لعلیں صبحِ بہار و گلشنِ رنگیں
پنبۂ مینا بر سرِ مینا اخترِ صبح و گنبدِ خضرا

(۱۱) ساقیِ مہوش مستِ شبانہ مطربِ دلکش صرفِ ترانہ
مژدۂ عید اقبال مجسم وقت سعید انوار سراپا

(۱۲) اک بتِ ترسا۔ با دلِ سنگیں۔ لعبتِ کافر با ہمہ تمکیں
صورتِ لات و شکلِ منات و رشکِ یعوق و غیرتِ عزّےٰ

(۱۳) کانِ ملاحت بحرِ صباحت جوئے فصاحت گلشنِ راحت
شور میں لیلیٰ نور میں سلمیٰ لہجہ میں شیریں جلوہ میں عذرا

(۱۴) وہ لبِ میگوں عارضِ گلگوں وہ قدِ موزوں چشمِ پُرافسوں
برگِ گلِ تر لالۂ احمر سروِ صنوبر نرگسِ شہلا

(۱۵) خال بلب ہے۔ نقطۂ مشکیں۔ یا ہے ہلال و چشمۂ شیریں

مردمِ دیدہ محو بدیدہ لالہ بہ داغ و دل بہ سویدا

(١٦) فوجِ نظارہ جوں رمِ آہو۔ آہوئے کعبہ نرگسِ جادو

چیں بہ جبیں محراب بہ کعبہ۔ طاقِ دو ابرو مسجدِ اقصےٰ

(١٧) چاہِ زنخداں آبِ زلال۔ اور اس پہ تکلم چشمۂ شیریں

ناصیہ روشن جوں کفِ موسےٰ زلفِ شکن در خطِ چلیپا

(١٨) پان کی سرخی لب سے گلو تک دست و گریباں قوسِ قزح سے

دام برائے گردنِ عنقا چشم و چراغِ دیدۂ حورا

(١٩) بیت زلالی لب بہ تکلم فردِ خیالی رنگ تبسّم

موئے میاں جوں معنے نازک تنگ دہاں سربستہ معمّا

(٢٠) عارضِ گلگوں چشم پُر افسوں سبزۂ ترسے طرزِ نظر سے

مایۂ نازو۔ غمزہ طرازو۔ گلشن رازو۔ راز بدلہا

(٢١) فتنہ سراپا۔ قہر سراسر سُست وفا ہیں چست جفا ہیں

شرم سے ڈوبا بحرِ حیا میں۔ ناصیہ رو بر عالمِ بالا

(٢٢) رمز سے ہو کر صرفِ تکلّم۔ ناز سے ہو کر لب بہ تبسّم

مجھ سے کہا ہو زمزمہ پیرا۔ تو بھی تو بول ای بلبلِ شیدا

(٢٣) میں نے پڑھا یک مطلعِ روشن مدح میں تیرے جس سے ہو گلشن

روحِ معزّی ای شہِ عالم غش ہو جریر اور شاد ہو اعشےٰ

(٢٤) ای شہِ عالم در ہمہ عالم۔ عالیِ اعلےٰ۔ والیِ والا

لب بہ ستائش۔ دل بہ نیائش جلوہ طرازِ عرشِ معلےٰ

(٢٥) نفسِ خلافت از رہِ رتبت تختِ خلافت عرش بہ عظمت

تو ہی بہ حکمِ وجہ جو صورت وہ ہی بہ نفسِ رتبہ ہیولےٰ

(۲۶) روح مجسّم عقلِ مکرّم نفسِ مقدس جسمِ مطہر
باتن صافی جان موافی پردہ بہ دنیا جلوہ بہ عقبےٰ

(۲۷) علمِ حقیقی علم مجازی تیرے حلول ہیں ساری وطاری
اصل مبانی نقل معانی عقل کو تیرے عیشِ مہیّا

(۲۸) سارے پڑھے اسماے الٰہی سب ہیں موثر ای شہِ اکبر
اسم جو اعظم ہی تو وہی ہی جس سے ہی تیرا اسم مسمّٰے

(۲۹) فہم میں لیکر صافی طینت رکھ کے نظر میں اوجِ قرینت
غرقِ حیا ہیں زمزم و کوثر سر بہ زمیں ہیں سدرہ وطوبےٰ

(۳۰) خُلق کریم و نفس نفیس و ابر مفیض و فائزِ رحمت
آبِ بقا و خاکِ شفا و نارِ خلیل و بادِ مسیحا

(۳۱) تو سرِ دنیا ظلِ الٰہی حکم ترا تا ماہ بہ ماہی
تخت ترا ہی تا بہ ثرےٰ۔ اور فوق ہی تیرا تا بہ ثریا

(۳۲) حکم پہ حاضر نظم پہ ناظر۔ تیرے جلوسِ جشن کی خاطر
فوجِ سکندر لشکرِ دارا۔ تختِ فریدوں مسند کسرےٰ

(۳۳) تجھ سے ہی قائم شام و سحر ہی۔ تجھ سے ہی دائم تازہ و تر ہی
بارِ مراد و برگ نشاط و شاخ امید و نخل تمنّا

(۳۴) تو بہ ریاست تو بہ فراست۔ تو بہ مقالت تو بہ سیاست
فطرتِ لحیاں فکرِ جماعت حسن بیاض و غصۂ حُمرا

(۳۵) رو بہ رضا و لب بہ دعا و دست بہمت پا بہ اقامت
لب بہدایت دل بہ درایت صرف بہ زہد و محو بہ تقوےٰ

(۳۶) تو بہ حقیقت تو بہ طریقت تو بہ شریعت تو بہ ودیعت

پاک سرشت و نیک نوشت و جسم مطہر قلب مصفّےٰ

(۳۷) رو بہ تجمّل خو بہ تحمّل کف بہ تکلّف لب بہ تکلّم
روکش یوسف ہمسر صالح ہمرہِ موسےٰ ہمدم عیسےٰ

(۳۸) تیری محافظ آیۂ کرسی۔ تیری معاون آیتِ قدسی
زیبِ تمایم سورۂ یاسیں حسنِ عزائم سورۂ طٰہٰ

(۳۹) جانبِ اعدا تو سرِ میداں کھینچ لے جبدم صارمِ براں
نعرہ ہو اس کا اُقتُل اُقتُل۔ ندیہ اس کا نحن قتلنا

(۴۰) جلوہ سے تیرے ہو نہ منوّر شام و سحر آفاق تو کیونکر
مہ ہو دوائے دیدۂ شپّر مہر ضیا سے حیرت حربا

(۴۱) تو دمِ فرحت تو دمِ عشرت تو دمِ صولت بر سرِ دولت
ماہ بسرطاں زہرہ بمیزاں تیر بہ قوس و شمس بہ جوزا

(۴۲) فہم ترا وہ عقل ارسطو بالغہ جس سے جوہر ثانی
عقل ترا دے درس فلاطوں فلسفہ جس کی ابجد اولےٰ

(۴۳) حال دو عالم تجھ میں ہے پیدا۔ اور ہے بہ نور کشف ہویدا
غیر قیافہ غیر سر وہ غیر تفاؤل غیر بہ رویا

(۴۴) تیری شمیمِ خُلق سے طاری۔ تیری نسیم طبع سے جاری
بادِ بہاری مشک تتاری۔ عود قماری۔ عنبر سارا

(۴۵) فکر فرنگ و دانشِ یوناں آگے ترے ہے طفل دبستاں
تو ہے وہ ماہر۔ تو ہے وہ باہر۔ تو ہے وہ بینا تو ہے وہ دانا

(۴۶) تیغ نے تیری پیکر دشمن۔ حلقہ بہ حلقہ جب ہو بہ جوشن
پیش حکیماں کب رہے ثابت۔ عقل سے جزو لا یتجزیٰ

(۴۷) زینتِ لوحِ شوکت و شاں تو زیبِ سرِ تو قیعِ جہاں تو
اس پہ مزیّن جوں گلِ طغرے۔ اس پہ مسجّل جوں خطِ امضا

(۴۸) حاتمِ دوراں منذرِ نعماں رستم و دستاں شیرِ نیستاں
تو بہ سخاوت تو بہ عنایت تو دمِ جرأت توسرِ ہیجا

(۴۹) حسن ادا ہیں نکتۂ موزوں۔ طرزِ بجا ہیں۔ گوہرِ مکنوں
شغل و عمل ہیں نظمِ مسجّع۔ حرفِ سخن ہیں نثرِ مقفّٰی

(۵۰) تیرا ہی توسن سایہ ذوالمن۔ برسرِ جستن دردمِ رفتن
برقِ جہان و آبِ روان و شعلۂ آتش موجۂ دریا

۵۱ باد بوقت تیز روانی ابر بوقت قطرہ فشانی
جب تو اڑا دے کوہ و جبل پر جب تو رواں ہو جانبِ صحرا

---

(۵۲) فیل ہی تیرا ابرِ بہاراں۔ پر بہ خیالِ بادہ گساراں
ہووے درخشاں برق بہ باراں دے جو ہلا زنجیرِ مطلا

(۵۳) بحر بوسعت کوہ برفعت۔ پردۂ کوہِ نور بہ ظلمت
اُس پہ طلوعِ جلوۂ طلعت۔ طور پہ گویا نورِ تجلّٰی

(۵۴) پشت پہ اُس کی ہودج زرّیں توسِ قزح سے مستک رنگیں
تیرا طلوع ای خسروِ خاور صبحِ شفق ہیں کر دے ہویدا

(۵۵) تھا جو سخن آغازِ ثنا سے ختمِ سخن ہو حسنِ ادا سے
ذوقِ سخنداں تیری دعا سے طرزِ سخن موزوں ہو سراپا

(۵۶) دل ہی ترا پایا نور کا عالم بلکہ فروغِ طور کا عالم
پیشِ نظر ہی دور کا عالم حسن تو سہی افلاک پہ ہی کیا

(۵۷) وردِ ملایک نامِ خدا ہی دیکھ زباں پر کس کی ثنا ہی
دل کہ سراپا دستِ دعا ہی۔ دست دعا و دامنِ شہا

(۵۸) تا کہ زماں منضم بہ زمیں ہو۔ دور میں چترِ چرخِ بریں ہو
شاہ کا عالم زیرِ نگیں ہو۔ سطحِ زمیں ہو عالمِ بالا

قصیدہ نمبر ۲

یہ قصیدہ اُس زمانہ میں لکھا گیا تھا جبکہ ذوق کی شاعری عروج کو پہنچ چکی تھی۔ شہزادہ ابوظفر اُس وقت ولیعہد تھے اُن کی بیماری سے شفا پانے کے بعد بادشاہ نے جشن غسل صحت ترتیب دیا اُسی تہنیت میں ذوق نے یہ قصیدہ لکھا تھا۔

بحرِ رمل

(۱) واہ واہ کیا معتدل ہی باغِ عالم میں ہوا
مثلِ نبضِ صاحبِ صحت ہی ہر موجِ صبا

(۲) بھرتی ہی کیا کیا مسیحائی کا دم بادِ بہار
بن گیا گلزارِ عالم رشکِ صد دار الشفا

(۳) ہی گلوں کے حق میں شبنم مرہمِ زخمِ جگر
شاخِ بشکستہ کو ہی باراں کا قطرہ مومیا

(۴) ہو گیا موقوف یہ سودا کا بالکل احتراق
لالہ بے داغِ سیہ پانے لگا نشو و نما

(۵) ہو گیا زائل مزاجِ دہر سے یاں تک جنوں
بیدِ مجنوں کا بھی صحرا میں نہیں باقی پتا

(۶) ہوتا ہی لطفِ ہوا سے اس قدر پیدا لہو
برگ میں ہر نخل کی سرخی ہی جوں برگِ حنا

(۷) پائی یہ اصلاح صفرا نے کہ دنیا میں کہیں
زرد چشم اب دیکھنے کو بھی نہیں ہی کہربا

(۸) ہر مزاجِ بلغمی میں ہوتی ہی تولیدِ خوں
چاندنی کا پھول ہو گر ارغوانی ہی بجا

(۹) نام کو اشیا میں نہ تلخی رہی نہ سمیّت
بن گئی تریاک افیوں زہر میٹھا ہو گیا

(۱۰) کیا عجب جدوار کی تاثیر گر رکھے زقوم
کیا عجب گر آبِ حنظل دیوے شربت کا مزا

(۱۱) نیش کی جا نوش ہو دنبالۂ زنبور میں
کام میں افعی کے ہو مہرہ بجائے آبلا

(۱۲)	راحت و آرام کا اس دور میں ہی دور دور		چاہیئے واقف نہ ہو دورانِ سر سے آسیا
(۱۳)	موتیا بند آنکھ میں اپنی جو رکھتی تھی صدف		اب رکھے ہی روشنی مثلِ دلِ اہلِ صفا
(۱۴)	آگیا اصلاح پر ایسا زمانے کا مزاج		تا زبانِ خامہ بھی آتا نہیں حرفِ دوا
(۱۵)	نسخہ پر لکھنے نہیں پاتا ہو الشافی طبیب		کہتا ہی بیمار بس کر مجھکو بالکل ہی شفا
(۱۶)	فرق چاہا یاں تلک اعضاے بدن سے درد نے		درد کے جو حرف ہیں وہ آپ ہی ہیں سب جُدا
(۱۷)	لاغروں کو ہو کمالِ تاب و طاقت یہ شتاب		کیسے دو ہفتہ ہلال اک شب میں ہو بدر الدجا
(۱۸)	صبح صادق کے ہی گو سر میں سفیدی آگئی		لیکن اس پیری میں بھی صادق ہی ایسی اشتہا
(۱۹)	بھوک کی شدت سے اُس کو یک نفس فرصت نہو		قرص سے خورشید کے جب تک نہ کر لے ناشتا
(۲۰)	رات بھر تو تکا کیا انجم کے دانے چرخِ پیر		پھر جو دیکھا صبح کو اصلا شکم میں کچھ نہ تھا
(۲۱)	پہنچی یہ تفتیح کی نوبت کہ نوبت خانہ میں		لیتی ہی جی کھول کر کیا کیا ڈکاریں کرّنا
(۲۲)	کوس پھولا ہی خوشی سے نفخ کا کیا دخل ہی		جوں حباب اس کے نہیں مطلق شکم میں امتلا
(۲۳)	ہضم کامل اس قدر معدہ نے پہنچایا بہم		جید الکیموس ہی جو حلق سے اُتری غذا
(۲۴)	ہی مزاجِ اہلِ عالم یہ قریبِ اعتدال		ساتوں اقلیمیں ہیں گویا اب بخطِ استوا
(۲۵)	رکھے گا تعویذ اور گنڈا کوئی کیوں اپنے پاس		باغ عالم میں یہی عالم جو صحت کا رہا
(۲۶)	دے گا طاؤس اپنے بال و پر سے سارے نقش دھو		پھینک دے گی توڑ کر گنڈا اگلے سے فاختا
(۲۷)	اس قدر جاتی رہی عالم سے بیماری کہ آج		نام گلشن میں نہیں ہی نرگسِ بیمار کا
(۲۸)	واقعی کس طرح سے صحت نہ اک عالم کو ہو		جبکہ ہو اُس کی نوید غسلِ صحت جاں فزا
(۲۹)	وہ ولیعہد زماں مرزا محمد بوظفر	ق	اس کی قوت کر ضعیفوں کو بنا دے اقویا
(۳۰)	تقویت کا یہ اثر ہو عام جو ہیں برگ زرد		ہوں مقوی دل و جاں مثلِ اوراقِ طلا
(۳۱)	شادیِ صحت سے اُس کی آج ہو کر شاد شاد		تہنیت خوانی میں ہیں سرگرم سب مدحت سرا
(۳۲)	میں بھی اس رشکِ چمن محفل میں وہ مطلع پڑھوں		بلبلِ تصویر سنکر بول اُٹھے مرحبا

(۳۳)	مطلع	آج ہی عالم میں وہ روزِ سعادت انتما دے اگر زاغ و زغن بیضہ تو پیدا ہو ہما
(۳۴)	مژدۂ جاں بخش صحت ہی تیرا ماء الحیات	جس سے جوں سیماب کشتہ مردہ دل زندہ ہوا
(۳۵)	ہی بقائے عمر سے تیری بقائے عمرِ خلق	ذات ہی تیری جہاں میں چشمۂ آبِ بقا
(۳۶)	قطرہ افشانی سے آبِ غسلِ صحت کے ترے	ہوں دُرِ خوش آب پیدا اس قدر قوّت فزا
(۳۷)	ہوویں استعمال یاقوتی میں وہ موتی اگر	بخشئے پیرانِ کہن کو نوجوانوں کے قوا
(۳۸)	جسم کو مل مل کے دھویا تونے جس دم وقتِ غسل	گردِ کلفت کو دلِ عالم سے گویا دھو دیا
(۳۹)	دل عدوئے سنگدل کا تھا شقاوت سے جو سخت	زیرِ پا پامال ہوتا تھا برنگِ سنگِ پا
(۴۰)	خوردۂ گل کو صبا لائی تصدق کے لیے	دے گیا ابرِ بہاری نذرِ دُرِّ بے بہا
(۴۱)	شادیِ صحت کا تیری کیا کہوں عالم کہ آج	جوشِ عشرت سے یہ عالم بن گیا عشرت سرا
(۴۲)	چھیڑے تارِ شمع کو گر ناخنِ موجِ نسیم	بزم میں پیدا ہو تارِ سازِ مطرب کی صدا
(۴۳)	لب پہ ساغر کے ہی جوں موجِ تبسم موجِ مے	شورِ قلقل لب پہ ہی مینائے مے کے قہقہا
(۴۴)	بزمِ تصویراتِ فانوسِ خیالی کی طرح	حلقۂ رقاصگاں ہی زیرِ گردوں جا بجا
(۴۵)	کر رہا صحنِ چمن ہی میں ہی کیا طاؤس رقص	آشیانہ میں ہی رقصاں طائرِ قبلہ نما
(۴۶)	خانہائے چشم میں بھی پتلیوں کا رقص ہی	ہی جو منظورِ نظر سب کو تماشا رقص کا
(۴۷)	چھوٹی آتشبازی ایسی جس کی گلکاری کو دیکھ	رات کو کہتے تھے آپس میں ثریا و سہا
(۴۸)	صنعِ آتشباز پر حیرت زدہ ہوتی ہی عقل	سنگِ پارس سے کہیں باروت کو پیسا تھا کیا
(۴۹)	ہو گئی تاثیر جس کی یہ کہ ہر گلریز سے	ریزۂ فولاد نکلے بن کے گلہائے طلا
(۵۰)	گنج چھٹتے تھے ستاروں کے عجب انداز سے	ماہ پاروں کا تھا گویا خندۂ دنداں نما
(۵۱)	منھ ہی کیا جو رنگ سے مہتاب کے ہمتاب ہو	غازہ سے ہر چند چمکے رنگِ روئے مہ لقا
(۵۲)	برج جو اُڑ کر ہوئے قندیلِ شب زیرِ فلک	برج تھے جتنے فلک پر سب کو روشن کر دیا

(۵۳)	فی الحقیقت یہ وہ شادی ہی کہ اس کے روبرو	جشنِ جمشیدی کا کچھ مطلق نہیں رتبہ رہا
(۵۴)	ہی زبانِ خامہ عاجز آگے بس تعریف میں	ذوق کہتا ہی اُٹھا کر ذوق میں دستِ دعا
(۵۵)	رکھے صحت سے ہمیشہ شافیِ مطلق تجھے	جو ترے بدخواہ ہوں وہ رنج میں ہوں مبتلا

قصیدہ نمبر ۳

یہ قصیدہ ذوق نے جشنِ عید الفطر ۱۲۶۶ھ مطابق ۱۸۴۹ء میں لکھا تھا۔ اس قصیدے کے متعلق ایک خاص واقعہ مشہور ہی کہ زینت محل بیگم جو بہادر شاہ ابوظفر کی چہیتی بیوی تھیں اور جن کو بادشاہ نے وزارت کے اختیارات دے رکھے تھے انھوں نے اپنے زمانہ وزارت میں اُستاد ذوق کے بیٹے خلیفہ اسمٰعیل کو بعض شاہی خدمات سے محروم کر دیا تھا اور اس لیے بیگم اُستاد سے کھٹکتی رہتی تھیں اور یہ کوشش کرتی رہتی تھیں کہ کسی طرح سے اُستاد بادشاہ کی نظر سے گر جاویں۔ صبح کو عید ہونے کو تھی ذوق رات میں خوشی خوشی اس قصیدہ کو صاف کر رہے تھے کہ دربار میں سُنا کر واہ واہ سُنینگے کہ اتنے میں یہ خبر پہنچی کہ بیگم نے تمام درباریوں کو حکم دیدیا ہی کہ اُستاد جس وقت قصیدہ سُناویں کوئی تعریف نہ کرے۔ ذوق یہ خبر سُنکر دم بخود رہ گئے قلم رُک گیا اور دل میں کہنے لگے کہ بارخدایا بیگم کو کیا ہو گیا ہی خدائی کے مونہ بند کرتی ہی۔ خلاصہ یہ کہ جس طرح بھی ہوا ذوق نے قصیدہ کو ختم کیا ۲ بج چکے تھے سو رہے صبح ہوئی درباری کپڑے پہن دربار میں پہنچے قصیدہ سُنایا لوگوں کے سکوت نے رات والی خبر کی تصدیق کر دی جب ساتویں شعر پر پہنچے تو بادشاہ بے اختیار ہو گئے گلے لگالیا۔ مکرر پڑھنے کے لیے ارشاد کیا۔ پھر کیا تھا مُہرِ سکوت ٹوٹ گئی دربار میں واہ واہ کے نعرے بلند ہونے لگے اور شاعر کو اپنی محنت کی داد مل گئی

(۱) پیری میں پر ضرور ہی جامِ شرابِ ناب | مطلع | پائے فروغِ صبح نہ بے نورِ آفتاب

(۲) تائب نہ ہو تو اس سے کہ داڑھی ہوئی سفید | کر خوب میکشی کہ یہ ہی سیرِ ماہتاب

(۳) ہی پیر دل خنک کی ہوا پر بقائے عمر | یہ برف وہ نہیں جسے رکھیں نمدے داب

(۴) ہستی کا اپنے کر نہ بھروسا حباب وار | تعمیر بے بنا ہی یہ اور خیمہ بے طناب

(۵) آئی ہی جب سے قالبِ خاکی میں تیری جاں | غافل پئے سفر ہی اسی دن سے پا تراب

(۶) جو دم مرنے سے گزرے غنیمت سمجھ کہ روز | گردش ہی آسماں کو زمانہ کو انقلاب

(۷) ہر بازی فلک پہ تو نوروز رو نہ کر | رکھ آفتابِ گنجفہ پہ سال کا حساب

(۸) حاصل ہی کیا ہنر سے دلا آئینہ کو دیکھ | جوہر سے دل میں رکھتا ہی کس درجہ پیچ و تاب

(۹) گر ہو سکے تو خاکِ درِ میکدہ ہو تو | اس خاکداں میں تا نہ ہو مٹی تری خراب

(۱۰) آسودگانِ کنجِ خرابات کے لیے | جانا بہشت تک بھی ہی دوزخ کا اک عذاب

(۱۱) یا تنگ ہیں بے دماغ نہ بولینگے منہ سے وہ | دے گا جواب نامہ نکیرین کو جواب

(۱۲) رکھتا ہی چرخ اہلِ سعادت کو بدمذاق | گذران ہی ہما کی سرِ روزی کلاب

(۱۳) دیکھے جہاں کو دیدۂ عبرت سے تو اگر | جامِ جہاں نما ہی ہر اک کاسۂ حباب

(۱۴) ساقی جو تجھ کو عین عنایت سے جام دے | لے اور لگا کے آنکھ سے پی جا اُسے شتاب

(۱۵) گر بے حساب جام پہ جام آئیں تیرے ہاتھ | روزِ حساب تک تو پیئے جا علی الحساب

(۱۶) مستی میں ایسا مطلعِ تازہ کوئی سُنا | جامی بھی لکھے دل پہ جسے کرکے انتخاب

مطلع

(۱۷) گلشن کو دے جو گریۂ مستانہ میرا آب | بیضوں سے بلبلوں کے ہوں پیدا بطِ شراب

(۱۸) گلگونِ نشۂ میِ گلگوں پہ ہو مرا | پا بوسِ آسماں روشِ حلقۂ رکاب

(۱۹) مستی مری سکھائے اگر جھومنے کی طرز | ٹپکے ہمیشہ ابر سے مستی بجائے آب

(۲۰) بیہوشیوں میں ہیں مری وہ گرم جوشیاں | ہوتے ہوں جن سے طائرِ ہوش خرد کباب

(۲۱)	جاگ اُٹھیں وہ جو خواب عدم میں ہیں ہوشمند	غفلت میں گر بلند ہو میری صفیرِ خواب
(۲۲)	نہ پردۂ فلک کو اُٹھادوں اک آن میں	ہو جاؤں میں جو عالمِ مستی میں بے حجاب
(۲۳)	ہو وہ صوابدیدِ فلاطوں میں خُم نشیں	کہہ بیٹھوں گر نشہ میں کوئی حرفِ ناصواب
(۲۴)	یہ ذہن کو ہے عالمِ مستی میں روشنی	ہر خشتِ خُم ہے حکمتِ اشراق کی کتاب
(۲۵)	ہر روز جامِ بادۂ روشن کا مجھ کو شغل	ہے مثلِ شغلِ آئینہ و شغلِ آفتاب
(۲۶)	پرہیز میرا یہ ہے کہ تقویٰ سے ہے گریز	تقویٰ ہے میرا یہ کہ ہے توبہ سے اجتناب
(۲۷)	لیکن ہے ابرِ رحمتِ باری سے دُرفشاں	دامانِ تر مرا روشِ دامنِ سحاب
(۲۸)	مداح ہوں میں اُس کا کہ ہے جس کے دور میں	شیبِ زمانہ کے لیے کیفیتِ شباب
(۲۹)	پیرِ فلک بنے ہے جوانِ سیاہ مست	ریشِ شعاعِ مہر پہ ہے ابر سے خضاب
(۳۰)	مانندِ نافِ آہو اگر جام میں ہو خوں	اُس کی شمیمِ فیض سے ہو جائے مشکناب
(۳۱)	اُس شاہ کے نمِ کرم و بوئے خُلق سے	ہر خاربن ہو ہمسرِ فوارۂ گلاب
(۳۲)	وہ بادشاہ جس کا بہادر شہ اسمِ پاک	ہے درجگ زمانہ کا یکتا دُرِ خوش آب
(۳۳)	ظلّ الٰہ خسرو دیندار۔ دیں پناہ	شاہِ بلند جاہ۔ و خدیو فلک جناب
(۳۴)	تیغ اُس کی وہ ظفر دم و نصرت اثر کہ ہے	گنجِ ہزار فتح کی مفتاحِ فتح باب
(۳۵)	روشن دلی سے اُس کی عدو تیرہ بخت ہے	دزدِ سیاہ کار کو آفت ہے ماہتاب
(۳۶)	ہو مغزِ جانِ کافرِ نعمت کے واسطے	مطبخ میں اُس کے پشۂ نمرود ہر ذباب
(۳۷)	ہے ابر میں بھی برق کا شعلہ مگر نہیں	اُس میں دم وفورِ عطا گرمیِ عتاب
(۳۸)	کج نطقی اس کی طبع رواں میں نہیں ذرا	دریائے موج زن کو ہزاروں ہے پیچ و تاب
(۳۹)	پڑھتا ہوں میں وہ مطلعِ روشن حضور میں	جس کا نہووے مطلعِ خورشید بھی جواب

(۴۰)	مطلع	شاہا تو وہ ہے نورِ مجسم کہ آفتاب کرتا ہے نور کو ترے سایہ سے اکتساب	حاصل کرتا ہے

(۴۱)	تلوار تیری ہی وہ غضب برقِ کفر سوز		ہی جس کی آنچ آتشِ دوزخ کا التہاب
(۴۲)	جوہر سے تیری تیغ کے دکھلائے ہی قضا		سرکش کو لکھ کے حرف بحرفِ آیتِ عذاب
(۴۳)	اللہ رے پاسداریِ اسلام و پاسِ شرع	ق	اللہ رے تیری مصلحت اللہ رے احتساب
(۴۴)	انگور زخم دل پہ نہ بدخواہ کے بندھے	۴	اس خوف سے کہ ہوتی ہی انگور کی شراب
(۴۵)	کیسا ہی مے پرست ہو مانندِ چشمِ یار		مقدور کیا کرے قدحِ مے کا ارتکاب
(۴۶)	بلکہ نہ لے دعا ر قدح کا بھی منہ سے نام		بالفرض گر وہی ہو دعاؤں میں مستجاب
(۴۷)	شاہا تری حمایت و دولت کے سایہ میں		کنجشک رشکِ جرّہ باز ہی رشکِ ہما غراب
(۴۸)	کرتا ہی روز و شب کو برابر شہنشہا		تعمیلِ عدل سے تری میزاں ہیں آفتاب
(۴۹)	خورشیدِ شیرِ چرخ پہ جو کھینچتا ہی تیغ		چاہے ہی شیر جنگ یہ تجھ سے مگر خطاب
(۵۰)	کہیے ۔ ترے تکلّم شیریں کو شہد کیا		یہ شربتِ خضر ہی شہا وہ قئے ذباب
(۵۱)	چالاکی ہی وہ توسن چالاک میں ترے	ق	شوخی ہی چشمِ یار میں عاشق میں اضطراب
(۵۲)	کاوے جھکے ہیں یوں وہ جیسے کہ طاؤس وقتِ رقص		اڑنے میں یوں وہ جیسے کہ پرواز میں عقاب
(۵۳)	چمکائے اک ذرا سر میداں جو تو اُسے		بے پر ہوا پہ جائے وہ جوں ناوکِ شہاب
(۵۴)	کرتا ہی یوں ثنا کو دعا پر اب اختصار		یا رب دعائے ذوق ہو مقبول و مستجاب
(۵۵)	تا عید و عید گاہ ہو اور خطبہ و نماز		تا خطبہ و نماز سے منظور ہو ثواب

(۵۶)
ہر سال تجھکو عید ہو فرخ بعزّ و جاہ
ناکام ہوں عدو ترے اور دوست کامیاب

قصیدہ نمبر ۴

• یہ قصیدہ بھی عید کے دربار کے لیے تصنیف ہوا تھا اور ممدوح (بہادر شاہ) نے اس کو غیر معمولی پسندیدگی کا شرف عطا فرمایا تھا یعنی علاوہ خلعت معمولی کے ایک گاؤں جاگیر میں بخشا تھا

(۱) شب کو میں اپنے سرِ بسترِ خوابِ راحت — نشۂ علم میں سرمستِ غرور و نخوت
(۲) مزے لیتا تھا پڑا علم و عمل کے اپنے — تھا تصوّر مرا ہر امر میں تصدیقِ صفت
(۳) ہوگیا علم حصولی تھا حضوری مجھکو — تھا مرا ذہن نہ محتاج حصولِ صورت
(۴) جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام — عقل کو تجربہ کی اتنی ہوئی تھی کثرت
(۵) نہ غرض مجھ کو نتیجہ سے نہ تھا شکل سے کام — تھی مرے فکر کو ہر شکلِ خطا سے عصمت
(۶) ذہن میں سب میرے حاضر صُورِ علمیہ — پر جتانی مجھے منظور نہ تھی عِلمیّت
(۷) چار و ناچار جو ترغیب سے یاروں کی کبھی — درس تدریس پہ آجاتی تھی مجھکو رغبت
(۸) کبھی ہمّت تھی مری قاعدۂ صرف میں صرف — کبھی تھی نحو میں ہر نحو سے مجھے محویت
(۹) کبھی منطق کو تفوق یہ مرے ناطقہ سے — تحتِ حکمت ہو یہ فن گرچہ ہی تحتِ حکمت
(۱۰) کبھی میں کرتا تھا تصریحِ معانی و بیاں — کبھی میں کرتا تھا توضیح نجوم و ہیئت
(۱۱) کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول — کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنّت
(۱۲) کبھی تھا علم الٰہی کی طرف ذہنِ رسا — کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جُودت
(۱۳) کبھی تھا عقل پہ مذہب مرا مانندِ حکیم — کبھی مثلِ متکلّم مجھے پاسِ ملّت
(۱۴) کبھی کرتا تھا قدم چرخ کا ثابت بجہات — اور کبھی کرتا تھا باطل بسماء انشقت
(۱۵) کبھی انکارِ قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل — کبھی تکرارِ تناسخ پہ مجھے سُو حُجت
(۱۶) حشرِ اجساد میں تھا گاہ تردد مجھ کو — کبھی تھی عالم برزخ میں مجھے اک حیرت
(۱۷) کبھی تھی عرصۂ تدویرِ فلک کی مجھے سیر — کبھی میں ناپتا تھا سطح زمیں کی وسعت
(۱۸) کبھی ثابت مرے نزدیک فلک کی گردش — کبھی مثبت مرے نزدیک زمیں کی حرکت
(۱۹) کبھی میں کرتا تھا اعراض میں جوہر قائم — کبھی میں کرتا تھا معلول سے ثابت علّت
(۲۰) کبھی منقول پہ مائل کبھی سوئے معقول — کبھی میں فقہ پہ راغب کبھی سوئے حکمت
(۲۱) کبھی میں حافظ قرآں بعلمِ تفسیر — کبھی میں قاری قرآں بعلمِ قرأت

(۲۲) کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر | کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت

(۲۳) کبھی میں کرتا تھا قانون سے تشریحِ علاج | کبھی میں کرتا تھا قاموس میں تصحیحِ لغت

(۲۴) کبھی میں لون سے بینندۂ بیمار و صحیح | کبھی میں نبض سے دانندۂ ضعف و قوت

(۲۵) گہ نباتات کی آگاہ میں کیفیت سے | گہ جمادات کی معلوم مجھے خاصیت

(۲۶) کبھی مشائیوں سے کرتا تھا میں پیشروی | کبھی لیجاتا تھا اشراقیوں پر میں سبقت

(۲۷) کبھی میں نفیِ حقایق میں تھا سوفسطائی | کبھی میں معتزلی باعثِ ردِّ رویت

(۲۸) کبھی میں جبری و مجبور بفعل و تدبیر | کبھی میں قدری و مختار بقدرِ طاقت

(۲۹) گہ ملاحد کی تھی تردیدِ کلامِ الحاد | گہ وجودی و شہودی سے بیانِ وحدت

(۳۰) جوں مہندس کبھی مالوف بشکل و مقدار | جوں محاسب کبھی مصروف بضرب و قیمت

(۳۱) کبھی حرفوں سے تھا مطلوب مثالِ جفار | کبھی کچھ نقطہ سے مقصود تھا رمال صفت

(۳۲) خانۂ کیسہ سے خارج کبھی شکلِ داخل | شکل خارج تھی کبھی داخلِ بیتِ عزت

(۳۳) کبھی کرتا تھا قِران مہ و زہرہ پہ نظر | کبھی تھا دیکھتا مریخ و زحل کی رجعت

(۳۴) کبھی افسوں و عزیمت کبھی تعویذ و طلسم | کبھی تجویزِ زکوٰۃ اور کبھی قصدِ دعوت

(۳۵) کبھی تھا علمِ قیافہ میں یہ ادراک مجھے | ایک صورت سے بیاں کرتا تھا میں سو سیرت

(۳۶) کبھی میں رہتا سرودی میں تھا ایسا مشغول | کہ نہ تھی ایک نفس ضبطِ نفس سے فرصت

(۳۷) سیمیا سے کبھی تصویرکشِ موہومات | کیمیا سے کبھی میں زرکشِ گنج ودیت

(۳۸) کبھی میں شیخِ شیوخ اور کبھی شیخِ رئیس | کبھی علامہ کبھی صوفیِ صافی طینت

(۳۹) کبھی میں قربِ فرائض سے تھا عالی درجہ | کبھی میں قربِ نوافل سے تھا والا رتبت

(۴۰) ماہرِ موسقی ایسا کہ ادا کرتا تھا | کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چاروں مت

(۴۱) کبھی میں شاعرِ غرا و ادب دانِ بلیغ | نظم میں نام مرا نثر میں میری شہرت

(۴۲) کبھی کرتا تھا عروضی کا بھی میں قافیہ تنگ | طبعِ موزوں کی دکھاتا تھا جو موزونیت

(۴۳)	کبھی پیشِ نظر انجیل و زبور و توریت	کبھی مصحف میں نظر میری ہر ہر آیت
(۴۴)	کبھی زردشتیوں میں ایسا کہ سارے موبد	ژند و پاژند میں کرتے تھے میری تبعیت
(۴۵)	کبھی یہ آگہی شاستر و بید، پران	کروں ایک بات سے پنڈت کی کتھا میں کھنڈت
(۴۶)	کبھی میں حلِ معمّا و لُغز میں ذی ہوش	کبھی اخبار و تواریخ میں صاحبِ خبرت
(۴۷)	آخرش دیکھا تو العلم حجاب الاکبر	عاقبت پایا تو ہاں بلہ کو اہلِ جنّت
(۴۸)	فائدہ کیا جو ہر ایک علم کی جانی تعریف	فائدہ کیا جو ہر ایک فن کی کھلی ماہیت
(۴۹)	فائدہ کیا کہ جو دیکھیں کتبِ ہر مذہب	فائدہ کیا جو ہوئی آگہیِ ہر ملّت
(۵۰)	عقل سے گرچہ کیا مادّہ ایسا پیدا	کہ بہر شکل ہو اک تازہ محلِّ صورت
(۵۱)	یا بنائی کوئی صورت کہ جسے دیکھ کے ہو	ہیکلِ روم سے بت خانہ چین تک حیرت
(۵۲)	بے مقدر نہ پڑے صورتِ بہبود نظر	دور آئینۂ دل سے نہ ہو زنگِ کلفت
(۵۳)	پڑھوں اک مطلعِ برجستہ میں اس موقع پر	جس کو سن کر کہیں احسنت سب اہلِ فطنت
(۵۴)	مطلع	گر نہ دے صاحبِ جوہر کو مقدر عزت جوہرِ فرد ہی بالفرض تو کیا بے قیمت
(۵۵)	کیا ہوا علم مقولہ سے اگر کیف کم ہی	لیک بے یاوریِ بخت نہیں کیفیت
(۵۶)	قاضیِ چرخ بھی جو تو ہی تو کیا گر تیرے	مثلِ دہقان فلک کھتے ہوں طالعِ نکبت
(۵۷)	دورِ گردوں نہ موافق ہو تو ہوا و خفیف	جرّ اثقال میں تو جتنی اٹھائے محنت
(۵۸)	آگے برگشتگیِ بخت کے چلنے کی نہیں	نظری و عملی کوئی بھی تیری حکمت
(۵۹)	گو فصاحت میں تو سحبان ہی و لے بے تقدیر	حرفِ مطلب پہ زباں کو ہو تری ہو لکنت
(۶۰)	گو ریاضی میں ہی صناع اگر بخت ہیں بد	نقشِ باطل ہی تری شکل وہ جس میں صنعت
(۶۱)	کیا ہوا جانا اگر مسئلۂ جبر و مقدار	پستیِ بخت سے تجھ کو جو نہیں ہی رفعت
(۶۲)	کام تقویم نہ آئے نہ تری اصطرلاب	طالعِ بد سے اگر نیک نہ آئے ساعت

(۶۳) علم سے ہو نہ کبھی چارۂ آزار نصیب | پو رسینا ہی تو کیا سینہ میں خوں ہی حسرت

(۶۴) سو دوائیں تو سے نسخہ میں ہوں پر بے تقدیر | نہ ہو بالخاصہ تاثیر نہ بالکیفیت

(۶۵) علمِ نیرنج سے گو بووے تو نخلِ نارنج ۴ | بے مقدر نہ ہو حاصل ثمرِ خوش لذت

(۶۶) علم سے جو سبق آموزِ ملائک تھا وہ دیکھ | بختِ بد سے ہوا مستوجبِ رجم و لعنت

(۶۷) ہوا مسجودِ ملائک بہ ظلوم و جہول | یعنی انسان قوی بخت و ضعیف الخلقت

(۶۸) گو تصوف سے ہو تو صوفیِ سجادہ نشیں | بے مقدر نہ کرامت ہو نہ خرقِ عادت

(۶۹) علم سے لاکھ ہو شیخی پہ تری بے تقدیر | نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمۃ

(۷۰) یہ مقالات مثالِ قصصِ مصنوعہ | ہوئے یک بار جو افسانۂ خوابِ غفلت

(۷۱) لگ گئی آنکھ مری دیکھا کیا خواب میں جوں | کہ مجسم نظر آئی ہی نویدِ بہجت

(۷۲) اللہ اللہ رے حُسن اس کا کہ سرتا بقدم | تھا وہ خالق کا تماشائے ظہورِ قدرت

(۷۳) یاد کرتا قدِ رعنا کو ہی اُس کے زاہد | دمِ تکبیر جو کہتا ہی سدا قد قامت

(۷۴) چشمِ وحشی کو اگر اپنی وہ دکھلائے تو ہو | چشمِ آہو سے ہرن نشۂ جامِ وحشت

(۷۵) دلِ شامت زدہ کے درپے تدبیرِ ہلاک | زلفِ واژوں تھی وہ رخسار پہ واژوں تبت

(۷۶) آتشِ حسن سے اک شعلۂ سرکش ہی بینی | موجۂ دودِ لطیف اس کی بھووں کی حالت

(۷۷) فوجِ مژگاں وہ بلا ہووے صف آرا تو کیجے | دستِ بیداد سے یکدست دو عالم غارت

(۷۸) چاہ بابل وہ ذقن اور دھواں زلف کا عکس | دل گرفتارِ عذاب اس میں ہو ہاروت صفت

(۷۹) لعلِ شیریں کی حلاوت پہ جو دے جان عاشق | تو دمِ نزع بھی عناب کا چاہے شربت

(۸۰) نہ دمِ شرم تبسم سے لب اُس کے خوگر | نہ تغافل سے اُن آنکھوں کو نگہ کی عادت

(۸۱) کھولے جیسے معنیِ معدوم کمر کی جنبش | وا کرے عقدۂ موہوم بھوں کی حرکت

(۸۲) شوخی و ناز کی تعریف میں اس کی مطلع | وہ پڑھوں میں کہ جسے سُن کے ہو دل کو فرحت

(۸۳) شوخی اس چہرہ میں یوں گل میں ہو جیسے حمرت	نازیوں چشم میں نرگس میں ہو جیسے نکہت
(۸۴) لبِ پاں خوردہ کی شوخی کے ہو آگے اک بات	گر لگا دے وہ مسیحا پہ بھی خوں کی تہمت
(۸۵) نازک اندام وہ اور سنگدل اُن سے بھی سوا	آیا جن سنگدلوں کے لیے ہی ثُمَّ قَسَت
(۸۶) سیلی سینہ پہ نہ تھی جعدِ پسِ پشت کا عکس	نظر آتا تھا صفائی سے الف کی صورت
(۸۷) چینئ رنگ کا وہ اپنے دکھا کر عالم	ایک عالم کا ہو دل لیکے بغل میں چمپت
(۸۸) اللہ اللہ رے تری تمکنت اف رے تمیز	واہ رے تیرا تبختر تری بل بے نخوت
(۸۹) قہر انداز بلا ناز قیامت طناز	سحر چتون ستم ایما و کرشمہ آفت
(۹۰) جا بجا عالمِ مستی میں قدم کو لغزش	دمبدم نشہ صہبا سے زباں کو لکنت
(۹۱) آکے اُس رشکِ مسیحا نے کہا بالیں پہ	لَا تَنَمْ قُمْ کہ یہ غافل نہیں وقتِ غفلت
(۹۲) شوربختی سے نہ اتنا نمک افشاں ہو کہ ہو	بادۂ میکدۂ عیش کی گم کیفیت
(۹۳) کیا سبب ہوتا کدورت سے نہیں کیوں خالی	دل ترا شیشۂ ساعت کی طرح یک ساعت
(۹۴) بزمِ ہستی میں تو ہنس بول رہیگا کب تک	صورتِ شمع سحر سوختہ روتی صورت
(۹۵) آتشِ دل سے ترے گوشۂ تنہائی میں	بن گئی شعلۂ جوالہ کمندِ وحدت
(۹۶) وقت ضائع نہ کر اُٹھ بسترِ اندوہ سے تو	چل درِ میکدہ تک ہی حرکت سے برکت
(۹۷) فکرِ باطل سے نکر دل کو خنک تو اپنے	ہی تجھے مثلِ سحر یک دو نفس کی مہلت
(۹۸) دیکھ تو کیا افقِ مشرق انوار سے ہی	جلوہ افروز رخِ بانوے صبحِ عشرت
(۹۹) ادہمِ لیل سر عرصہ ہی برگشتہ عناں	اشہبِ یوم سبک سیر ہی ہر ساعت
(۱۰۰) جانبِ شرق ہی نوری فلق بال کشا	جانبِ غرب ہی پروازِ غرابِ ظلمت
(۱۰۱) چرخِ مینائی پر ایک سبز پری کا عالم	شفقِ صبح پر ایک لال پری کی حالت
(۱۰۲) نکہتِ گل جو ہوا میں تو ہوا عطر فشاں	تازگی گل کو چمن میں تو چمن کو نزہت
(۱۰۳) کھلے ہی جاتے ہیں سب غنچہ نہ بے جوشِ نشاط	لوٹے ہی جاتے ہیں گل بل بے ہنسی کی شدت

(۱۰۴) آج یہ جوشش پہ ہی رحمتِ باری کہ کہیں — نرہی کلفتِ عصیاں سے جہاں میں ظلمت

(۱۰۵) طفلِ نومشق کی مشقی کی طرح سو سو بار — دھووے مستوں کے سیہ نامہ کو ابرِ رحمت

(۱۰۶) کہے یہ رند کہ او زہد فروش آگ پھانک — ملنگے گر بادۂ نو زہدِ کہن کی قیمت

(۱۰۷) قل ہوا زاہد کا قلیا ہوئی زاہد کی تمام — سنتے ہی قلقلِ مینائے شرابِ عشرت

(۱۰۸) اس قدر سازِ طرب ساز کی آواز بلند — چھیڑیں گر تارِ کھرج کا تو ہو پیدا دھیوت

(۱۰۹) نغمہ برلب کہیں مطرب پسرِ زہرہ جبیں — جام در دست کہیں مغبچۂ مہ طلعت

(۱۱۰) لیکے انگڑائی کہیں ہنسنے لگی رام کلی — اٹھتی ملتی ہوئی آنکھوں کو کہیں اپنی للت

(۱۱۱) چشمِ سرمست مئے نازیں کا جل پھیلا — لبِ میگوں پہ مسی کی پڑی پھیکی رنگت

(۱۱۲) بے نمک آیا نظر حسنِ مہ و انجمِ چرخ — ہو گیا زرد رخِ شمع و چراغِ خلوت

(۱۱۳) چونکی مرغِ سحری عرش سے آوازِ خروش — ہو گئی خواب کو آوازۂ کوسِ رحلت

(۱۱۴) باغِ عالم میں ہیں مرغانِ اولی اجنحہ تک — مثلِ مرغانِ سحر نغمہ طرازِ عشرت

(۱۱۵) دی ہی مسجد میں موذن نے اذاں بہرِ نماز — باوضو ہو کے نمازی نے ہی باندھی نیت

(۱۱۶) ہوئی بت خانہ سے ناقوس کی پیدا آواز — چلے جمنا کو برہمن کوئی لیکر مورت

(۱۱۷) اٹھے میخوار صبوحی کے لیے لیکے سبو — کہ عداوت ہی اگر کیجیے ترکِ عادت

(۱۱۸) اک طرف سے ہوئی گھڑیال کی آواز بلند — ایک جانب سے لگی آنے صدائے نوبت

(۱۱۹) سحرِ عید ہی کر عید کا سامانِ نشاط — روزِ شادی کی ہی آمد شبِ غم کی رخصت

(۱۲۰) آج وہ دن ہی کہ آغوش میں لیکر تجھکو — کہے طوبیٰ لک ہر شاہدِ طوبیٰ قامت

(۱۲۱) اب ہیں بیدار ترے بخت مددگارِ نصیب — اب قوی ہیں ترے طالع تری یاور قسمت

(۱۲۲) فکر کر تہنیتِ عید کا اُس شاہ کی تو — دور میں جس کے ہی ہر صبح صباحِ دولت

(۱۲۳) وہ شہنشاہ بہادر شہِ کسریٰ انصاف — خسروِ جم حذم و داورِ دارا حشمت

(۱۲۴) قوتِ ملت و دیں قامعِ کفر و الحاد — حامیِ شرعِ نبی ماحیِ شرک و بدعت

(۱۲۵)	حکمِ شرعی سے کرے سلب وہ سب جذبۂ شوق	مردِ مجذوب سے گر ترک ہو سترِ عورت
(۱۲۶)	کون اُس کا نہیں وصّافِ صفاتِ نیکو	کون اُس کا نہیں سرگرمِ ثنا و مدحت
(۱۲۷)	سُنتے ہی میں نے بھی وہ مطلعِ روشن لکھا	مطلعِ صبح کو ہو سامنے جس کے خجلت
(۱۲۸)	مطلع	مصحفِ رُخ ترا ہی سایۂ ربّ العزّت کھولدے معنیٔ اتممت علیکم نعمت
(۱۲۹)	تیرا دروازۂ دولت ہی مقامِ اُمّید	تیرا دیوانِ عدالت ہی محلِ عبرت
(۱۳۰)	تیرا احسان بہارِ چمنِ صد رونق	تیری نیت چمن آرائے ہزار امنیّت
(۱۳۱)	تیرے عشرت کدہ میں بار کسے غیرِ نشاط	تیری خلوت کدہ میں دخل کسے جز طاعت
(۱۳۲)	صفحۂ علم پہ برجیس سے تو ہم زانو	حجلۂ عیش میں ناہید سے تو ہم صحبت
(۱۳۳)	ماہِ نو ایک فلک پر ترے نوبردوں میں	نو فلک نوکروں میں تیرے قدیم الخدمت
(۱۳۴)	کیسۂ گوہرِ انجم ترا صرفِ انعام	طاقۂ اطلسِ گردوں تیرا وقفِ خلعت
(۱۳۵)	نیّت نیک تری آئنۂ حسنِ عمل	عملِ خیر ترا جلوۂ حسنِ نیّت
(۱۳۶)	ذہنِ عالی ہی ترا طائرِ شاخِ سدرہ	طبعِ رنگیں تری گلچینِ ریاضِ جنّت
(۱۳۷)	تیرا افضال جہان کے لیے برہانِ کرم	تیرا اکرام زمانہ کو دلیلِ رحمت
(۱۳۸)	علمِ ظاہر سے ہی یکساں تجھے دور و نزدیک	نورِ باطن سے برابر ہی حضور و غیبت
(۱۳۹)	ذہنِ صافی ہی ترا پردہ درِ معنیٔ غیب	موشگافی ہی تری کوہ شگافِ دقّت
(۱۴۰)	عقل میں شمس ہی تو علم میں کانِ گوہر	فضل میں کعبہ ہی تو حلم میں کوہِ رحمت
(۱۴۱)	تیری تدبیر پر از دفترِ ہوش و فرہنگ	تیری شمشیر پر از جوہرِ فتح و نصرت
(۱۴۲)	دعوتِ صدق پہ لائے تری ایمان تصدیق	دستِ ہمّت پہ کرے تیرے سخاوت بیعت
(۱۴۳)	تجھ سے راضی ہی خدا اور خدا کا محبوب	تیرا حامی ہی نبیؐ اور نبیؐ کی عترت
(۱۴۴)	عزم کو ہی ترے ہر عزم میں عزمِ بالجزم	قصد کو تیرے ہی ہر قصد میں قصدِ سبقت

(۱۴۵) قوت روحِ ملائک چمنِ قدس میں ہو | ذات قدسی کا تری عطر قبائے عفت
(۱۴۶) کیا اللہ نے جب تجھ سا ولی نعمتِ خلق | کیونکہ واجب نہ خلائق پہ ہو شکر نعمت
(۱۴۷) نطقِ شیریں سے تری عام حلاوت ہو اگر | ثمر تلخ ہو حنظل کا سبوئے شربت
(۱۴۸) شوکتِ عقربِ جرارہ کے مانند رہے | دلِ حاسد میں خلش گر ترا شکلِ شوکت
(۱۴۹) روشِ شیشہ ہر اک سنگ ہو ریزہ ریزہ | پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت
(۱۵۰) سرِ کشتۂ وار چھپاتا ہے فلک زیرِ سپر | کیا غضب ہے تری شمشیرِ غضب کی ہیبت
(۱۵۱) آئے طوفان جو ترے قہر کا طغیانی پر | کشتیِ نوح بھی اعدا کو ہو گردابِ صفت
(۱۵۲) وہ تری تیغ کی بُرّش ہے کہ سایہ جس کا | کردے اک دم میں ہیولے سی مغایر صورت
(۱۵۳) تیرا بدخواہ رہے حرز سے یاں تک محروم | دیں نہ تعویذ اُسے تا بہ نشانِ تربت
(۱۵۴) آسیا وار پھرے کیوں نہ فلک گردِ زمیں | تیرے توسن کی جو کاوے کی اُڑا جائے پھرت
(۱۵۵) کیا ترے فیل کے اوصاف لکھوں میں کہ وہ ہے | ابر رفتار جبل پیکر و گردوں رفعت
(۱۵۶) اُس کی خرطوم ہے گر طرۂ لیلیٰ کی مثال | تو ہیں دندانِ صفا ساعدِ سلمیٰ کی صفت
(۱۵۷) کیا عجب گر ہو تپِ لرزہ ہیبت سے تری | نبض کی طرح رگِ سنگ میں ہو سُرعت
(۱۵۸) آبِ بارانِ کرم تیرا ہے وہ شربتِ خضر | برسے لالہ پہ تو افیون میں نہ ہو سمیت
(۱۵۹) عدل کے لفظ کو دیتا نہیں نقطہ کوئی | عدل سے تیرے جو موقوف ہے رسمِ رشوت
(۱۶۰) عہد میں تیرے عجب کیا سرِ داغِ دلِ شمع | شعلہ میں مرہم کافور کی ہو خاصیت
(۱۶۱) پنجۂ گربہ سرِ موش و گنجشک | ہے حمایت سے تری دایہ کا دستِ شفقت
(۱۶۲) دورِ انصاف میں گر تیرے ہو کشتہ سیماب | تو بلاشبہ پڑے دینی مہوس کو دیت
(۱۶۳) دیا اللہ نے وہ قلبِ مصفا تجھ کو | اے شہنشاہِ صفا ذہن و سراپا صفوت
(۱۶۴) فردِ تفصیلِ حوائج ہے رخِ حاجتمند | عرضِ حاجت کی نہیں سامنے تیرے حاجت
(۱۶۵) عید کو دیکھ ترے ساتھ خلائق کا ہجوم | کہے عارف کہ یہ کثرت میں ہے ظاہر وحدت

(۱۶۶)	لکھے گر خامہ ترا وصفِ شمیمِ اخلاق	تو ہر اک نقطہ ہو اک نافۂ مشکِ تبت
(۱۶۷)	منتہی ہوں نہ کبھو تیرے صفاتِ نیکو	گر بیاں کیجیے تا حشر صفت بعدِ صفت
(۱۶۸)	ذوق کرتا ہی دعائیہ پر اب ختمِ سخن	کہ زباں کو ہی نہ یارا نہ قلم کو طاقت
(۱۶۹)	عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم میں	با شکوہ و حشم و جاہ بعمر و صحت
(۱۷۰)	خیر خواہوں کے ترے چہرے پہ ہوں رنگِ نشاط	اور بد خواہوں کے رخسار پہ اشکِ حسرت

قصیدہ نمبر ۵

بحرِ مضارع

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

(۱) مطلع	لکھ ذوق اُس کی مدح کہ جس کی ثنا سے ہی	سرسبز تیرے گلشنِ باغِ سخن کی شاخ
(۲)	وہ کون؟ شاہ اکبرِ ثانی کہ جس کو روز	مجرا کرے ہی جھک کے نہالِ چمن کی شاخ
(۳)	اُس کی دعائے حرز پڑھے جوشِ غنچہ سے	تسبیح ایک لیے عقیقِ یمن کی شاخ
(۴)	کر دے جو وہ نہال تو لائے ابھی نکال	پرویں کا خوشہ گاؤ سپہرِ کہن کی شاخ
(۵)	بہرِ تصدق آئے زرِ گل کو لے صبا	کرنے لگے نثار گہر یاسمن کی شاخ
(۶)	پہنچائے اُس کا مژدۂ صحت جو باغ میں	سجدہ میں بہرِ شکر جھکے نارون کی شاخ
(۷)	ہمسر ہی آج خضر ارم سیر سے شجر	ہم قد ہی آج یوسفِ گل پیرہن کی شاخ
(۸)	گرمیٔ عدل اُس کی اگر ہو ستم گداز	پگلے برنگِ شمع ابھی کرگدن کی شاخ
(۹)	مطلع وہ پر بہار لکھوں اُس کی مدح میں	مصرع کو جس کے سن کے کٹے نسترن کی شاخ
(۱۰) مطلع	تیرے بہارِ فیض سے نخلِ کہن کی شاخ	سرسبز یوں ہی جیسے کہ سروِ چمن کی شاخ
(۱۱)	تیرے سحابِ لطف سے سیراب ہو کر	ہمسر ہو شاخِ نخلِ ارم سے ہرن کی شاخ

(۱۲)	شاہا یہ تیرا دستِ سخا باغِ دہر میں	گویا کہ نکلی ہے کرمِ ذو المنن کی شاخ
(۱۳)	گر تیرا حفظ ہو چمنِ ہندِ روزگار	آبِ مژہ سے سبز ہو سروِ چمن کی شاخ
(۱۴)	صرصر کا سارا خاک میں مل جائے زور شور	چھیڑے گر آشیانۂ مرغِ چمن کی شاخ
(۱۵)	دیکھے جو تیرا قوتِ بازو تو ٹوٹ جائے	وقتِ کشش کمانِ سپہرِ کہن کی شاخ
(۱۶)	تیرے عصا کو اس سے میں تشبیہ کیونکہ دوں	ہے شاخِ سدرہ ایک گنارِ کہن کی شاخ
(۱۷)	تاثیر تیرا زور ضعیفوں کو دے اگر	ٹوٹے نہ پیلتن سے بھی نازک بدن کی شاخ
(۱۸)	بلکہ کمند مار کے ہاتھی کو کھینچ لے	خرطوم سے لپٹ کے بصورت رسن کی شاخ
(۱۹)	منظور گر خزانہ میں ہو تجھ کو شاخِ زر	طیار ہو وہیں زرِ خور سے کرن کی شاخ
(۲۰)	ہاتھی کو تیرے چاہیے لکڑی تو دشت میں	خرطوم سے اکھاڑ لے وہ کرگدن کی شاخ
(۲۱)	دانتوں کو اس کے دیکھ ہو لرزاں بہ مثلِ بید	صد دیو کوہ پیکر و البرز تن کی شاخ
(۲۲)	گلگوں سے تیرے بڑھ نہ سکے یک قدم صبا	گو تازیانے مارے نہالِ چمن کی شاخ
(۲۳)	ہو تیرے فیض اگر چمن آرائے باغِ دہر	آبِ تبر سے سبز ہو نخلِ کہن کی شاخ
(۲۴)	نالاں ہیں تیرے عدل سے خونریز اس قدر	مانندِ نے ہو گرمِ فغاں کرگدن کی شاخ
(۲۵)	برسائے جبکہ لعل و گہر تیرا دستِ جود	محتاجِ ابر ہو نہ نہالِ چمن کی شاخ
(۲۶)	شاداب آبِ لعلِ یمن سے ہو مثلِ گل	سیراب ہووے آبِ دُرِ عدن کی شاخ
(۲۷)	یاں تک ہے پاسِ شرع ترے عہد میں کہ اب	ساغر بکف نہ ہووے گلِ خندہ زن کی شاخ
(۲۸)	پیدا ہو بادہ خوار کی تعزیر کے لیے	نخلِ کدوئے تاک میں صورت رسن کی شاخ
(۲۹)	یہ ذوق کی دعا ہے کہ تا باغِ دہر میں	سرسبز شعر ترے سے ہو نخلِ سخن کی شاخ
(۳۰)	جب تک کہ ہووے گردنِ مینا کی طرح سے	نخلِ نشاطِ ساقیِ پیماں شکن کی شاخ
(۳۱)	نخلِ حیات تیرا ترو تازہ ہو مدام جوں موسمِ بہار میں نخلِ چمن کی شاخ	

قصیدہ نمبر ۶

(۱)	زہے نشاط اگر کیجیے اسے تحریر	عیاں ہو خامہ سے تحریرِ نغمۂ جائے صریر
(۲)	زباں سے ذکر اگر چھیڑیئے تو پیدا ہو	نفس کے تار سے آوازِ خوشتر از بم و زیر
(۳)	ہوا یہ باغ جہاں میں شگفتگی کا جوش	کلیدِ قفل دلِ تنگ و خاطرِ دلگیر
(۴)	کرے ہے والبِ غنچہ درِ ہزار سخن	چمن میں موجِ تبسم کے کھول کر زنجیر
(۵)	کچھ انبساطِ ہوائے چمن سے دور نہیں	جو وا ہو غنچۂ منقارِ بلبلِ تصویر
(۶)	قفس میں بیضہ کے بھی شوقِ نغمہ سنجی سے	عجب نہیں کہ ہو مرغِ چمن بنالہ صفیر
(۷)	اثر سے بادِ بہاری کے لہلہاتے ہیں	زمیں پہ ہر سرِ سنبل ہے موجِ نقشِ حصیر
(۸)	نکل کے سنگ سے گر ہو شرارہ تخم فشاں	تو سبز فیضِ ہوا سے ہو وہ برنگِ شعیر
(۹)	زمیں پہ گرتے ہی لے آئے دانہ برگ و ثمر	جو ٹوٹے ہاتھ سے زاہد کے سبحۂ تزویر
(۱۰)	ہوا پہ دوڑتا ہے اس طرح سے ابرِ سیاہ	کہ جیسے جائے کوئی پیلِ مست بے زنجیر
(۱۱)	نہ خارِ دشت ہے نرمی میں خوابِ مخمل ہے	ہر ایک تارِ رگِ سنگ بھی ہے تارِ حریر
(۱۲)	ہوا میں ہے یہ طراوت کہ دودِ گلخن بھی	برستا اٹھتا ہے آتش سے مثلِ ابرِ مطیر
(۱۳)	یہ آیا جوش میں بارانِ رحمتِ باری	کہ سنگ سنگ میں سنگِ یدہ کی ہے تاثیر
(۱۴)	ہر ایک خار ہے گل ہر گل ایک ساغرِ عیش	ہر ایک دشت چمن ہر چمن بہشت نظیر
(۱۵)	ہر ایک قطرۂ شبنم گہر کی طرح خوش آب	ہر اک گہر گہر شب چراغِ پُر تنویر
(۱۶)	کرے ہے صبح شکر خندہ اس مزے کے ساتھ	کہ جس طرح بہم آمیختہ ہوں شکر و شیر
(۱۷)	سنوارتی ہے جو شام اپنی زلفِ مشکیں کو	سوادِ مشکِ ختن پر ہے لاکھ آہو گیر
(۱۸)	نہالِ شمع سے ہر شب چنے گلِ شب بو	بہارِ عیش میں گلچیں کی طرح سے گلگیر

(۱۹)	ہنسے چراغ تو ایسی ہنسی ہیں پھول جھڑیں		حیا سے رنگِ گُلِ آفتاب ہو تغیر
(۲۰)	رہے ہی چرخ پہ ہر صبح جوں صبوحی کش		بایں درازیٔ ریش آفتاب ساغر گیر
(۲۱)	عجب نہیں ہی کہ آرائشِ زمانہ سے		حنائی پنجہ ہوں تاک و چنار و بید انجیر
(۲۲)	چمن میں ہی یہ درختانِ سبز پر جوبن		کہ زہر کھاتے ہیں سبزانِ خطّۂ کشمیر
(۲۳)	نہ کیونکہ دیکھ کے گلشن کو یہ پڑھوں مطلع		کہ آئی ہی نظر اک قدرتِ خدائے قدیر
(۲۴)	مطلع	ظہورِ نرگس و گل جلوۂ سمیع و بصیر نسیمِ نکہتِ گل اطہر و لطیف و خبیر	
(۲۵)	شمیمِ عیش سے ہی یہ زمانہ عطر آگیں		کہ قرصِ عنبر اگر ہی زمیں تو گرد عبیر
(۲۶)	حمل سے حوت تلک جا بجا ہیں تصویریں		بنا ہی عالمِ بالا بھی عالمِ تصویر
(۲۷)	جہاتِ ستّہ سے بزمِ جہاں ہی وسعت خواہ		کہ ہی ہجومِ نشاط و سرور جمِّ غفیر
(۲۸)	زمانہ دشمنِ عشرت کا اس قدر قاتل		مہِ صیام کو دیکھے نہ کوئی بے شمشیر
(۲۹)	ہوا ہی مدرسہ یہ بزمگاہِ عیش و نشاط	ق	کہ شمس بازغہ کی جا پڑھیں ہیں بدرِ منیر
(۳۰)	اگر پیالہ ہی صغریٰ تو ہی سبو کبریٰ		نتیجہ یہ ہی کہ سرمست ہیں صغیر و کبیر
(۳۱)	زمینِ میکدہ یہ خندۂ نشاط انگیز		کہ لائے مے سے ہو دیوارِ قہقہا تعمیر
(۳۲)	دیا ہی رنج کو دھو تیرے غسلِ صحت نے		ضمیرِ خلق سے ای بادشاہِ پاک ضمیر
(۳۳)	عجب نہیں یہ ہوا سے کہ مثلِ نبضِ صحیح		کرے اگر حرکت موجِ چشمۂ تصویر
(۳۴)	شہنشہا ترے یمنِ شفائے کامل سے		جو لا علاج مرض تھے وہ ہیں علاج پذیر
(۳۵)	کہ چوبِ گل کو اگر ماریں بید مجنوں پر	ق	تو صورتِ بشر ہوشمند خوش تقریر
(۳۶)	اشارہ فہم ہوا ایسا کہ وہ بیان کرے		زبانِ برگ سے گونگوں کے خواب کی تعبیر
(۳۷)	جو میلِ کحلِ بصارت ہو کلکِ خطِ غبار		تو چشم دائرۂ عین بھی ہو چشمِ بصیر
(۳۸)	نہ موجِ مے کو ہو پیچش نہ شیشہ لے ہچکی		گئی جہاں سے یہ بیماری فواق و زحیر

(۳۹)	نہ برق کو تپ لرزہ نہ ابر کو ہو زکام	نہ آب میں ہو رطوبت نہ خاک میں تبخیر
(۴۰)	بدل گئی ہی حلاوت سے تلخیِ دارو	شراب تلخ بھی ہو میکشوں کو شکر و شیر
(۴۱)	قوی ہی قوتِ تاثیر سے دوائے طبیب	غنی قبول کی دولت سے ہی دعائے فقیر

ق

(۴۲)	شکستِ دل کو ترے یمن تندرستی سے	کرے درست اگر مومیائی تدبیر
(۴۳)	تو موئے کاسۂ چینی کو چارہ سازِ قضا	نکالے کاسۂ چینی سے مثلِ موئے خمیر
(۴۴)	کھجائے سر جو کبھی مفسدانِ سرکش کا	علاج خارشِ سر ہو بناخنِ شمشیر
(۴۵)	بنا ہی نقشِ شفا خانۂ ہزار شفا	ہر ایک خانۂ تعویذ صاحبِ تکسیر
(۴۶)	ہر ایک اسمِ عزیمت میں اسمِ اعظم ہی	ہر ایک نسخہ شفا میں ہی نسخۂ اکسیر
(۴۷)	رہا نہ کوئی گرفتارِ رنجِ عالم میں	چھٹے جو تیرے تصدق میں مجرمانِ اسیر
(۴۸)	شہا ہی دم سے ترے زندگانیِ عالم	یہ تیرا دم ہی وہ اعجازِ عیسوی تاثیر
(۴۹)	مثالِ خضر تو ای رہنمائے ملتِ دیں	جہاں میں پیر ہو پر ہو کراماتوں سے پیر
(۵۰)	تو وہ ہی حامیِ دنیا و دیں زمانہ میں	کہ تجھ سے زیب ہی دنیا کو دین کو توقیر
(۵۱)	کیا شہانِ سلف نے مسخّر ایک جہاں	کیے ہیں تو نے شہنشاہِ دو جہاں تسخیر
(۵۲)	سحر سے شام تلک زرفشاں ہی پنجۂ مہر	نثار کرتا ہی ہر روز ایک گنجِ خطیر
(۵۳)	فلک پہ کرتا ہی ہر شب ادا جو سجدۂ شکر	نشانِ سجدہ ہی زیبِ جبینِ ماہِ منیر
(۵۴)	یہ روزِ بہ سے ترے ہی جوان جہانِ کہن	کہے نہ کوئی دوشنبہ کو بھی جہاں میں پیر
(۵۵)	حیات بخشِ جہاں تیرا اثرِ دہ صحت	جو بخشے خلق کو عمرِ طویل و عیشِ کثیر
(۵۶)	ہزاروں سال سِیر ہر صدی نکالے دانت	ہنسیں اجل پہ جوانوں کی طرح مردمِ پیر
(۵۷)	جہاں کو یوں تری صحت کے ساتھ ہی صحت	صحیح جیسے کہ قرآن ہو مع تفسیر
(۵۸)	یہ وہ خوشی ہی کہ فربہ ہوں جس سے روز بروز	ہلال بست و نہم کی طرح بدن کے حقیر

(۵۹)	پڑھوں ثنا میں تری اب وہ مطلعِ روشن	کہ جس کا مطلعِ خورشید بھی نہ ہووے نظیر
(۶۰)	مطلع	شہنشہا وہ تری روشنیٔ رائے منیر عقولِ عشرہ کے انوار جس کے عشرِ عشیر
(۶۱)	جو ہو نہ تابعِ امرِ وشاورہم فی الامر	تو عقلِ کل کو کرے تو نہ ہرگز اپنا مشیر
(۶۲)	جو ہیں نکات و معانی بشر کے فہم سے دور	وہ تیرے ذہن میں موجود سب قلیل و کثیر
(۶۳)	اگر ہو سہو کو کچھ دخل حافظہ میں تو یہ	نہ اپنا یاد ہو احساں نہ اور کی تقصیر
(۶۴)	حیا ہی گر متعلق تری نگاہ کے ساتھ	تو ہی ضمیر کی جانب تری صفائے ضمیر
(۶۵)	تیرا تو سیئہ بھی ہو یوں ہی داخلِ حسنات	کہ جیسے صحبتِ اصحابِ کہف میں قطمیر
(۶۶)	کرے ہی سلبِ تغیر کو ذاتِ حادثہ سے	زمانہ عدل سے تیری یہ اعتدال پذیر
(۶۷)	مجال کیا کہ ترے عہد میں شرر کی طرح	اٹھائیں سر کو شرارت سے سرکشانِ شریر
(۶۸)	ہوا میں آ کے جو کرتا ہی سرکشی شعلہ	تو چٹکیاں دلِ آتش میں لے ہی آتشگیر
(۶۹)	ترے نسق سے جو بالکل رہی نہ خونریزی	لڑائیوں میں کہیں پھوٹتی نہیں نکسیر
(۷۰)	جو پہنچے بت کدہ میں تیرا شورِ دینداری	بلند نالۂ ناقوس سے بھی ہو تکبیر
(۷۱)	کیا یہ کفر کو اسلام نے ترے معدوم	کہ کوئی زلفِ بتاں پر نہ کر سکے تکفیر
(۷۲)	جہاں میں چشمِ سیہ مستِ یار کا ہو یہ رنگ	جو میکشوں کو ترا احتساب دے تعزیر
(۷۳)	پڑے گلے میں رسن خطِ سرمہ سے اس کے	رہے مدام وہ گردش میں از پئے تشہیر
(۷۴)	وہ برقِ قہرِ خدا تیری تیغِ آتش دم	کہ جس کی آنچ ترے دشمنوں کو نارِ سعیر
(۷۵)	جو ہی خدنگ کا تیرے نشانہ چشمِ حسود	تو ہی تفنگ کا تیرے دلِ عدو نخچیر
(۷۶)	ترے نہیب سے ہوں شکلِ فلسِ ماہی الگ	کریں نہ حلقۂ جوہر رفاقتِ شمشیر
(۷۷)	جو تیر نکلے کماں سے تری وہ ہو جاوے	طلب میں جانِ عدو کی رواں قضا کا سفیر
(۷۸)	ترے ہی خامۂ طغرا نگار میں یہ زور	ق جو کھینچے اک روشِ خطِ منحنی وہ لکیر

(۷۹) تواس سے ایسی ہوں اشکال ہندسی پیدا / مٹا دے دیکھ کے اقلیدس اپنی سب تحریر

(۸۰) وہ روشنی ترے خط میں کہ ابنِ مقلہ اگر / ق / لگائے آنکھوں سے سرمہ کی جا تری تحریر

(۸۱) تو ہو یہ نورِ بصارت کہ پڑھ لے حرف بحرف / جو ہووے لوحِ جبیں پر نوشتۂ تقدیر

(۸۲) رقم میں گر ترے اوصاف کے قصور کرے / زبانِ خامۂ عطارد کی ناک میں دے تیر

(۸۳) ترا سمند ہے وہ تیز رو کہ وقتِ خرام / نظر ہو دیدۂ زرقا کی بھی نہ اُس کا نظیر

(۸۴) کہ سیرگاہ ہے اُس کی تو راہِ یک روزہ / اور اس کا شرق سے تا غرب عرصہ گاہِ سیر

(۸۵) ترے جو فیل کی تعریف خسروا لکھوں / کروں حکایتِ شیرین و کوہ کن تحریر

(۸۶) کہ فیل کوہ کجک تیشۂ فیلباں فرہاد / وہ دو نو دانت صفا ایک ایک جوئے شیر

(۸۷) چلے نہ اشرفی آفتاب عالم میں / خطِ شعاع سے اُس پر جو یہ نہ ہو تحریر

(۸۸) ابوظفر شہِ والا گہر بہادر شہ / سراجِ دینِ نبی سایۂ خدائے قدیر

(۸۹) شہِ بلند نگہ شہریار والا جاہ / خدیوِ مہر کُلہ خسروِ سپہر سریر

(۹۰) جہاں مسخر و عالم مطیع و خلق مطاع / فلک مؤید و اختر معین و بختِ بصیر

(۹۱) زمیں ہو سبز جو تیرے سحابِ بخشش سے / تو بُوٹی بُوٹی سے ہر خاک کے بنے اکسیر

(۹۲) بچشمِ مہر اگر تیرا نیّرِ اقبال / ق / کرے نگاہ سرِ آبجو و آبِ غدیر

(۹۳) تو فلس فلس سے ہو ماہیوں کی وقتِ شکار / نگینِ دستِ سلیماں بدستِ ماہی گیر

(۹۴) نہ ہے ثنا کے لیے تیرے اختتام و تمام / نہ ہے دعا کے لیے تیری انتہا و اخیر

(۹۵) مگر یہ ذوق ثنا سنج مدح خواں تیرا / غلامِ پیرِ کہن سال ایک فقیرِ حقیر

(۹۶) کرے ہے دل سے دعا یہ سدا فقیرانہ / سُنا ہے جب سے کہ رحمِ خدا دعائے فقیر

(۹۷) الٰہی آپ پہ تا ہو زمیں زمیں کو ثبات / زمیں پہ تا ہو فلک اور فلک کو ہو تدویر

(۹۸) فلک پہ چھوڑے نہ تا دامنِ مسیح حیات / زمیں پہ خضر کی تا ہو فنا نہ دامنگیر

(۹۹) عطا کرے تجھے عالم میں قادرِ قیوم / بجاہ و دولت و اقبال و عزت و توقیر

(۱۰۰)	تنِ قوی و مزاجِ صحیح و عمرِ طویل	سپاہ وافر و ملک وسیع و گنجِ خطیر

قصیدہ نمبر ۳

بحرِ مضارع

مفاعلن فاعلاتن فاعلاتن فعلن

(۱)	ہیں میری آنکھ میں اشکوں کے تماشا گوہر	اک گھر دیکھو تو ہوں کتنے ہی پیدا گوہر
(۲)	نظرِ خلق سے چھپ سکتے نہیں اہلِ صفا	تہِ دریا سے چمک کر نکل آیا گوہر
(۳)	رزق تو درخورِ خواہش ہی پہنچتا سب کو	مرغ کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر
(۴)	پاک دنیا سے ہیں دنیا میں ہیں گو پاک سرشت	غرق ہی آب میں پر تر نہیں اصلا گوہر
(۵)	ہی دلِ صاف کو عزلت میں بھی گردِ سی غبار	گرد آلودہ یتیمی ہوا تنہا گوہر
(۶)	کور باطن کو ہو کیا جوہرِ دانش کی شناخت	کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر
(۷)	غیرِ پُر مایہ نہ کم مایہ سے ہو ضبطِ ہوس	بہہ گیا ژالہ ہوا الگ کے نہ پگلا گوہر
(۸)	جوہرِ خوب کو درکار ہی آرائشِ خوب	خوب تو آب کی خوبی سے ہی ٹھہرا گوہر
(۹)	سرکشی کرتے ہیں بے مغز نہ پرمغز و قار	جز حباب آب سے سر کھینچے نہ بالا گوہر
(۱۰)	ربط ناچیز سے کرتے ہیں کوئی پاک نہاد	ہو نہ ہم صحبتِ تارِ رگِ خارا گوہر
(۱۱)	دل خراشی اور ہی طاقت وہ دل ہی کچھ اور	کہ نہ گوہر کبھی ہیرا ہو نہ ہیرا گوہر
(۱۲)	فیض کو عالمِ بالا کی ہی شرط استعداد	قطرہ یک جا ہی طباشیر ہی یک جا گوہر
(۱۳)	صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کی ہی شرط نظر	کور کیا جانے یہ سچا ہی کہ جھوٹا گوہر
(۱۴)	صاف باطن کی ہو جب قدر کہ ظاہر ہو درست	مول بھی ٹوٹ گیا صاف جو ٹوٹا گوہر
(۱۵)	ہوتی غربت میں اگر قدر نہ خوش جوہر کی	تو کبھی کان سے باہر نہ نکلتا گوہر
(۱۶)	خلشِ خارِ جنوں سے ہی پروتا گیا کیا	ہر قدم پر قدمِ آبلہ فرسا گوہر

(۱۷)	دلِ عاشق میں کرے کیونکہ نہ آنسو سوراخ	اسی الماس سے جاتا ہی یہ بیندھا گوہر
(۱۸)	ذوق موقوف کر اندازِ غزل خوانی کو	ڈھونڈ اس بحر میں اب تو کوئی اچھا گوہر
(۱۹)	غوطہ دریائے سخن میں ہو لگانا بہتر	آگے تقدیر سے خرمہرہ ملے یا گوہر
(۲۰)	اثرِ مدح سے اُس خسروِ دریادل کے	گر سخن قابلِ گوشِ دلِ دانا گوہر
(۲۱)	وہ بہا در شہِ غازی کہ برنگِ نیساں	روز برسائے ہی ابرِ کرم اُس کا گوہر
(۲۲)	جشن سے اُس کے ہو اک فیض کا دریا جاری	بہتے پھرتے ہیں برنگِ کفِ دریا گوہر
(۲۳)	زیور آرا ہوں اگر آج چمن میں گل و سرو	بیضۂ قمری و بلبل ہوں عجب کیا گوہر
(۲۴)	پہنچے گر گوشِ صدف تک یہ نویدِ عشرت	اتنا بالیدہ بخود ہو کہ ہو مینا گوہر
(۲۵)	کہتا ہی قطرۂ نیساں بھی کہ اس دن میں کاش	ہوتا میں دانۂ انگور نہ ہوتا گوہر
(۲۶)	جدولِ آب میں کثرت سے حبابوں کے بھرے	مانگ میں مثلِ بتِ خویشتن آرا گوہر
(۲۷)	ٹوٹا ہی کشمکشِ عیش سے جو صبح کا ہار	بکھرے شبنم سے ہیں گلزار میں کیا کیا گوہر
(۲۸)	گلِ بشگفتہ میں یہ قطرۂ باراں سے بہار	بھر دیے درجِ یاقوت میں گویا گوہر
(۲۹)	موج گوہر میں بھی ہی طرزِ تبسم پیدا	کوئی دم میں روشِ غنچہ ہنسے گا گوہر
(۳۰)	رخِ گلرنگ پہ ساقی کے عرق کا قطرہ	کیا تماشا ہی کہ بن جائے ہی مونگا گوہر
(۳۱)	قطرۂ آب لطافت سے ہی ٹپکا پڑتا	گوشِ خوبانِ سمنبر میں مصفّا گوہر
(۳۲)	مدح حاضر میں کروں میں کوئی مطلع تحریر	آج ہی خامہ مرا منہ سے اُگلتا گوہر
(۳۳)	مطلع	آج وہ دن ہی کہ اے خسروِ والا گوہر کوہ دے نذر تجھے لعل تو دریا گوہر
(۳۴)	بحر و بر میں ہی شہا تیری مہیّا ئے نثار	سیم سے زر تلک اور لعل سے لے تا گوہر
(۳۵)	ہو ترے فیض قدم سے جو زمیں گوہر خیز	ہو نصیبِ صدفِ نقشِ کفِ پا گوہر
(۳۶)	مشتری کہتے ہیں جس کو وہ اُٹھا لایا چرخ	ٹوٹ کر جو ترے سمرن سے گرا تھا گوہر

(۳۷) صبحِ اقبالِ سعادت کا ستارہ چمکا — جو ترا طرّۂ دستار کا چمکا گوہر
(۳۸) تیرے آویزۂ سرپیچ کا ای قبلۂ خلق — صاف قندیل درِ مسجدِ اقصا گوہر
(۳۹) حلبِ خلق میں ہی سینہ ترا آئینہ — عدنِ علم میں ہی قلبِ مصفّا گوہر
(۴۰) پرورش دیوے چمن کو جو ترا ابرِ کرم — موتیا میں عوضِ غنچہ ہو پیدا گوہر
(۴۱) ماہ گہنے کے لیے ہو نہ کہ گہنے کے لیے — تیرے کنٹھے کا کہوں کیا اسے زیبا گوہر
(۴۲) دُرفشانی سے تری اتنے گہر ہیں ارزاں — لکھتے ہیں نسخۂ مفلس میں اطبّا گوہر
(۴۳) عکس سے نیرِ اقبال کے دریا میں ترے — ق — ای محیطِ کرم و جود کے یکتا گوہر
(۴۴) آب گوہر ہو تہِ آب یہ اعجاز نما — کفِ دریا کو بنائے یدِ بیضا گوہر
(۴۵) کوہ کا زہرہ کرے آب تری ہیبتِ عدل — گریہ سُن پائے کہیں سنگ نے توڑا گوہر
(۴۶) طبعِ نازک پہ تری بار گہر ہو جو گراں — پوست بیضۂ ماہی سے ہو ہلکا گوہر
(۴۷) آبِ دریائے کرم سے جو ہوئے تیر سیراب — ابرِ مردہ سے برسنے لگیں کیا کیا گوہر
(۴۸) آج محفل میں تری وہ گہر افشانی ہی — لگنِ شمع میں ہیں آنسوؤں کی جا گوہر
(۴۹) دستِ فراش میں جاروب ہی ریشِ فرعون — فرش پر تیلیوں میں الجھے جو صدہا گوہر
(۵۰) تیرے دورانِ حفاظت میں کہاں رنج و گزند — حق میں بیمار کے تبخالہ ہی لب کا گوہر
(۵۱) افعیِ زلف کے کاٹے کو ہی جوں مُہرۂ مار — گوشِ خوبانِ سمنبر میں مصفّا گوہر
(۵۲) سینہ صافی کا تری ایک ہی نقشہ دریا — دلِ روشن کا ترے ایک نمونہ گوہر
(۵۳) نقرۂ خنگ ترا ایسا برنگ شغاف — روبرو جس کی صفائی کے ہو میلا گوہر
(۵۴) غرق دریائے جواہر میں ہی وہ کوہِ گراں — گل ہیں مہندی کے جھڑاں لعل پسینا گوہر
(۵۵) فیل تیرا ہی بلندی میں فلک سے افزوں — جھول میں جس کے ہیں انجم سے زیادہ گوہر
(۵۶) لیکے خرطوم میں جو آب ہو وہ قطرہ فشاں — دیوے جوں ابرِ بہاراں ابھی برسا گوہر
(۵۷) ہی ترے قطرۂ پیکاں سے دمِ بارشِ تیر — جگرِ چاکِ عدو میں صدف آسا گوہر

(۵۸) تیرا نیزہ ہی وہ طائر کہ عوض دانہ کے — مہرۂ پشت سے دشمن کے ہی چنتا گوہر

(۵۹) شعلۂ برقِ غضب سے ترے شاہا تہِ آب — مثلِ مریخ ہر اک سرخ ستارہ گوہر

(۶۰) مہر داروں میں ہی دربار کے گر نامِ عقیق — آبداروں میں ہو سرکار کے ادنیٰ گوہر

(۶۱) گرجے گردوں کی طرح سے وہ باوازِ مہیب — جوہری جس کو کہ بتلائے ہی گرجا گوہر

(۶۲) ہو تری کلکِ کرم جبکہ شہا گوہربار — جیم محتاج کے دامن میں ہو نقطہ گوہر

(۶۳) نقطۂ قافِ قلم سے جو ہو تیرے ہمسر — قاف تک قاف سے ہو بیضۂ عنقا گوہر

(۶۴) سینہ صافی سے تری ہووے صفا بیں عالم — دلِ کافر میں بھی ہو خالِ سویدا گوہر

(۶۵) ہو جو روشنگرِ عالم ترا نورِ دانش — موے چینی میں پرویا کرے اعمیٰ گوہر

(۶۶) خسروا میں جو کہوں سب ترے اوصافِ نکو — توسدا موںھ سے مرے پھول جھڑیں یا گوہر

(۶۷) ذوق کرتا ہی دعا یہ پر اب ختمِ سخن — تا کہ ہو سنگ سے لعل آب سے پیدا گوہر

(۶۸) تا رہے پنجۂ خورشید پہ ہر روز طلا — تا گرہ میں رکھے شب عقدِ ثریا گوہر

(۶۹) دانۂ انجم گردوں سے پروئے جبتک — رشتۂ کاہکشاں میں شبِ یلدا گوہر

(۷۰) جب تلک جوشِ بہاراں سے ہووے دمِ صبح — ٹانکے شبنم سے سرِ دامنِ صحرا گوہر

(۷۱) ہر برس جشن ترا تجھکو مبارک ہووے — برسیں نیسانِ کرم سے ترے شاہا گوہر

(۷۲) دوستوں کو ہو ترے گنجِ گہر نصیب — ہو نہ جز اشک سرِ دامنِ اعدا گوہر

قصیدہ نمبر ۷

ذوق نے یہ قصیدہ اکبر شاہ ثانی کی مدح میں لکھا تھا نظرِ ثانی کی نوبت نہیں آئی۔

(۱) قلم جو صفحۂ کاغذ پہ ہووے نکتہ نگار — تو اپنے نقش مٹا دیں جہاں کے جادو نگار

(۲) سخن وروں نے جو باندھے سخن کہیں نیرنگ — زباں سے اُن کی ہیں وابستہ اُن کے سب اسرار

(۳)	سوارِ توسنِ دستِ رواں پہ ہووے یہ جب	کرے قلم و معنی کو دم میں باج گذار
(۴)	جو شاخِ سدرہ پہ بیٹھا ہو طائرِ مضموں	تو اُڑ کے صورتِ شاہیں کرے یہ اُس کو شکار
(۵)	زبانِ تیغِ نگہ سے لیا فسوں شاید	کہ اس پہ اُٹھ کے مضامیں ہیں کرتے جی کو نثار
(۶)	ہیں دست بستہ کھڑے جا بجا ہوں باندھلوں جن کو	کہ لفظ و معنی و مضموں ہیں بے شمار و قطار
(۷)	ہے کرتی کام جہاں جاکے اُس کی نوکِ زباں	قلم و تیرِ فلک کا ہے واں پڑا بے کار
(۸)	سخن زباں پہ ہے اور ہے نگاہِ دل دل پر	کہ سو ہیں دل تو ہر ایک کی ہے اپنی بہار
(۹)	سخن شناس اُنھیں دیکھ کر یہ کہتے ہیں	کہ جو گہر ہے وہی اس میں ہے دُرِ شہوار
(۱۰)	کروں میں اُس کو مگر کیا کہ مشتری نہ رہے	متاعِ بخت کو بیچوں جو میں تو کس بازار
(۱۱)	شرابِ دَور سے دل ہو گیا ہے مست ایسا	کہ شامِ روزِ جزا تک نہ جس کا اُترے خمار
(۱۲)	بنائے ناوکِ تقدیر خاک تو وہ جسے	بچا سکے اُسے کیا خاک بُلبُلے کا حصار
(۱۳)	ہزار درد اسے بیدردیِ زمانہ دکھائے	زباں پہ لایا نہ لائے گا شکوہ یہ زنہار
(۱۴)	میں لایا سینہ میں تھا دِل کی جا پہ آئینہ	ق کہ اہلِ دل اسے سمجھینگے مطلع الانوار
(۱۵)	سو اُس کو توڑا ہے لوگوں نے سنگِ باراں سے	میں کہتا تھا کہ گہر بار ہونگے یا گلبار
(۱۶)	صفا کا اُس کے ایک ادنیٰ سا صفحہ دیکھو	غبارِ غیر کی خاطر میں ہو تو اس پہ ہے بار
(۱۷)	میں آبگینہ کے آگے ہوں آپ شرمندہ	کہ ایک بات سے پڑتے ہیں بال اس میں ہزار
(۱۸)	مگر ترددِ ایام کیوں کروں اے چرخ	نہیں رہا تری گردش سے کچھ مجھے سروکار
(۱۹)	لے آیا حسنِ مقدر اُس آستاں پہ مجھے	کہ سجدہ کرتے ہیں جھک جھک کے جس پہ لیل و نہار
(۲۰)	سحابِ جود سے اُس کے زمانہ ہے گلشن	نہالِ بر کرم اُس کے ہیں صغار و کبار
(۲۱)	یہ سن کے مجھ سے کہا طبع نے کہ اے ناداں	کرم اُس کے نام کی تصریح بھی تو ہے درکار
(۲۲)	ہے اُس کے نام کا لینا بھی یوں تو بے ادبی	کہ چشمہ پاس نہ دریا نہ ابر و دریا بار
(۲۳)	سو میں زباں کو گیا لیکے دل کے دریا میں	مذاقِ آبِ گہر میں بلا لیا کئی بار

(۲۴) اور اُس کے بعد ہوں کہتا کہ نام پاک ہو وہ ۔۔ جسے نمازوں میں لیتے ہیں سب پکار پکار
(۲۵) خدا کا سایہ ہے۔ اور نائبِ رسولِ خدا ۔۔ محمدؐ اکبرِ عالم نواز و عرش وقار
(۲۶) ملک صفات و فرشتہ سیر ولی خصلت ۔۔ بدیں پناہ و بدل دولت و بہ رخ انوار
(۲۷) خدا شناس و طریقت نما حقیقت بیں ۔۔ بدست جود ہے دریا۔ بہ تمکنت کہسار
(۲۸) نہ حقِ وصف ہو اُس کا ادا ابھی لب سے ۔۔ زباں بھر سر مو آ کے گر کرے گفتار
(۲۹) ہوا ہوں لیکے میں حاضر یہ تہنیت کے پھول ۔۔ کہ اور پاس نہ رکھتا تھا کچھ برائے نثار
(۳۰) شہا ہے آج اُسی شاہزادہ کی شادی ۔۔ جہاں میں جو ہے جہانگیر شاہ نیک اطوار
(۳۱) وہ شاہزادہ ہے پر ہے ابھی سے شاہ نشاں ۔۔ وہ شاہزادہ جواں ہے و لے کہن کردار
(۳۲) پڑھوں حضور میں ایک مطلع دعائیہ ۔۔ قبول جس سے دعائیں ہوں بر سرِ دربار

(۳۳) مطلع
شہا خدا سے یہی ہے مری دعا ہر بار
کہ شادیاں ہوں شبستاں میں تیرے لیل و نہار

(۳۴) شکوہ شادیِ شہزادہ کس زباں سے کہوں ۔۔ کہ جوں شگاف قلم بند ہیں لب اظہار

. . . .

(۳۵) جو لکھنے بیٹھا میں سا چق کا وصفِ آرائش ۔۔ تو نکلا خامہ سے جو حرف تھا خطِ گلزار
(۳۶) یکایک اُتریں پرستاں سے آن کر پریاں ۔۔ ہوئیں جو تختِ ہوائی پہ ناچنے کو سوار
(۳۷) ہجوم عیش و طرب اس قدر زمیں پہ ہوا ۔۔ دبیرِ چرخ سے بھی ہو سکا نہ اُن کا شمار
(۳۸) یہ لعبتانِ فلک پر ہوا خوشی کا جوش ۔۔ سہاگ گانے لگی زہرہ بن کے موسیقار

. . . .

(۳۹) شبِ برات کی وہ روشنی کہ صلِّ علیٰ ۔۔ ہو روزِ عید اگر آئے سامنے شبِ تار
(۴۰) جو ٹٹیوں پہ ہوئی روشنی تو شور اُٹھا ۔۔ فلک نے کھینچی زمیں پر ستاروں کی دیوار
(۴۱) دیا ہے لا یا ارسطو طلسمِ یوناں سے ۔۔ کھلا یا سدِّ سکندر میں چین کا گلزار

(۴۲)	لگے ستاروں کو جب آگ دینے آتشباز	تو بولے اہلِ نظر دیکھنا ہے طرفہ بہار
(۴۳)	یہ دیں گے آگ کا دانہ جب اپنے موروں کو	تو آگے ہوویں گے طاؤس خلدان پہ نثار
(۴۴)	جب اک طرف کوئی جگمگانے چادرِ گنج	زمیں پہ سب کو نظر آئی آسماں کی بہار
(۴۵)	ہمارے کانوں کے پردے تو اڑ گئے اُس دم	پٹاخے کرنے لگے چھٹ کے جب بہم تکرار
(۴۶)	پکارے سب کہ قواعد ہے فوج میں شاید	کہ فیر اُڑے ہے ہر صف میں ہیں قطار قطار
(۴۷)	عجب تماشا ہوا پتلیوں کو جب دی آگ	کہ ناچنے لگے مل کر ثوابت و سیار
(۴۸)	ہوائی کہتی تھی جا کر شہابِ ثاقب سے	کہ تو زیادہ ہے یا میں فزوں ہوں آتش بار
(۴۹)	ہیں ابر طور سے برسے زمیں پہ نور کے پھول	زمیں تو تودۂ گل ہے گی آسماں گلبار
(۵۰)	اب اس دعا پہ قصیدہ کو ختم کرتا ہے ذوق	کہ دوست تیرے سرافراز اور عدو ہوں خوار
(۵۱)	پر اس ہوس کی ابھی چھٹ رہی ہے مہتابی	قلم میں سال عروسی کا پھول دیوے بہار
(۵۲)	اسی خیال میں تھا دیکھتا خدا کی طرف	کہے خموشی فکرت نے وا لبِ گفتار
(۵۳)	کہو سرِ لبِ تبسم سے شادیِ فرزند	مبارک آپ کو ہوا ے شہِ سپہر وقار
(۵۴)	جو ہوویں اُس کے ہوا خواہ وہ ہیں سرسبز ہوں اُس کے دشمنِ بدکیش خالدین فی النار	۱۱۹۳ ۳۲ ۱۲۲۵

قصیدہ نمبر ۹

بحرِ رمل

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

(۱)	ہے وہ جاندار وے مو نافعِ اعضا و حواس	کہ دلِ مردہ ہو زندہ تنِ بے حس حساس
(۲)	قطرۂ مے سے ترقی حواسِ خمسہ	یوں ہو جس طرح کہ اک نقطے سے ہوں پانچ پچاس
(۳)	ہووے اس روغنِ کبریت سے مثلِ نہ سرخ	رنگِ رخسار جو کلفت سے ہو ہمرنگِ نحاس

(۴) خشک مغزوں کو جو ہو بوئے گلاب اس کی نصیب ۔۔۔ تر دماغ اتنا ہو دم لینے نہ دے فرطِ عطاس
(۵) قلب ماہیت اگر اس سے نہ بالکل ہو تو کیوں ۔۔۔ قلب انساں میں تہوّر سے مبدل ہو ہراس
(۶) اُس کی دولت سے عجب کیا دلِ مفلس ہو غنی ۔۔۔ کہ یہ ہو شربت دینار و علاجِ افلاس
(۷) دیوے ساقی جسے اک جام وہ دعوے سے کہے ۔۔۔ آج جو پاس ہے میرے نہیں جمشید کے پاس
(۸) اللہ اللہ رے تری مستی و بالادستی ۔۔۔ شب کہے مست کہ کر لو لی گردوں سے مساس
(۹) سلسبیل آکے اگر خلد سے ہو آب سبیل ۔۔۔ کہے مے نوش کہ بجھتی ہے کوئی اُس سے پیاس
(۱۰) زندگانی سے ہے مقصود شراب و ساقی ۔۔۔ اور باقی تو ہے سب وہم و خیال و وسواس
(۱۱) زندگی چند نفس ہی ہے کہو زاہد سے کہ تو ۔۔۔ پاس کر عیش کا کیا کرتا ہے پاسِ انفاس
(۱۲) بیٹھ گوشہ میں نہ تو چھوڑ کے اس جلسہ کو ۔۔۔ دیکھ رندانِ خراباتِ نشیں کا اجلاس
(۱۳) مے نہیں برقعِ مینا میں مگر جلوہ فروز ۔۔۔ کوئی خورشید لقا ہے شفقی رنگ لباس
(۱۴) اے خنک دل کبھی تو اس سے ہو سرگرم نشاط ۔۔۔ غم کو جا دل میں نہ دے جی کو نہ رکھ اپنا اُداس
(۱۵) دل جو گھر غم کا ہو گیا اس میں ہو سرمایہ عیش ۔۔۔ وہ مثل ہے کہ کہاں گھونسلا میں چیل کے ماس
(۱۶) دل پُر وسوسہ کی ہوتی ہے مے سے واشد ۔۔۔ کھلتا ہے ہاتھ سے ساقی کے یہ قفلِ وسواس
(۱۷) میں یہ کہتا ہی تھا جو دل نے مرے مجھ سے کہا ۔۔۔ توبہ کر توبہ نہ کر اتنی زیادہ بکواس
(۱۸) ایسے مردار بد افعال کا تو نام نہ لے ۔۔۔ حامیٔ شرع ہے وہ بادشہِ پاک انفاس
(۱۹) شاہِ دیندار بہادر شہِ غازی جس نے ۔۔۔ خانۂ توبہ و تقوے کو کیا محکم اساس
(۲۰) دور میں اُس کے ہو گر مرتکبِ مے کوئی ۔۔۔ کرے ہر قطرہ کلیجے میں خراشِ الماس
(۲۱) مے اگر آبِ بقا بھی ہو تو ہو وہ زہر آب ۔۔۔ جس کے پینے سے ہو جینے ہی سے میخوار کو یاس
(۲۲) دھووے اس عہد میں گر زخم کو مے سے جراح ۔۔۔ تو رہے حشر تلک سوزش و دردِ آماس
(۲۳) کہتے اس آبِ شرر انگیز کو ہیں آج بشر ۔۔۔ کہ یہ روغن ہے سرِ آتشِ شرِ خناس
(۲۴) تا نہ باقی رہے مے اور نہ مے میں مستی ۔۔۔ توڑتا سنگِ نمک سے ہے وہ شیشہ کا گلاس

(۲۵)	احتساب اس کا جو وے سنگ پہ شیشہ کو پٹک	تو صدا ہو نہ بلند اُس سے بجز حمد و سپاس
(۲۶)	مدح حاضر میں پڑھوں اُس کے کوئی مطلع میں	کہ سخن فہم و سخنور کا ہے وہ قدر شناس
(۲۷)	مطلع	نطقِ شیریں وہ ترا شہد کہ ہر درد کو راس شان میں جس کے شہا فیہ شفاء الناس
(۲۸)	ہندوی زلف کے ہے پاس سدا مصحفِ رخ	عہد میں تیرے ہے کافر کو بھی اسلام کا پاس
(۲۹)	مومیائی ہو حمایت تری حق میں اُس کے	سخت گیری سے فلک توڑے کسی کی گر آس
(۳۰)	بوٹی اکسیر کی اور پارس اگر ہاتھ آئے	ل بے ہمت ترے نزدیک یہ پتھر ہے وہ گھاس
(۳۱)	چمنِ دہر میں نرگس بھی تری بخشش سے	رکھتی ایک کاسۂ زریں ہے اور اک سیمیں طاس
(۳۲)	کیا عجب فیض سے گر ابرِ کرم کے تیرے	بیدِ مجنوں میں ہو پیدا ثمرِ سیب و گلاس
(۳۳)	تیری شمشیر کے آگے نہیں رکھتی ہرگز	مغربی تیغ مہِ نو کی شہا رتبۂ داس
(۳۴)	فیضِ تعلیم سے تیرے ہو جو منکر انساں	احمق الناس اُسے جانیے بلکہ نسناس
(۳۵)	لوحِ تقدیر کے لکھے کو پڑھے حرف بحرف	تربیت سے ترے اُمّی بھی ہو یہ حرف شناس
(۳۶)	یوں ترا حاسدِ پر عیب ہے عالم میں حقیر	اسپِ بدفال کوئی جیسے میانِ نخاس
(۳۷)	دیکھے آہو کو جو ضیغم تو وہیں عدل ترا	ڈھانک دے آنکھوں کو اُس کی پوششِ گاوِ خراس
(۳۸)	نہ ہے خورشید کے طالع کہ شعاعِ خورشید	دمِ تزئین ترے گھوڑے پہ لگے جائے طاس
(۳۹)	ایسا چالاک کہ اس طرح سے اُڑ جاتا ہے	جس طرح عاشقِ دل باختہ کے ہوش و حواس
(۴۰)	پہنچے اُس رخشِ فلک سیر زمیں پیما کو	نہ منجم کا خیال اور نہ مہندس کا قیاس
(۴۱)	تیرا ہاتھی ہے فلک کا کہکشاں ہے خرطوم	کان دو نو مہ و خور دم ہے ذنب سر ہے راس
(۴۲)	ذنب و راس وہ جن سے ہوں نحس [illegible]	ماہ و خور وہ کہ ہوا خواہ ہوں دشمن انفاس
(۴۳)	رنگ ہاتھی کا سیہ اور وہ دانت اُس کے سفید	کہتا ہے دیکھ کے یہ ظلمت و نور اپنا قیاس
(۴۴)	طرفہ صنعت سے لپیٹا ہے شبِ یلدا نے	صفحۂ صبحِ منوّر کو مثالِ قرطاس

(۱۵)	ہاتھ پھر مار کے جو رنگ کا اک پھبتی سے	دم میں تھا اپنے طپنچہ پہ چڑھاتا چقماق
(۱۶)	جو چلا پارۂ تن اس کا سوئے عالمِ خاک	یہ اُڑا اس پہ تڑاقا وہ اُڑا اس پہ پڑاق
(۱۷)	سعدِ اکبر کہ جسے کہتے ہیں قاضیِ فلک	حسن کو عشق سے دیتا تھا بہم ربطِ وفاق
(۱۸)	ہوتا زاہد بھی تھا آمادہ پئے دامادی	زالِ دنیا کو جو تھا بیٹھ رہا دے کے طلاق
(۱۹)	چرخِ ہفتم پہ فلک ہی تو بطی الحرکت	عالمِ خاک ہیں پر ہی تگ و دو کا مشتاق
(۲۰)	نفخِ تفریح سے پُر باد ہی گردوں کا شکم	لیکن اس وقت میں تقیہ بہت اس کو ہی شاق
(۲۱)	ہی جو ہر کوچہ میں آرائشِ نوبت خانہ	خالی آواز دمامہ سے نہ ہو کوئی رواق
(۲۲)	یوں جو آراستہ افلاک پہ ہو بزمِ طرب	گلشنِ عیش و طرب کیوں نہ ہو بزمِ آفاق
(۲۳)	آج وہ روزِ ہمایوں ہی جسے کہتے ہیں عید	بذلہ سنجی میں شگفتہ ہی دلِ اہلِ مذاق
(۲۴)	بزمِ خسرو میں چل اے باربدِ بزمِ سخن	سب یہ کہتے ہیں کہ تو نکتہ سرائی میں ہی طاق
(۲۵)	تیرا قانون ترے پاس خطِ مسطر ہی	چھیڑ دے زابل و نیریز و خراسان و عراق
(۲۶)	تیرے نغمے ترے مضموں ہیں بہ شہنائے قلم	دم کشی پر ہی سر دست کمر بستہ و چاق
(۲۷)	زمزمے مدح کے لکھ اس کی جسے کہتے ہیں سب	نائبِ ختمِ رسل ظلِ خدائے خلاق
(۲۸)	کون وہ یعنی شہنشاہ محمد اکبر	دستِ بخشش سے خجل جس کے ہی بحرِ آفاق
(۲۹)	طبعِ وقاد کی گر اس کی رقم ہو توصیف	مہرہ اختر کا ہو اور ماہ سے آئے مہرق
(۳۰)	نیرِ جاہ سے خورشید ہلال آسا ہی	کاہشِ رشک سے رکھتا ہو بہ استدقاق
(۳۱)	عطر سے شیشۂ افلاک ہو دم میں لبریز	ہووے گر لخلخہ سا اس کی نسیمِ اخلاق
(۳۲)	خسروا رات کو تھا منزلِ دل میں میرے	کاروانِ شہرِ سمرقند کا رکھتا اتراق[۵۱]
(۳۳)	اُن کے خرجینوں سے چن چن کے ہیں لایا ہوں متاع	مدحِ حاضر کے لیے تیری بصد استغراق
(۳۴)	تو ہی وہ نسلِ خواقین بہ تبارِ آفاق	جس نے توراں سے کیا ہند میں آکر قشلاق[۵۲]

۵۱ فرود آمدن بہ منزل۔ ۵۲ قشلاق۔ گرم ملک جہاں سرد پہاڑوں کے لوگ آکر سردی کے دن بسر کریں ۱۲

(۳۵) اگر تیرا مہرِ طبیعت ہو بہ جوزائے غضب — زمہریر از پئ آرام جہاں ہو ییلاق

(۳۶) گر نہ دے حکم تو پھر ابر کے سینہ میں کبھی — رحمتِ عام نہ ہو مایۂ ماء مُہراق

(۳۷) تر زباں وصف میں سب ہیں ترے طفلانِ نبات — دایۂ غیب سے پلواتا ہی شیرِ اشفاق

(۳۸) تیرے شیلانِ کرم پر ہی زمانہ مہماں — مہ و انجم سے فلک پر ہیں مہیّا اطباق

(۳۹) گر سبق لیں نہ ترے فلسفۂ حکمت سے — اہلِ یوناں پہ نہ ہووے حکما کا اطلاق

(۴۰) ہوں نظر سے کبھی باہر نہ غوامض کے طیور — تیرے شہبازِ فراست کا ہی یہ استحقاق

(۴۱) درکِ امراض کریں جبکہ انامل تیرے — نبض آسا متحرک ہو رگِ سنگِ سماق

(۴۲) دیکھ کر نجم سعادت کا ترے حسنِ طلوع — مادرِ شب پسرِ مہ کو کرے شرم سے عاق

(۴۳) تو جو محرابِ عبادت میں رکھے سر بسجود — طاقِ مسجد میں جھکے آکے سرِ ہفتم طاق

(۴۴) پاسِ دیں تیرا جو زنّار کی چاہے تبدیل — دوشِ گردوں پہ خطِ منطقہ ہو خطِ نطاق

(۴۵) ہو گیا تیغِ سیہ تاب سے ہی سُرمہ گلو — دم نہ مارے گا ترے آگے حسودِ بقباق

(۴۶) رعبِ شمشیر ترا یوں ہو سپر سے دو چند — جیسے نقطہ سے کریں ایک کو دس اہلِ سیاق

(۴۷) ہو ترے فیضِ تکلم سے شفا عام تو ہو — زہر کی جا دہنِ ماریں پیدا تریاق

(۴۸) عدل نے تیرے شہا دفع یہ کی خونریزی — فصد کی منع اطبا نے پئے رفعِ خُناق

(۴۹) اللہ اللہ رے لشکر کا ترے خیل و حشم — ہم عدو جس سے نہ اذبک ہو نہ ہمسر قلماق

(۵۰) تیرے دربارِ جلالت کے جو ہیں میر غضب — کہکشاں کو ہیں بر دوش لیے مثلِ چاق

(۵۱) اور ایک مطلعِ دلکش نے طبیعت سے مری — ہی ترے عدل کی تعریف میں پایا الصاق

(۵۲) **مطلع**

اُٹھ گیا مدرسۂ دہر سے یہ شر و شقاق
زید سے عمر کے دل میں نہیں باقی ہی نفاق

(۵۳) چرخ کے گنبدِ بے در میں ہیں گے محبوس — دم نہ ماریں گے مگر گونج کے شور و شلتاق

(۵۴) گر لکھوں وصف ترے اسپ جہاں گرد کا میں — ہے فلک ازپئ پامال قلم ہفت اوراق

(۵۵)	تن میں اس طرح سے ہو اُس کے پھڑکتی شوخی	قفسِ تن میں ہو جوں طائرِ جاں عُشّاق
(۵۶)	ماہیِ زیرِ زمیں لوٹ کے ہو جائے کباب	جھاڑے گر سنگ پہ وہ نعل سے اپنے چقماق
(۵۷)	وقت کو باندھ کے فتراک میں راکب اُس کا	چرخ پر دائرے کھینچا کرے مانندِ نطاق
(۵۸)	اُس فلک سیر کو گلگشت میں گر تو شاہا	جودتِ طبع کی جنبش کا چھوا دے مطراق
(۵۹)	یوں اُڑے سوئے فلک جیسے بتفریحِ مشام	بوئے گُل جائے تنفس میں دمِ استنشاق
(۶۰)	کیا لکھوں وصف ترے فیلِ فلک پیکر کا	کہ گرانباری ہے اس کی تنِ البرز پہ شاق
(۶۱)	عمر بھر مطبخِ عالی میں رہا نعمت خوار	صفحۂ اطعمہ پر خام رہا جوں بُسحٰق
(۶۲)	ہیں ستاروں کی بھی آنکھیں انہی ہاتھوں کو لگی	نورِ ہمت کا زمانہ میں جو ہے عامِ انفاق
(۶۳)	برسرِ دشمنِ بدکیش بہنگامِ وغا	گر قشوں ہووے جلوریز بہ دشتِ قپچاق
(۶۴)	تو عجب کیا ہے کہ اس کشورِ برفانی میں	شعلۂ تیغ شرر بار ہو برقِ حرّاق
(۶۵)	دل مرا ہو گیا اس وقت ہے وہ عالمِ نور	جس کی مشرق سے کریں نورِ معانی اشراق
(۶۶)	کر دعا صدقِ ارادت سے کہ ہے وقتِ دُعا	کیوں خموشی پہ کیا ذوقِ زباں کو مشتاق
(۶۷)	دوشِ گردوں پہ ہو تا فرغلِ سنجابِ غمام	سبزہ تا خاک پہ ہو پیرہنِ استبراق
(۶۸)	دخترِ رز کو بہ سرِ محفلِ اہلِ تقویٰ	جب تلک سینۂ مینا میں رہے وردِ فواق
(۶۹)	تجھ کو آفاق میں ہووے رمضاں بھی عید	ہو ترے رویتِ دیدار پہ عیدِ آفاق
(۷۰)	اور ترے نیّرِ اقبال کے آگے دشمن	یوں رہے جیسے کہ ہو ماہ بایامِ محاق

صفحۂ دہر سے پھر گردشِ افلاک اسے
حرفِ باطل کی طرح دیوے جہاں سے ازہاق

قصیدہ نمبر ۱۱

(۱)	ایک خورشید لقا طرفہ جوانِ ارشق	تابِ رخسارِ فلق سرخیِ رخسارِ شفق

(٢) وہ جبیں ماہ مبیں اُس پہ خطِ چینِ جبیں
تھی وہ انگشت نبی جس نے کیا ماہ کو شق

(٣) کرے دو ٹکڑے جگر کھینچ کے ابرو تلوار
باندھ کر کھینچ لے دل زلفِ مسلسل کی دہق

(٤) تیر انداز جو مژگاں تو ادا دشنہ گزار
چشمِ ابلق تو نگہ ترک سوارِ ابلق

(٥) غمزہ و ناز کرشمہ وہ بلا غارت گر
کہ نہ چھوڑیں تنِ عشاق میں جاں ایک رمق

(٦) سرو قامت سمن اندام گلستاں رخسار
ہونٹ گلبرگ دہن غنچہ و بینی زنبق

(٧) سرو قامت سے اگر اُس کے ہو طوبیٰ سرکش
راست ہاں رست ہی یہ کُلُّ طَوِیلٍ اَحمَق

(٨) شکر آمیختہ بادام نقشہ دنداں
سیب فردوس زنخداں لب خنداں فستق

(٩) کھلنا اُس کے دہنِ تنگ کا ایسا مشکل
جیسے دشوار ہو مفہوم کلام مغلق

(١٠) مصحفِ روئے کتابی کو جو دیکھو اُس کے
تو کہیں صورتِ اخلاص نہ پاؤ مطلق

(١١) لوحِ رنگیں سے نہ زیبا ہو بیاضِ گردن
تاکہ ہو سرخیِ شنجرف نہ خونِ ناحق

(١٢) دست و بازو و برو دوش عجب صبحِ بہار
پنجۂ و پنجۂ خورشید و حنا رنگِ شفق

(١٣) سینہ تا ناف صفا آبِ گہر کا دریا
ناف ایک عکسِ ذقن اس میں بجائے زورق

(١٤) نازک ایسی کمر اس کی کہ سمجھنا مشکل
جس طرح شعر خیالی میں ہوں معنیٰ ادق

(١٥) ہی گراں اس پہ نزاکت سے نہ باندھے ہرگز
گر ہو تارِ نظر دیدۂ عنقا منطق

(١٦) اُس کا زانو وہ مصفا کہ اگر دیکھے اُسے
آئینہ آبِ خجالت میں رہے مستغرق

(١٧) کیا کہوں ساق بلوریں کی صفائی اُس کی
شمع گر دیکھے اُسے شرم سے آجائے عرق

(١٨) قد جو گلبن تو وہ پاؤں کے حنائی ناخن
نیچے گلبن کے پڑے بکھرے ہوئے گل کے ورق

(١٩) آکے بالیں پہ وہ طناز سراپا انداز
مجھ سے یہ کہنے لگا کیوں ہی تو غمگیں ناحق

(٢٠) مژدۂ عید سے ہی گلشنِ عالم میں بہار
نغمۂ عیش سے ہی بزمِ جہاں میں رونق

(٢١) دوش پہ [illegible] لبِ جو کی ہی اک سبز قبا
بر ہیں لالہ کے بھی گلشن میں ہی گلگوں یلمق

(٢٢) جوشِ سبزہ سے ہی وہ فرش سرِ صحنِ چمن
کوئی مخمل اسے کہتا ہی کوئی استبرق

(۲۳) باغِ عالم میں ہی یہ جوشِ بہارِ عشرت — ٹپکے ہی نخل سے مستی میں ہمیشہ رُطبِ وق

(۲۴) تو بھی کر تہنیتِ عید کا اُس کے ساماں — کہ ہی وہ خسروِ دیں حامیِ دینِ برحق

(۲۵) وہ بہادر شہ غازی کہ دمِ معرکہ ہوں — اُس کے تیروں کی حدف اُس کے عدوؤں کی حدق

(۲۶) مدح اُس کی ہی مناسب تجھے بلکہ انسب — یعنی توصیف کے لائق ہی وہ بلکہ الیق

(۲۷) سن کے یہ میں نے کہا مدح میں اُس کی مطلع — جس پہ احسنت کہیں مجھ کو لبید و عمعق

(۲۸) **مطلع**

تو ہی وہ نائبِ ختمِ رسل ای سایۂ حق
کہ ترے سایہ میں ہی گلشنِ دیں کو رونق

(۲۹) ابرِ رحمت کا ہی سایہ ترا ای سایۂ حق — کیونکہ سایہ میں ترے ہو نہ جہاں کو رونق

(۳۰) کس کا مقدور کہ سرتاب ترے حکم سے ہو — جو ترا امر ہی الحق جو کہے تو صدّق

(۳۱) ذکرِ حق سے کوئی خالی نہیں تیرا ہی وہ دور — کرتا میخانہ میں ہی شیشۂ می بھی حق حق

(۳۲) گر کرے نشو و نما نامیۂ فیض ترا — گل جو ہو شمع سے پیدا تو گلابی زنبق

(۳۳) حرف ہیبت کا تری کوئی زباں پر آیا — ہوگئی وقتِ کتابت جو زبانِ خامہ کی شق

(۳۴) نطقِ شیریں سے ترے ہووے حلاوت گرِ عام — کام میں خلق کے بورا ہو بجائے بورق

(۳۵) ناتوانوں کو جو دے زورِ حمایت تیری — مارے لات اُڑ کے سرِ پیلِ دماں بچۂ بق

(۳۶) کہتے ہیں برقِ جہاں جس کو وہ ہی ایک ادنیٰ — توپخانہ میں ترے توپ پہ زرّیں بیرق

(۳۷) کوہی جس پہ کرے کاہکشاں کی بھی کمند — وہ تری ہمت عالی کا ہی عالی جوسق

(۳۸) قطرہ افشاں ہو اگر تیرا سحابِ ہمت — بوٹی اکسیر کی پیدا ہو بجائے سرمق

(۳۹) کرتا ادنےٰ کو جو اعلیٰ نہ ترا منصوبہ — پاتا شطرنج میں فرزیں کا نہ رتبہ بیدق

(۴۰) کرتا اک جست میں ہی ماہیِ گردوں کا شکار — طائرِ تیر ہوائی ترا مثلِ لقلق

(۴۱) ای شہِ دادگر ای خسروِ انصاف پرست — ق اللہ اللہ رے عدالت کا تری نظم و نسق

(۴۲) اتنا عالم میں حذر خوں سے ہی خونخواروں کو — خونِ فاسد کو بھی ہرگز نہ کرے نوش علق

(۴۳) پرتو افگن ہو اگر روشنی طبع تری — ابرق آئینہ ہو اور سنگ سیہ ہو ابرق

(۴۴) مشتری بھی ترے شطرنج کا اک مہرہ ہی — آفتاب ایک ترے گنجفہ کا گر ہی ورق

(۴۵) ابر ہی گرچہ مثالِ نمدِ بیدہ — ق — گر تری برقِ غضب جھاڑ دے اُس پر تحقیق

(۴۶) تو شتابہ سے بھی جل اُٹھے زیادہ وہ شتاب — آگ لگ جانے میں دیر اس کے نہووے مطلق

(۴۷) تیرے توسن میں وہ جلدی کہ اگر چھیڑ دے تو — یوں وہ اُڑ جاوے کہ جیسے سر آتش زیبق

(۴۸) شمس کو پہنچے تری رائے سے یوں شرق میں نور — ق — تو ہو مغرب میں گرائی پرتوِ نورِ مطلق

(۴۹) جس طرح روشنی قلب سے اہلِ اشراق — عرصۂ دور سے شاگرد کو دیتے ہیں سبق

(۵۰) ذوق کرتا ہی ثنا ختم دعا پر اس طرح — ق — تا کہ ہوں ارض و سما و نو طبق زیرِ طبق

(۵۱) ہووے ہر سال مبارک تجھے عیدِ رمضاں — اور دشمن کو رہے تیرے سدا رنج و قلق

قصیدہ نمبر ۱۲

یہ قصیدہ ۱۸۳۷ء کی تصنیف ہی یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ کو خاندان مغلیہ کا وہ بدبخت آخری بادشاہ جو ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کی بدولت قید کرکے رنگون بھیجا گیا تھا دہلی کے تخت پر بیٹھا تھا اسی کے جلوس تخت نشینی کی تقریب میں اُستاد نے یہ مرصع قصیدہ لکھا تھا۔

(۱) ہی آج جو یوں خوشنما نورِ سحر رنگِ شفق — پرتو ہی کس خورشید کا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲) یہ جوش نسرین و سمن یہ لالہ و گل کا چمن — گلشن میں گویا چھا گیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳) ہر سرو قد غنچہ دہن زیبِ چمن شانِ چمن — ہر سیمبر گلگوں قبا نورِ سحر رنگِ شفق

(۴) افشاں جبیں پر سر بسر مہتاب و انجم جلوہ گر — اور گورے ہاتھوں میں حنا نورِ سحر رنگِ شفق

(۵)	لب پر تبسم ہی کہ ہی جوشِ بہار و موجِ گل	دندانِ ناخوردہ ہیں یا نورِ سحر رنگِ شفق
(۶)	ہر مجمعِ پیر و جواں ایک طرفہ مشرق ہی کہ واں	روشن دل و رنگیں ادا نورِ سحر رنگِ شفق
(۷)	جامِ بلوریں میں ہی یوں عکسِ شرابِ لالہ گوں	ہو جیسے کیفیت فزا نورِ سحر رنگِ شفق
(۸)	حسنِ گلِ مہتاب نے جوشِ گلِ سیراب نے	کیا باغ میں چمکا دیا نورِ سحر رنگِ شفق
(۹)	دیکھے چمن میں برگ گل آلودۂ شبنم جو گل	خجلت سے پانی ہو گیا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۰)	ہی شوق کو بالیدگی ہی ربط کو چسپیدگی	کس رنگ ہوں ملکر جدا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۱)	ساقی مئے عشرت سے بھر ساغر کہ ہی اس رنگ پر	آب و ہوا جاں کی فضا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۲)	جشنِ بہادر شاہ ہی روزِ علوِ جاہ ہی	ہی اس لیے بہجت فزا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۳)	وہ خسروِ روشن گہر جس کو خجل ہوں دیکھ کر	ماہ و ثریّا و سہا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۴)	اک صاف مطلع میں لکھوں اور وہ ثنا سے رنگ دوں	ہوں دیکھ کر غرقِ حیا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۵) مطلع	روشن ہو تیرے رُخ سے کیا نورِ سحر رنگِ شفق	ذرّہ ہی تیرے فیض کا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۶)	ای آفتابِ عز و شاں تیری جبیں سے ہی عیاں	نورِ یقیں رنگِ حیا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۷)	روشن بیانی سے تری رنگیں کلامی سے تری	شرمندہ ہوتا ہی سدا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۸)	وہ سیمگوں ایواں ترا وہ سائباں رنگیں کھنچا	لیں وام اب جس سے صفا نورِ سحر رنگِ شفق
(۱۹)	فانوسِ شیشہ لعلگوں روشن تری محفل میں یوں	گویا کہ شیشہ میں بھرا نورِ سحر رنگِ شفق
(۲۰)	انصاف نے تیرے شہا سیماب و آتش کو کیا	یوں جمع جیسے ایک جا نورِ سحر رنگِ شفق
(۲۱)	تیری امان و حفظ سے ہو جاے حق میں شمع کے	نارِ خلیل آبِ بقا نورِ سحر رنگِ شفق
(۲۲)	خورشید تجھ سے فیض کو پہنچے تو مشرق میں نہو	جز درّ و لعلِ بے بہا نورِ سحر رنگِ شفق
(۲۳)	جس پر کہ تو ہووے غضب ہو اُس کے حق میں کیا عجب	سیلِ فنا برقِ بلا نورِ سحر رنگِ شفق
(۲۴)	شمشیر کی تیری چمک خونِ عدو سے یک بیک	دکھلائے ہی روزِ وغا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۵) پیکان ترا الماس گوں منھ سرخ سوفاروں کے یوں — گویا لگا کر پر اڑا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۶) جلوہ ہی تیر تن مہر کا شعلہ ہی تیرے قہر کا — ہی جس کو عالم جانتا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۷) اسپِ حنا بستہ ترا وہ نقرہ خنگِ بادپا — غیرت سے جس کی اڑ گیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۸) الٰہی [illegible] ہی ہو یہ دعا جب تلک ہے شاہنشاہا — ق — خورشید و مہ ارض و سما نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۹) جب تک لباسِ مہر کو ہما یوں ورشنجرف ہو — زینت دہِ صبح و مسا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۰) ہر جشنِ فرخ ہو تجھے اس طرح آب و تاب سے — ہوں تیرے محتاجِ ضیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۱) شاہا زمانہ میں ہوتا با آبرو اور سرخ رو — ہو جلوہ گر مشرق سے تا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۲) دشمن کا تیرے منھ ہو فق اور خوں بہے دل ہو کے شق — دیکھے نہ وہ اس کے سوا نورِ سحر رنگِ شفق

قصیدہ نمبر ۱۳

بحر رمل

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

(۱) طرب افزا ہی وہ نوروز کا نارنجی رنگ — دیکھ کر بھاگے جسے رنج ہزاروں فرسنگ

(۲) بل بے بالیدگیٔ عیش کہ برگِ گل پر — قطرۂ شبنم کا ہی مینائے شرابِ گلرنگ

(۳) واہ کیا گلشنِ آفاق میں ہی جوشِ بہار — چہچہے کرنے لگی بلبلِ تصویرِ فرنگ

(۴) کلکِ نقاشیٔ قدرت سے گلستاں میں ہی آج — تختۂ لالہ و گل صفحۂ نقشِ ارژنگ

(۵) خسروا آج کیا تو نے وہ جشنِ نوروز — دیکھ کر جس کے تجمل کو ہو جمشید بھی دنگ

(۶) ہی ترے بزمِ طرب میں پئے رسمِ نوروز — صورتِ بیضۂ رنگین فلکِ مینا رنگ

(۷) مشک افشاں ہو جہاں میں جو تری نکہتِ خلق — نافِ آہوئے ختن سے نہ ہو کم داغِ پلنگ

(۸) بلکہ ہو جوشِ بہار ان کرم سے تیرے — کیا عجب شاخ میں آہو کے گلِ رنگا رنگ

(۹) تیرے انصاف سے ہی بزمِ جہاں میں شاہا — شمع گلگیر سے اور شمع سے محفوظ پتنگ

(۱۰) ہو اگر شعلہ فشاں تیری ذرا آتشِ قہر — تو سمندر رہے پانی میں بجائے خرچنگ

(۱۱)	زیرِ ران تیری ہی وہ توسنِ چالاک کہ تو	ق	چھیڑ دے ایک فرا اُس کو جو وقتِ صفِ جنگ
(۱۲)	یوں کرے جست کہ جیسے سرِ میدانِ نبرد		مُنھ سے اُڑ جائے حریفوں کے ترے خوف سے رنگ
(۱۳)	رکھتی سرعت ہی تپِ لرزۂ ہیبت سے تری		نبضِ محموم کی مانند جبل میں رگِ سنگ
(۱۴)	مرغِ دل کو ترے دشمن کے قفس ہی سینہ		اور جگہ چوبِ قفس کی ہی ترا تیرِ خدنگ
(۱۵)	ہووے حاسد کو نہ آزارِ حسد سے صحت		تا کہ دارو نہ پیالے میں بھرے تیرے تفنگ
(۱۶)	مفسد و حاسد و غماز و عدوئے سرکش		زیرِ شمشیرِ غضب تیرے ہوں چاروں چو رنگ
(۱۷)	آ نہیں سکتے بیاں میں ترے اوصاف تمام		ہوتا ہی قافیہ سنجوں کا یہاں قافیہ تنگ
(۱۸)	کرتا اس رنگ سے ہی ختم سخن دیکے دُعا	ق	ذوق جو ہی ترا مداحِ محبِ یکرنگ
(۱۹)	گلشنِ دہر میں ہر سال مبارک تجھکو		جشنِ نوروز بہر رنگ بتاج و اورنگ
(۲۰)	اور ترے حاسدِ بدبیں کو دکھائیں لاکھوں خسروا روز نئے رنگ فلک کے نیرنگ		

قصیدہ نمبر ۱۴

بحر رمل مقصور

(۱)	حبذا ساقیِ فرخ رخ و خورشید جمال	مرحبا مطربِ ہاروت فن و زہرہ خصال
(۲)	بارک اللہ کہ درافشاں ہی تو ای ابرِ بہار	خیر مقدم کہ خراماں ہی تو ای بادِ شمال
(۳)	للہ الحمد لبالب ہی مئے عیش سے جام	شکر للہ زرِ گل سے ہی چمن مالا مال
(۴)	جوشِ روئیدگیِ سبزہ سے ہو جائے گا سبز	گُل زمینِ چمنِ حسن میں تا دانۂ خال
(۵)	اللہ اللہ رے سرسبزیِ گلزارِ جہاں	کیا عجب ہو روشِ خضر اگر رنگِ ہلال
(۶)	شررِ تیشۂ فرہاد سے پیدا ہوئے گل	بل بے جوشِ گُلِ خودرو سرِ دامانِ خیال
(۷)	جوشِ فوارہ ہی واں کثرتِ تارِ بارش	سرِ مجنوں کے تھے آلودہ جہاں گرد سے بال

(۸)	کیا عجب رحمت باری سے کہ وقتِ باراں	ابر مردہ سے بھی ہو قطرہ فشاں آبِ زلال
(۹)	معجز بادسے مانندِ عصائے موسےٰ	شجرِ خشک بھی ہو جائے تر و تازہ نہال
(۱۰)	ذوقِ مستی سے ہو طاؤس چمن میں رقاص	شوقِ آہنگ سے ہو سرو پہ قمری قوال
(۱۱)	شورِ بلبل بھی یہ رکھتا ہے نمک آج کہ گل	بن گیا کثرتِ شبنم سے نمکداں کی مثال
(۱۲)	دیتی ہے طاقتِ پرواز یہ کیفیتِ مَے	اس ہوا میں ہے بطِ مَے کو اڑاؤں بے پروبال
(۱۳)	ہے یہ وہ دور کہ ہر صوفی صافی مشرب	رقصِ مستاں میں ہے وجد کناں شاملِ حال
(۱۴)	بیدموں کو ہو جو ذی چارہ گرِ عیسےٰ دم	شمع مردہ کی رگِ تار سے کھولیں قیفال
(۱۵)	پتلیاں ناچتی ہیں چشم کے گھر میں بے ساز	جنبشِ دستِ مژہ دے ہے اس انداز سے تال
(۱۶)	ہوں قلم ہاتھ اگر کوئی لکھے خطِ غبار	صفحہ دہر پہ کیا دخل جو ہو گردِ ملال
(۱۷)	روزِ جشن آج ہے اُس کا کہ جسے کہتی ہے خلق	نائبِ ختمِ رسل ظلِ خدائے متعال
(۱۸)	وہ بہادر شہ غازی کہ اگر تیغ اُس کی	اپنی دکھلائے چمک چرخ پہ کٹ جائے ہلال
(۱۹)	وہ نکو خوئے و نکو روئے و خجستہ منظر	وہ بلند اختر و فرخ روش و فرخ فال
(۲۰)	وہ مسیحا دم و یوسف رخ و داؤد الحان	وہ سلیماں وش و موسیٰ کف و صالح اعمال
(۲۱)	چمنِ خلق و نسیمِ کرم و ابرِ سخا	چشمۂ فضل و ہنر کانِ عطا بحرِ نوال
(۲۲)	آسمان جاہ و عطارد قلم و مہرِ علم	مشتری دانش و مہ بینش و مریخ جلال
(۲۳)	خسرو جم حشم و داورِ کسریٰ انصاف	شاہ دارا دل و سلطانِ سکندر اقبال
(۲۴)	مدح حاضر میں پڑھوں اس کے وہ مطلع جس سے	ہمسری کی نہ رکھے مطلعِ خورشید مجال
(۲۵)	مطلع	ہو تری یک نظرِ فیض سے ناقص کو کمال مہر سے گر مہ کامل ہو دو ہفتہ میں ہلال
(۲۶)	نیرِ جاہ ترا وہ ہے جسے تا دورِ فلک	نہ کسوف و نہ غروب و نہ ہبوط و نہ وبال
(۲۷)	آگے بخشش کے ترے خرمنِ دُر یکدانہ	آگے ہمت کے ترے کوہ طلا یک مثقال

(۲۸) ہووے جوں چادرِ مہتاب گلیمِ شبِ تار — رخِ پرنور جو تو پونچھ کے جھاڑے رومال

(۲۹) جام سے قطرہ جو ٹپکا تو معلق ہی رہا — دستگیری نے لیا تیری جو گرتوں کو سنبھال

(۳۰) گر ترے قہر کی گرمی تپِ محرق بن جائے — لبِ دریا پہ حبابوں کی جگہ ہوں تبخال

(۳۱) قوتِ ماسکہ ممسک کے قویٰ سے گم ہو — فیض جاری سے ترے بخل کو یانتک ہو زوال

(۳۲) حکمت آموز ترا علم جہاں ہو تو وہاں — نہ ارسطو کو ہو طاقت نہ فلاطوں کو مجال

(۳۳) ہو تری عقل سے عاجز دمِ بحثِ معقول — اک مقولہ ہیں فقط فعل کی عقلِ فعّال

(۳۴) دم ہی کیا بادِ صبا میں کہ دمِ سیرِ جہاں — ق — تیرے گلگون سبک سیر کے جاوے دنبال

(۳۵) یونہی دو چار قدم خاک اڑا کر رہ جائے — اور پہنچ جائے کہیں سے وہ کہیں مثلِ خیال

(۳۶) ہی وہ ہیکل میں اگر دیو تو صورت میں پری — ہی اڑان اس میں ملک کی تو بشر کی ہی خصال

(۳۷) جلد اتنا کہ جہاں عرصۂ جولاں اس کا — عہدِ مستقبل و ماضی کا وہاں ہی یک حال

(۳۸) زیبِ تن اس کے جو مہندی کا ہو ہر گل تصویر — پھرتا کاوے میں ہی وہ صورتِ فانوسِ خیال

(۳۹) اس فلک سیر کو جولاں جو کرے تو تو یہ ڈر — مزرعۂ سبزِ فلک ہو نہ مبادا پامال

(۴۰) تیرے ہاتھی کی بلندی کی طرف کی جو نگاہ — ق — سر پہ اندیشہ نے لی ہاتھ سے دستار سنبھال

(۴۱) کہکشاں کو وہ فلک سے زمیں پر پھینکے — نیشکر راہ میں مانگیں اگر اس سے اطفال

(۴۲) جیسے ماتھے پہ بزرگوں کے ہو سجدہ کا نشاں — اس کی مستک پہ شہا جلوہ نما یوں ہی ڈھال

(۴۳) ہی جو اس فیل کی خرطوم سرافیل کا صور — آئے اعدا پہ قیامت سرِ میدانِ قتال

(۴۴) اس کے دانت ان کے لیے ہیں روشِ تیرِ شہاب — ہی جن اعدا کو سرِ اوجِ شیاطیں کی مثال

(۴۵) آبداری میں تری تیغ کہ ہی برق کی موج — ق — کیا تماشا ہی کہ ہی آب سے آتش سیال

(۴۶) تیری شمشیر کو ہی خونِ عدو روز مباح — یہ غلط تیسرے دن ہوتا ہی مردار حلال

(۴۷) طائرِ روحِ عدو کے لیے صیادِ اجل — سبزۂ تیغ میں جوہر سے لگا رکھتا ہی جال

(۴۸) طاقتِ دم زدن اس دور میں ہی کس کو ہی — دیکھ کر تیر انسق اے شہِ فرخندہ خصال

(۴۹)	پر ترا ذکر جو آتا ہی زباں پر تو نفس		لب پر آ جائے ہی سینہ سے پئے استقبال
(۵۰)	ہو قوی دست اگر زورِ حمایت سے ترے		شیر سے پنجہ کرے پنجۂ مژگانِ غزال
(۵۱)	تقویت دیوے اگر پاسِ حفاظت تیرا		شعلۂ شمع کو صرصر سے نہ ہو اضمحلال
(۵۲)	ہی ترے عہد میں فتنہ سے زمانہ خالی		فیلسوفی ہی حکیموں کی خلا کہنا محال
(۵۳)	آتش و آب میں یہ ربط ترے عدل سے ہی	ق	دیوے ہیزم کو جلا کر کوئی پانی میں جو ڈال
(۵۴)	کاکلِ موجِ دخاں کے لیے اُس کے دریا		لے نہ آب سے شانہ پرِ ماہی کا نکال
(۵۵)	خبرِ جملۂ عشرت ہی ترا جشنِ سعید		مبتدا جس کا شہا غرّہِ ماہِ شوّال
(۵۶)	ہوتی ہی حیرتِ توصیف سے تیری شاہا		روشِ غنچۂ تصویر زباں منھ میں لال
(۵۷)	بس دعا ہی پہ فقط ختم سخن کرتا ہی	ق	یہ جو ہی ذوق ثنا خواں ترا اور مدح سگال
(۵۸)	جشن ہر سال ترا ہووے مبارک تجھکو		رہے جب تک کہ زمانہ میں حسابِ مہ و سال

قصیدہ نمبر ۱۵

بحر رمل

(۱)	لاتا نیرنگ سے ہی رنگ نئے چرخِ محیل	واہ بگڑا ہی کچھ اس خم میں عجب رنگ سے نیل
(۲)	گل نہ زمانہ سے وہ عیار ہی یہ ہوش ربا	لاکھ بے ہوشیوں سے جس کی بھری ہی زنبیل
(۳)	ہی توکل کا احاطہ وہ عزیمت کا حصار	کہ بجز حفظِ خدا جس کی نہ خندق نہ فصیل
(۴)	گم ہوں ظاہر کی خرابی سے صفاتِ اصلی	زنگ دیتا ہی چھپا جوہرِ شمشیر اصیل
(۵)	پیش دشمن نہ گذر حق سے نہیں سانچ کو آنچ	بلکہ ہی آتشِ نمرود گلستانِ خلیل
(۶)	ہوتے سیرت سے ہیں مردانِ دلاور ممتاز	ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہباز سے چیل
(۷)	نہیں بے قید علایق کسی عالم میں بزرگ	رسم تحریر میں بھی چھوٹے نہ زنجیر سے فیل
(۸)	ہی نہ خاک بھی قاروں کو سفر حشر تلک	نہیں تا تحتِ ثریٰ منزلِ آرام بخیل

(۹)	عیدِ یک روز جہاں میں رمضاں ہی یک ماہ	یعنی ہی کثرتِ تکلیف کی یاں عیشِ قلیل
(۱۰)	کشتِ سبزِ فلکِ دوں سے نہ رکھ چشمِ ثمر	خوشۂ فیض سے بے بہرہ ہی یہ مزرعِ نیل
(۱۱)	قابلِ انساں کی صحبت سے ہی انسانِ ملک	بن گیا پیشِ نبی صورتِ دحیہ جبرئیل
(۱۲)	جتنا خورشید تپے اُتنی ہی بارش ہو سوا	ہووے کیونکر تپشِ عشق نہ رحمت کی دلیل
(۱۳)	عشق کھنچوائے ہی اک زار جفا کش سے بزور	بارِ صد کوہِ الم بے عملِ جرِّ ثقیل
(۱۴)	لگے ہم چرخ کو گر نالۂ عاشق کی ہوا	دم میں اجزائے دخانی کی طرح ہوں تحلیل
(۱۵)	شمعِ کشتہ کے لیے ہی دمِ عیسےٰ آتش	سوزشِ عشق سے زندہ ہوں محبت کے قتیل
(۱۶)	معتبر ہی جو کرے نالۂ دل دردِ اظہار	نالہ ہی دل کی زباں دل ہی موکّل یہ وکیل
(۱۷)	دل کے ہی ایک ورق میں وہ حقیقت ساری	جس کا اجمال قضا اور قدر ہی تفصیل
(۱۸)	جی میں ہی اور پڑھوں میں کوئی مطلع ایسا	گوہرِ مخزنِ معنی سے ہو جس کو تاویل
(۱۹)	مطلع	کنجِ حیرت میں کروں علمِ خموشی تحصیل یہ عجب مدرسہ ہی جس میں نہ ہی قال نہ قیل
(۲۰)	درسِ توحید سے لوں ایک شفا کا نسخہ	بحث میں علت و معلول کے ہی عقل علیل
(۲۱)	جلوہ افروزیِ یک بدرِ دجیٰ ہی اُس کو	شمع فانوس سمجھ خواہ چراغِ قندیل
(۲۲)	فکرِ بے ہودہ میں کس واسطے ہی تو پابند	ق کچھ نکال اپنے لیے ذوق نکلنے کی سبیل
(۲۳)	خوابِ غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری	نہیں مہتاب یہ ہی روشنیِ صبحِ رحیل
(۲۴)	عرصۂ عمر ہی وہ تار کھنچا اور ٹوٹا	کچھ اگر وقتِ معین کی طرف سے ہو نہ ڈھیل
(۲۵)	وہی منزل ہی جہاں ٹھیرے حیاتِ گذراں	کہ پڑی راہِ فنا کوئی نہ فرسخ ہی نہ میل
(۲۶)	مشقِ اندوہ سے اک روز نہیں تو بیکار	تیرے ہفتہ میں نہیں کوئی بھی روزِ تعطیل
(۲۷)	غمِ عصیاں ہی تو ہی رحمتِ غفّار وسیع	فکرِ روزی ہی تو ہی رزق کا رزّاق کفیل
(۲۸)	ہی تمنائے زر و مال تو سب جائے گا چھوٹ	چھوڑ جانے کو تو کافی ہی فقط ذکرِ جمیل

(۲۹)	پھر بہارِ چمنِ عمر ہیں دلگیر ہی کیوں	سیر کر سیر کہ ہی فرصتِ گلگشت قلیل
(۳۰)	مژدۂ عید سے ہی دیکھ تو کیا رنگِ چمن	گل کی رنگیں ہی قبا غنچہ کی رنگیں مندیل
(۳۱)	ہوئے آراستہ ہیں آج بدل کر پوشاک	فصل سے باغ تلک باغ سے لے تا بہ نخیل
(۳۲)	نظر آتا ہی برنگِ لبِ ساغر جو ہلال	ٹپکا پڑتا ہی لبِ مست سے شوقِ تقبیل
(۳۳)	گاہ مے خم میں ہی گہ شیشہ میں کیا کیا پے سیر	روح کرتی ہی کسی مست کی قالب تبدیل
(۳۴)	تہنیت خواں ہو تو آج اس شہِ دریا دل کا	جس کے نزدیک ہی ایک قطرہ سے کم قلزم و نیل
(۳۵)	وہ بہادر شہ والا نسب پاک گہر	خسروِ چرخ سریر و شہِ خورشید اکلیل
(۳۶)	ماہِ نو چشم زدن میں مہِ کامل ہو جائے	نظرِ مہر میں ہو اس کے وہ نورِ تکمیل
(۳۷)	نورِ معنی ہی بہر شکل نتیجہ اس کا	اللہ اللہ رے نہے شکلِ شہنشاہِ شکیل
(۳۸)	مدح حاضر میں پڑھوں مطلعِ روشن ایسا	مطلعِ شمس کو بھی جس کے ہو واجب تجلیل
(۳۹)	مطلع	بعد شاہانِ سلف کے تجھے یوں ہی تفصیل جیسے قرآں پس توریت و زبور و انجیل
(۴۰)	تو ہی اس طرح سے عزت دہِ اولادِ تمر	جیسے موسے شرف افزائے بنی اسرائیل
(۴۱)	نور افزائے بصارت ہو اگر تیرا جمال	آئیں آنکھوں سے نظر معنی اللہ جمیل
(۴۲)	روئے نیکو پہ ہی مائل تری خوئے نیکو	کہوں کیونکر نہ کہ الحسن الی الحسن یمیل
(۴۳)	ہی جو انسان کے قالب میں ترا نور ظہور	برج خاکی میں ہی خورشید فلک کی تحویل
(۴۴)	دانش آموز ہو گر تربیتِ عام تری	بید مجنوں کو بنا دے ابھی انسانِ عقیل
(۴۵)	جوہرِ تیغِ اجل ایک ترے حکم کی نقل	تیرِ حکمی قضا حکم کی تیرے تعمیل
(۴۶)	عہد میں تیرے جو ہو راہِ تعدی مسدود	کھلے فعلِ متعدی سے نہ بابِ تفعیل
(۴۷)	تشنۂ ذوقِ حلاوت ہوں نہ کیونکر سیراب	تیری شیریں سخنی ہی انھیں شربت کی سبیل
(۴۸)	نکتہ چینوں کے لیے نکتہ برجستہ ترا	قابضِ طبع رواں ہی روشِ دانۂ ہیل

(۴۹)	جب ہمیں مرغانِ ہوا تیرے نشانِ بندوق		نسرِ طائر کو بھی تو سمجھے ایک اُڑتی ہوئی چیل
(۵۰)	مُہرۂ پشت عدو ہیں تیرا تیرِ صف دوز		رشتۂ مہرۂ تسبیح کی مانند دخیل
(۵۱)	طائرِ روحِ عدو کے لیے بھر پروانہ		تیر کی تیرے صدا جیسے کبوتر کو زفیل
(۵۲)	وہ قیامت ہی تری فوج کہ شورِ محشر	ق	دم نہ مارے کبھی سن پائے جو گھوڑوں کی صہیل
(۵۳)	نالۂ بوق کی ہیبت سے رکھے پھونک کے پاؤں		کوچۂ صور سے گزرے جو دمِ اسرافیل
(۵۴)	دوں ترے گھوڑے کو کیونکر میں پری سے نسبت	ق	نہ یہ صورت نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل
(۵۵)	گرمِ جولاں وہ کہاں ہو کہ رکھے ہر سمت		نہ تو میدانِ تصور نہ فضائے تخئیل
(۵۶)	عرصۂ معرکہ میں گر تجھے اے شاہسوار		اس سبک سیر سے منظور ہو کارِ تعجیل
(۵۷)	جائے یوں جیسے ہوا سُم بھی نہ پانی سے ہو تر		نہ ہو پروا اُسے ہر راہ میں تالاب کہ جھیل
(۵۸)	کوہِ البرز کو سائے میں دبا لے اپنے	ق	ہے وہ اے شاہ فلک تبہ تری رفعتِ فیل
(۵۹)	حملہ آور ہو وہ جس دم توپئے جانِ عدو		اُس کی خرطوم ہو دستِ کششِ عزرائیل
(۶۰)	تو جو محرابِ عماری میں ہوا جلوہ نما		اُس کے دانتوں پہ یہ خرطوم سے سوجھی تمثیل
(۶۱)	خانۂ قوس میں خورشیدِ جہانتاب آیا		دن تو کوتاہ ہوا اور ہوئی رات طویل
(۶۲)	نہیں یہ جوشِ گُل و لالہ نکل آیا ہے		داد خواہی کے لیے خاک سے خونِ ہابیل
(۶۳)	عدل نے تیرے کیا روئے زمیں کو گلزار		آج تک عدل میں کوئی نہ رہا تیرا عدیل
(۶۴)	واسطے دیدۂ بدبیں کے ہے یہ عینِ صلاح		ہو تری نوکِ سناں سرمہ کوری کی جو میل
(۶۵)	تیر برسائے عدو پر جو کماں دارِ قضا		کم نہ فوارہ سے ہو تیروں کی اُس کی مندیل
(۶۶)	رہزنِ نطفۂ بدخواہ ہوا اول ہی قضا		آسکے پشتِ پدر سے نہ کبھی تا احلیل
(۶۷)	محکمہ میں تیرے انصاف کے ہوں ہاتھ قلم		دے اگر بھول کے بھی کوئی ہر حرف کو چھیل
(۶۸)	ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر کوتاہ		ہو گراں خاطرِ نازک پہ مبادا تطویل
(۶۹)	عید ہر سال ہو فرخ تجھے با جاہ و جلال		ہوں قوی پایہ ترے دست بصد قدرِ جلیل

(۶۰) جو ضلالت سے ہوں گمراہ وہ اے ظلِّ خدا | ذلّ اقدام سے ہوں خاکِ مزلت پہ ذلیل

قصیدہ نمبر ۱۶

اس قصیدہ میں طالب علمی کے خیالات کا رنگ جھلکتا ہے اس لیے یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ قصیدہ جوانی کے زمانہ کی ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے اور اکبر شاہ ثانی کی مدح میں لکھا گیا ہے۔

مطلع | تا زبانِ زدِ دہر میں ہو فلسفی کا یہ کلام | ہے پئے افلاک لازم نفیِ خرق و التیام
(۲) | تا خطِ محور پہ ہووے گرم گردش آفتاب | تا نہ قطبینِ فلک تک پہنچے دورِ صبح و شام
(۳) | سبعہ سیّارہ ہوں سائر تا سرِ ہفت آسماں | ہو ثوابت کا سپہرِ ہشتمیں پر ازدحام
(۴) | منجمد ہو کر میانِ طبقہ ہائے زمہریر | قطرہ افشاں تا بخارا بر ہوں بن کر غمام
(۵) | آبِ باراں سے گزر کر منتشر تا ہو شعاع | انعکاسِ رنگ سے قوس قزح پائے نظام
(۶) | تا حقیقت کے لیے لطفِ سخن ہووے مجاز | صنعتیں ہوں اُس سے پیدا با مرام و بے مرام
(۷) | تا کریں روشن معانی و بیاں سحر بدیع | جن سے ایرادِ معانی ہو بہ تحسین الکلام
(۸) | تا اَنْ وَلَنْ کے اِذَنْ دیں فعل مستقبل کو نصب | جازمِ فعل مضارع اِنْ وَلَمْ لَمَّا و لام
(۹) | تا کہ علم شعر ہو داخل بہ اوزانِ بحور | تا افاعیل و تفاعیل اس سے پائیں انقسام
(۱۰) | اور زحافوں کا عمل لیکر ردیف و قافیہ | گر عرب کا ہے عجم میں اُن کو دے موزوں مقام
(۱۱) | تا اطبائے زماں کو ہوئے علمِ طب کے ساتھ | غورِ نبض و فکرِ بحران و فکرِ الوانِ قوام
(۱۲) | تا خس و حکاک لاذع۔ رخوہ و ثاقب ثقیل | جب تلک امراض مہلک کا اطبا میں ہو نام

....

(۱۳) | کلیات خمسہ ہوں منطق میں ایسا غو جیا | یعنی جنس و فصل و نوع و خاصہ اور عرضِ عام

(۱۴)	مادی و فاعلی علت کو تا صورت کے ساتھ	علتِ غائی پہ دیویں اہلِ دانش انصرام
(۱۵)	تا ریاضی و طبیعی سے ہے بزورِ فلسفہ	فیلسوفانِ جہاں علم و عمل میں لیویں کام
(۱۶)	تا کہ بیت سعدِ اکبر ہوں فلک پہ قوس و حوت	تا کہ جوزا اور حمل میں شمس کو ہو احتشام
(۱۷)	سنبلہ کو تا منجم کہوے ہے شاید عقیم	تا کہ ہو دست و بغل جوزا فلک پہ شاد کام
(۱۸)	حکم ہو بر چین و کیوان کا رواں بر چین و ہند	تا کہ تیر و ماہ روم و بلخ پر رکھیں مقام
(۱۹)	تا خراسان مہر کو بہرام کو ہو ملکِ ترک	ماوراء النہر پر ناہید کو تا ہو قیام
(۲۰)	تا کرے معلوم اصطرلاب سے اختر شناس	ارتفاعِ ہر ستارہ روز و شب یا صبح و شام
(۲۱)	تا زحل کے ساتھ شکلِ عقدہ و تنّین کو	زائچہ میں دیتے ہوں صاحبِ رمل نسبت مدام
(۲۲)	ہووے دائر عرصۂ برزخ میں تا بحثِ حکیم	ہوں مذبذب جبر اور تفویض میں اہلِ کلام
(۲۳)	رد کریں تا دعوئے رویت کو اہلِ اعتزال	اور ملا عدو سے وہ دیں نبی کو اتہام
(۲۴)	محو ہو جب تک کہ جوگی شغلِ استدراج میں	سینہ و سر میں رکھے مرغِ نفس کو اپنے تھام
(۲۵)	تا کہ سالک مسلکِ تقوے میں کرتا ہو سلوک	تا رہے مجذوب مستِ بادۂ غفلت مدام
(۲۶)	تا وجودِ پاک سے ابدال اور اوتاد کے	انتظامِ اہلِ عالم ہووے عالم میں تمام
(۲۷)	تا خراسان و عراق و زابل و نیریزے	نغمہ ریزِ فارس آباداں کرے اپنے مقام
(۲۸)	مدّہم و پنچم کھرج گندھار و ہووے نکھاد	نغمۂ ہندی کا ہووے سات سُر سے انتظام
(۲۹)	تا کہ فروردی، ابارد، آب، ایلول، اودیل	ماہِ شمسی ہو مطابق ہر ولایت میں مدام
(۳۰)	یارب اس کا رتبۂ عالی ہمیشہ ہو فزوں	دولت اس کی ہو کنیز اقبال ہو ادنیٰ غلام
(۳۱)	کون وہ یعنی محمد شاہ اکبر دیں پناہ	نیک صورت نیک سیرت نیک طالع نیک نام
(۳۲)	زورِ دینداری سے جس کی ہے دکھاتی خود بخود	بیخ و بنیانِ ضلال و کفر شکلِ انہدام
(۳۳)	کیا تعجب ہے اگر اُس کی بہارِ فیض سے	گلشنِ گیتی ہو رشکِ روضۂ دارالسلام
(۳۴)	مرغزارِ عالم اس کی فیض سے ہے بسکہ سبز	پلٹے ہے رنگ زمرد پارۂ سنگِ رخام

(۳۵)	کہکشاں سے لے عصائے نقرئی پیرِ فلک		کرتا ہی وقتِ سواری بشکلِ چاؤش اہتمام
(۳۶)	لے شمیمِ خلق اگر اُس سے تو ہو جائے ابھی		طبلۂ عطار کی صورت معطّر ہر مشام
(۳۷)	گلشنِ مدح و ثنا سے اس کے ای گلچینِ فکر		لا گلِ مضمونِ تازہ جلد بہرِ اشتمام
(۳۸)	مطلع	محترم یوں ذاتِ عالی ہی بہ جمہورِ انام حلقۂ تسبیح میں جوں سر برآوردہ امام	
(۳۹)	مائدہ اور من و سلوی کی کسے ہی احتیاج		مطبخِ عالی سے تیرے سب کو پہنچے ہی طعام
(۴۰)	بہرہ ور خورشید سے کوہِ بدخشاں ہی فقط		نیّرِ اجلال کی تیرے نظر عالم پہ عام
(۴۱)	غنچۂ تصویر کو بھی مثلِ گلہائے چمن		ہی نسیمِ لطف سے تیرے ہوائے ابتسام
(۴۲)	ہی ملا دستِ سخا کے ساتھ تجھ کو زورِ حکم		دستِ قسّامِ ازل سے بسکہ وقتِ انقسام
(۴۳)	فیض تیرا ہی کہ پائے خرقۂ ماہی درم		حکم تو دیوے تو رہوے نیرِ دریا تشنہ کام
(۴۴)	دشمنِ بدبیں کو آبِ خضر بھی ہی سراب ہی		اور دمِ عیسیٰ گلے میں برِشِ آبِ حسام
(۴۵)	پر ہوا خواہوں کو تیری مرحمت سے خسروا		فیضِ انفاسِ الٰہی ہیں نفوسِ انتسام
(۴۶)	دستِ صحت سے رگِ ہر سنگِ کوہ و دشت ہیں		نبضِ سالم کی طرح جنبش دکھائے گی دوام
(۴۷)	دیں مریضوں کو دمِ عیسیٰ تو یوں نکلیں وہاں		قطرہ ریزش گریں جس طرح سے وقتِ زکام
(۴۸)	مستفیدِ نور کب ہی شمس سے جرمِ قمر		نیّرِ اجلال سے تیرے جلا لیتا ہی وام
(۴۹)	روبرو دستِ کرم کے ہوتی گرد و باد ہی		آبروے ابرِ گوہر بار ای ذوالاحترام
(۵۰)	تو جھروکوں میں جو بیٹھے آکے بہرِ عدل و داد		شیر و آہو گھاٹ پر جمنا کے ہوں آپس میں رام
(۵۱)	تا نہ آئے زخم عاشق کے دلِ ناکام پر		تیغِ ابروِ پریتاں رکھتے ہیں وسمہ سے نیام
(۵۲)	ای فریدوں تو جو کردے راہِ خونریزی کو بند	ق	اور لبوں سے جام کے چھلکے رحیقِ لالہ فام
(۵۳)	شانۂ ضحاک کی مانند ایک ایک اس کی موج		مارِ پیچاں بن کے ہووے متحد باخطِ جام
(۵۴)	معجزِ انصاف سے تیرے سرِ دشت و جبل		ہر غزالِ ناقۂ صالح ہی گویا بے زمام

(۵۵)	قصد صید اس کا کرے کوئی معاذ اللہ اگر	ہو خدا کا قہر نازل اس پہ بہرِ انتقام
(۵۶)	آیا جب تیرے مقابل ای نہنگِ بحرِ رزم	شکلِ خرچنگ اُلٹے پاؤں ہٹ گیا دستانِ سام
(۵۷)	گنجِ استقلال پر ہی قفل اگر تیری سپر	وقت پر شمشیر ہی مفتاحِ ابوابِ مہام
(۵۸)	جوں عصاءِ حضرتِ موسیٰ سرِ دریائے نیل	نیزہ تیرا لشکرِ اعدا میں کر جاتا ہی کام
(۵۹)	ہی خدنگِ تیر تیرا یا ہوا پر ہی عقاب	دمبدم دے ہی قضا کا اُڑ کے اعدا کو پیام
(۶۰)	گر عدو سدِّ سکندر کو کرے چار آئینہ	آگے تیری تیغ کے وصلی ہی پر کاغذ ہی خام
(۶۱)	تیرے وصفِ ناوک اندازی پہ تیر اندازِ فکر	مطلعِ برجستہ کو ہی لکھکے دیتا انتظام
(۶۲)	مطلع	بر سرِ پرواز ہوں جب تیرے شہبازِ سہام جوشنِ جسمِ عدو میں ہووے دم محبوسِ تام
(۶۳)	دستِ دہقاں میں فلاخن شعلۂ جوالہ ہو	لیں ترے برقِ غضب کا کشتِ اعدا پر جو نام
(۶۴)	گر سحاب قہر تیرا ہو تگرگ افشاں تو ہو	حالِ اہلِ قاف وہ ای خسروِ عالی مقام
(۶۵)	وادیِ بطحا میں جیسے بر سرِ اصحابِ فیل	معجزِ طیراً ابابیل آیا وقتِ انہزام
(۶۶)	جنبشِ خامہ سے میرے سرد ہو برقِ جہاں	گر کروں شاہا رقم وصفِ سمندِ تیز گام
(۶۷)	ترکِ تازی میں پڑی تھی اس کی شوخی پر نظر	ابلقِ چشمِ بتاں کی ہو گئی ترکی تمام
(۶۸)	صفحۂ غبرا پہ کھائے نقطۂ رمال رشک	دیکھے نقشِ سم جو اُس کا جلوہ گر وقتِ خرام
(۶۹)	سرعتِ طیِ منازل کا لکھوں گر اُس کے وصف	حال و مستقبل کا داخل فعلِ ماضی میں ہو نام
(۷۰)	عرصۂ چوگاں میں جب اس کو بوقتِ معرکہ	لائے جولانی میں دیکر جنبشِ دستِ لگام
(۷۱)	گاہ سرپٹ گہ اوڑان اور گاہ میٹھا پوئیہ	گاہ دل کی ایبیہ اور گاہ جائے شاہ گام
(۷۲)	اور اشارہ ہو اگر اس قاف سے اُس قاف پر	اس طرح اُڑ جائے جوں مرغِ نظر بالائے بام
(۷۳)	فیل کو تیرے شبِ یلدا تو کہتا ہی جہاں	پر جو ہی نقشِ قدم اس کا وہ ہی ماہِ تمام
(۷۴)	یا سیہ خیمہ ہی لیلیٰ کا و یا ہی تھم گئی	جانِ قیسِ تفتہ دل بن کر دھواں شکلِ غمام

(۷۵) حلقۂ زلفِ بتاں کب کھائے ہے یوں پیچ و تاب — جب اُٹھا خرطوم کو اپنے کرے ہے وہ سلام

(۷۶) منزلِ توصیف کو کیونکر تری طے کر سکے — دم کہاں پیکِ خرد میں یہ خیال اس کا ہے خام

(۷۷) تہنیت کو ہے دعا پر ذوق کرتا مختصر — ہو مبارک تجھکو با عیش و طرب عید صیام

(۷۸) جو کہ ہوں بدخواہ وہ ناشاد و غمگیں رہیں
اور ہوا خواہوں کے دل ہوویں ہمیشہ شادکام

قصیدہ نمبر ۳

ذوق نے یہ قصیدہ شہزادہ سلیم کی شادی کی تہنیت میں لکھکر اکبر شاہ ثانی کو نذر گزرانا تھا۔ عالم شباب کا کلام ہے

(۱) افقِ دل پہ مرے عیش و طرب دونوں بہم — آج یوں آئے سحر جیسے دو پیکر توام

(۲) ایک کا ایک سے وہ ربطِ سخن تھا گویا — دو لبِ یار ہیں یا حضرت عیسےٰ ہمدم

(۳) روکشِ ناز پہ ہمدوش تھے یوں جیسے کبھی — لام الف لکھتا تھا اسلام کا یاقوت رقم

(۴) یا تھے دو مصرعِ مربوط باہم دست و بغل — یا کہ پیوند تھے دو نخلِ گلستانِ ارم

(۵) مل کے دو تارِ نظر ایک ہوئے تھے دونو — یا وہ اک بینی کے دو پردے تھے باہم ہمدم

(۶) دونو پیچیدہ بہم ایسے سیہ مستی ہیں — کوئی مشاطہ بھی یوں گوندھے نہ جعدِ پُرخم

(۷) ایک معنی کے وہ لفظِ مترادف تھے دو — ایک مضموں کے دو فقرے تھے مگر مستحکم

(۸) تھے جڑے دو دُرِ شہوار کہ ہرگز نہ ملیں — ابرِ نیساں سے گریں لاکھ اگر قطرۂ یم

(۹) ایسے تھے دونوں وہ یک دل کہ دو قالب یکجاں — یک زباں دونوں وہ اس طرح کہ جوں چاک قلم

(۱۰) آئے لپٹے ہوئے یوں عالمِ سرشاری میں — نالۂ زیر کی ہمراہ ہو جوں نالۂ بم

(۱۱) میں نے پوچھا جو سبب اُن کے بہم ہونے کا — تو یہ ہاتف نے کہا غیب سے ہوکر ملہم

(۱۲) کیوں معموں کے تلِ تنگ میں معنی ہوں تنگ — جب ہے معلوم تو پھر بات ہے کیوں مُبہم

(۱۳) آج اُس شاہ کے فرزند کی ہے شادی طُوبیٰ
کہ شجاعت میں وہ رستم ہے سخا میں حاتم

(۱۴) کون وہ ظلِّ خدا شاہ محمّد اکبر
جس کی ہمت سے ہوں دریوزہ گر ارباب ہمم

(۱۵) شاہ کا پوچھو جو فرزند تو شہزادہ سلیم
ہو سلامت وہی اس کی ہے سلامت منضم

(۱۶) اس لیے عیش و طرب مثل قرانِ السعدین
متفق ہو کے پئے تہنیت آئے اس دم

(۱۷) یُمن اس عقد نے بخشا ہے جہاں کو ایسا
جو گرہ آج لگائیں سو ہے لگتی محکم

(۱۸) آج وہ دن ہے مبارک کہ ابھی لائے ثمر
دو درختوں کو جو پیوند لگائیں باہم

(۱۹) دیا شکلوں میں ہے پیوند بہ یہ الانتاج
پہ قسم سے سمجھے نہ تہذیب نہ جانے سُلّم

(۲۰) بزمِ عشرت کی طرف کرتا ہے جو نظّارہ
پڑھتا یہ مطلعِ رنگیں ہے وہ ہو کر خرّم

(۲۱) مطلع
ہے اُٹھا عیش کا طوفان سرِ ساحلِ یم
زمزمہ موج کا بربط سے ہوا ہے ہمدم

(۲۲) لٹکری کا سا ہے لچھا بہ گلوئے مینا
ہچکیاں قلقلِ مینا جو ہے لیتی پیہم

(۲۳) لوٹے جشنِ سازِ خدا ساز کا آغوش میں آج
تار چھیڑے گے کھرج کا تو سنو گے پنچم

(۲۴) اثرِ نغمۂ شیریں سے جہاں بھول گیا
کہ سوا راگ کی سم کے ہے کوئی اور بھی سم

(۲۵) جن مزامیر کو ہم سنتے تھے واعظ سے حرام
وجد میں آئیں سنیں آج اگر آہوئے حرم

(۲۶) تارِ طنبور بنی آج رگِ سنگِ صفا
بے زباں زمزمہ سازی کرے موجِ زمزم

(۲۷) نہیں کچھ دور کہ تبدیل ہو کعبہ کا لباس
تا کہ دکھلائی نہ دے صورتِ اہلِ ماتم

(۲۸) دھوم اس شادی کی یہ ہے کہ منڈھے کی صورت
چھا گیا گلشنِ آفاق پہ ہے ابرِ کرم

(۲۹) رقعۂ شادی کا ہے اس رنگ سے تحریر ہوا
کہ جوانانِ چمن آئیں جو مل کر باہم

(۳۰) شاخِ گُل پہنے کلائی میں کلی کا کنگنا
زرد جوڑے پہ بسنت اپنا دکھائے عالم

(۳۱) عطرداں میں گلِ نرگس وہ بھرے عطرِ سہاگ
سارے گل بھرنے لگیں اہلِ حیا بے نادم

(۳۲) لب بے تیاریِ پوشاک کہ چرخِ اطلس
لایا اطلس جو لگانے تو یہاں نکلی کم

(۳۳) یہ خیاطہ کی ہی جلدی کہ کُھلا جاتا ہی — شکمِ کرمِ بریشم ہی میں تارِ ریشم

(۳۴) یہ چڑھاوے کی ہی کثرت کہ جڑے ہی ہر صبح — ڈگڈگی پر گلِ داؤدی کے ہیرے شبنم

(۳۵) اللہ اللہ رے نوشہ ترا عالی رُتبہ — جس کی اونگلی میں پنھائے گا سلیماں خاتم

(۳۶) ہوئی نوبت کی یہ نوبت کہ سحر اُس کی ٹکور — گوشِ افلاک سے بھرتی ہی سوا گوشِ اصم

(۳۷) نے قلیاں کو بھی گر منھ سے لگاتا ہی کوئی — تو وہ بھرتی ہی ہم آوازی شہنائی کا دم

(۳۸) پہنچا یہ طنطنۂ کوس کا گردوں پہ دماغ — کہ نہیں رکھتا سرِ روئے زمیں اپنا قدم

(۳۹) آتی اس طرح سے پیہم ہی جلاجل کی صدا — کہ پری زاد ہی آتی کوئی کرتی چھم چھم

(۴۰) کہتا ہر دم ہی یہ نقارچیِ پیرِ فلک — کہ تھا مدت سے دمامہ کا مرے پھولا شکم

(۴۱) سارے ارمان نکالوں گا وہ اس شادی میں — اس کے سینہ سے جو نکلیں گے آوازۂ بم

(۴۲) جو گھڑے روپے کے اور سونے کی ٹھلیاں انھیں — صف بہ صف دیکھ کے ان کو یہ پکارا عالم

(۴۳) ہی یہ سلکِ دُرِ شہوار بگوشِ بہجت — یا کہ ہنستی ہی خوشی دانت نکالے پیہم

(۴۴) ہر سبوچے پہ یہ جوبن ہی کہ جیسے کوئی شوخ — اپنے اُبھرے ہوئے پستاں پہ چڑھاوے محرم

(۴۵) دیکھ نُقلوں کو سبوچوں میں یہ حیران ہی خلق — کہ بھرے موتیوں سے کیونکہ حبابِ لبِ یم

(۴۶) ایسے شیریں کہ اگر رکھے زباں پران کو — وصفِ شیریں سخنی پائے زبانِ ابکم

(۴۷) کروں تحریر جو رنگت کو حنا بندی کی — شاخِ گل مہدی ہو پھولوں سے ابھی میرا قلم

(۴۸) ہوئے روشن جو کنول شکلِ رخِ آتشناک — تو لٹیں اُن پہ دھوئیں کی ہوئیں زلفیں پرخم

(۴۹) کاغذِ زرد کے پھولوں میں یہ گل کترے تھے — آگیا تھا گلِ صد برگ کا پھر کر موسم

(۵۰) نخلِ آرائش اگر دیکھو تو ایسے دلکش — نوجوانانِ چمن جیسے بصد ناز و نعم

(۵۱) بیاہ کی شب وہ تجمل تھا کہ اللہ اللہ — کہتا تھا دیدۂ انجم سے یہ گردوں ہر دم

(۵۲) سچ کہو کرتے ہو نظارہ جہاں کا جب سے — کبھی یہ جلوہ ہی دیکھا تمھیں آنکھوں کی قسم

(۵۳) دیکھے دولھے کے نہیں دستِ حنا بستہ ابھی — ورنہ مٹھی کا ابھی غنچے کے کھل جاتا بھرم

(٥٤)	منھ پہ نوشاہ کے یوں سہرۂ زرتار کی زیب	روئے خورشید پہ جوں خطِ شعاعی کی جھلم
(٥٥)	ہوا شبدیز فلک سیر پہ دولھا جو سوار	روز نے صدقہ کیا اشہبِ و شب نے ادہم
(٥٦)	وصف میں اُس کے پڑھوں کیونکہ نہ اک مطلع میں	توسنِ طبع نے اب تیز نکالا ہی قدم
(٥٧)	مطلع	یار ہمدم نہیں لیکن ہی وہ نسلِ آدم ہی وہ اُس نسل میں جس اصل میں رخشِ رستم
(٥٨)	رمزِ راکب سے یہ آگاہ وہ صرصر رفتار	گذرے گر دل میں توقف تو وہیں جائے ہی تھم
(٥٩)	ہی تو وہ حور شمائل نہیں پرزادۂ حور	خوئے آدم ہی و لیکن نہیں نسلِ آدم
(٦٠)	چادریں بھیجتا مہتاب کی ہی بسکہ فلک	چاہیے اس کو زمیں پر نہ گلیم و نہ گلم
(٦١)	نور کے قطرے فلک سے ہیں نہیں پر برسے	چھوٹتے گنج ستاروں کے کہاں ہیں پیہم
(٦٢)	سر اُٹھایا یہ ہوائی نے ہی آخر کہ ہوا	شعلہ اس کا علمِ کاہکشاں کا پرچم
(٦٣)	ٹہنیاں جھومے ہیں اس رنگ سے نافرماں کی	جیسے بہکے ہوں ترشے ہوئے جامِ نیلم
(٦٤)	ہاتھی لڑتے نہ سمجھنا۔ یلِ عشرت نے بزور	سر کو دو کوہ کے ٹکرایا ہی مانندِ غنم
(٦٥)	نخل پھولا ہوا دم بھر میں نکل آتا ہی	ہی اناروں میں اچنبھے کا تماشا عالم
(٦٦)	چھوٹے گھن چکر اس انداز سے کھا کر چکر	چرخ میں آیا جسے دیکھ کے گردوں دژم
(٦٧)	پھولیں کیونکر نہ چمک کر گلِ آتشبازی	شاخ تھی گل کی قلم۔ بن گئی شورے کی قلم
(٦٨)	جھاڑ ابرک کے نہیں۔ چادرِ مہتاب ہیں ہیں	جڑ تلک لپٹے ہوئے نخلِ گلستانِ ارم
(٦٩)	شجرِ طور کا جوں وادیِ ایمن میں ہو نور	شمعِ ابرک کے کنول میں ہی دکھاتی عالم
(٧٠)	ہیں جو سرگرمیِ شادی سے فتیلے روشن	تاب کیا خانۂ گیتی میں رہے سایۂ غم
(٧١)	باندھے سو شعلۂ فندق بسرِ ہر انگشت	پنج شاخوں کو کھولیں نہ کبھی [illegible]
(٧٢)	کھولا مصحف۔ تو ہے یمن کہ سرِ لوحِ ورق	اسمِ اعظم تھا عیاں خطِ شعاعی [illegible] رقم
(٧٣)	رونمائی پہ لگی رشک سے زہرہ گانے	غیرت از چشم کنم روئے تو دیدن ندہم

(۷۴)	ایسی شادی کے تجمل کو لکھے کیا کوئی		دھوم ہی جس کی گئی تا سرِ ہفتم طارم
(۷۵)	جی میں ہی توسنِ خامہ کی عناں پھیرے کہیں		مدحِ اکبر شہِ ثانی۔ کروں پھر زیبِ رقم
(۷۶)	جس کے باعث سے منور ہی چراغِ خورشید		جس کی دولت سے ہی آراستہ بزمِ عالم
(۷۷)	اُس کے دینداری کے نقارہ کی اندر سے صدا		از عجم تا بہ عرب اور ز عرب تا بہ عجم
(۷۸)	جس سے پوچھو کہ تو آگہ ہی کہے گا کہ بلے		انت نعرف کہو جس سے وہ کہے گا کہ نعم
(۷۹)	مدح میں اُس کی رقم کرتا ہوں اک تازہ غزل		کہ غزل خواں ہی ہر ایک آج بجانِ خرم
(۸۰)	غزل		تو ہی وہ ابرِ سخا۔ تو ہی وہ دریائے کرم جس میں ہوں فلس کی جا کیسہ و ماہی درم
(۸۱)	چارہ گر ہو جو ترا لطف تو پھر کیا ہے عجب		مشک سودہ کرے ہر زخم پہ کارِ مرہم
(۸۲)	پہنچی ہی روحِ عدو ہم کے ناوک سے ترے		مثلِ آہوئے رمیدہ سرِ صحرائے عدم
(۸۳)	تیرا خنجر ہی نہنگ ایسا کہ غرقِ زہرآب		تیری شمشیر وہ اژدر ہی کہ ہی آتش دم
(۸۴)	حق میں اعدا کے ترا تیر ہی پیغامِ قضا		اور ترا جوہرِ شمشیر قضائے مبرم
(۸۵)	توڑے دل شیشہ کا ہرگز نہ ترے عہد میں سنگ		رحم کھاوے کہ لیا اُس نے مرے گھر میں جنم
(۸۶)	تیرے انصاف کا پرتو ہی جو عالم پہ محیط		تو نہ پایا ہی نہ پائینگے فروغ اہلِ ستم
(۸۷)	روبرو چشمِ آہو کے نہ روشن ہو چراغ		والے روغن کی جگہ اُس میں جو پیہہِ ضیغم
(۸۸)	گلشنِ مدح میں سے تیرے ترا ذوق لگا	ق	خرمنِ گل کی جگہ تازہ مضامیں کا اٹم
(۸۹)	یہ سمجھا کہ ہو جس کرتا دلالت گُل پر		کہہ کے اک شمہ تری وصف کا اے نیک شیم
(۹۰)	یہ دعا کرتا ہوں دل سے کہ مبارک ہو تجھے		شادیِ وصلت فرزند بصد جاہ و حشم
(۹۱)			ہوں شبستاں میں ترے دست و بغل عیش و طرب گھر میں حاسد کے دل آشوب رہیں محنت و غم

۱۹

قصیدہ نمبر ۱۸

در مدح اکبر شاہ ثانی

فعول فعلن مضاعف

(۱) سحر جو گھر میں۔ بشکلِ آئینہ۔ تھا میں بیٹھا۔ نزار و حیراں
تو اک پری چہرہ۔ جو رِ طلعت۔ بشکلِ بلقیس و ماہ کنعاں

(۲) پری کی صورت چمن کی رنگت۔ گر اس کا شیوہ تو اُس کا جلوہ
زبان شیریں۔ بیان رنگیں۔ کلامِ رنداں۔ خرامِ مستاں

(۳) انیسِ خلوۃ۔ جلیسِ جلوۃ۔ حریفِ حکمت۔ ظریفِ صحبت
بہ بزم یاراں۔ بدل بہاراں۔ باہل غزلت۔ گلے بداماں

(۴) حسین بشکل و مہ منوّر۔ عرق کے قطرے ہیں اُس میں اختر
ہلالِ ابرو نگاہِ جادو۔ خدنگِ مژگان و چشمِ فتاں

(۵) بروئے رنگیں۔ نگارِ بستاں شگوفہ خنداں۔ مگر نہ خنداں
بموئے پیچاں۔ ہی عشق پیچاں۔ جو ہیں پریشاں تو دل پریشاں

(۶) وہ گوش پر زیب کج کلاہی۔ جو دیکھو بیسنی تو یا الٰہی
دہن میں غنچہ۔ لبوں میں گلبرگ و۔ رخِ روشن میں مہرِ تاباں

(۷) نگاہ ساغر کشِ تماشا۔ بیاضِ گردن۔ صراحی آسا
وہ گول بازو۔ وہ گوری ساعد۔ وہ پنجہ رنگیں بخونِ مرجاں

(۸) کمر نزاکت سے لہکی جائے۔ کہ ہی نزاکت کا بار اُٹھائے
اور اُس پہ سو نور لہر کھائے۔ پھر اُس پہ ہیں دو قمر فروزاں

(۹) وہ ران روشن۔ وہ ساق سیمیں۔ وہ پائے نازک حنا میں نگیں
وہ قد قیامت۔ وہ فتنہ قامت۔ دلوں پہ شامت جو ہو خراماں

(۱۰) جو نام پوچھا کہا خوشی ہوں۔ جو وصف پوچھا تو دلبری ہوں
سبب جو پوچھا تو ہنس کے بولی۔ کہ ذوق تو بھی عجب ہے ناداں

(۱۱) وہ شاہ جو ہے۔ محمد اکبر۔ جہاں میں رشک جم و سکندر
جلوس جشن اس کا ہے فلک پر۔ اُسی کے پر تو ہیں سب یہ ساماں

(۱۲) یہ سُنتے ہی میں نے بالبداہت لکھا وہ مطلع شفق شباہت
کہ جس کو احسن کہے سخنور۔ پڑھے بہ تحسیں ہر اک سخنداں

مطلع

(۱۳) شہنشہا تیرے سر پہ دوراں۔ ہے چتر بن بن کے ہوتا قرباں
کہ ہفت اختر بہ ہفت کشور ہیں آج یکسر مطیع فرماں

(۱۴) یہ ہے ترا اختر ہمایوں۔ کہ ہو کے روشن چراغ گردوں
مدام کانپے ہے شعلہ آسا۔ بزیر فانوس چرخ گرداں

(۱۵) سحاب ہمت جو درفشانی۔ کرے بہنگام حکمرانی
تو ہو خجالت سے پانی پانی۔ ہُوا یہ یک دست ابر نیساں

(۱۶) تری عدالت میں ہے یہ قدغن۔ کتاں کو دیکھے نہ ماہ روشن
وگرنہ ہالہ ہو طوق گردن۔ کہ تا ہو دل میں بہت پشیماں

(۱۷) جو تیغ براں کو اپنی شاہا۔ کرے علم تو بروز ہیجا
تو زیر دامان ابر اپنا۔ دکھائے جلوہ نہ برق رخشاں

(۱۸) یہ تیرا خنجر ہے یا کہ شہپر۔ کہ جس کے لگتے ہی دم میں اُڑکر
قفس سے ہوتا ہے تن کے پرّاں۔ ترے مخالف کا طائر جاں

(۱۹) ہے عیدِ قرباں یہی تری میمنوں۔ کھا بزرگوں نے شیر گردوں
کہ کھا کے گاؤ زمیں نہ ہیبت کہیں بزیرِ زمیں ہو لرزاں

(۲۰) رکھے گا فغفور چینی خانہ۔ تو حکم دے اے شہِ زمانہ
بنا صفاہاں پہ آستانہ۔ کہ بیٹھے دارا بجائے درباں

(۲۱) تری سخاوت کا سن کے عالم۔ اُمنڈ پڑا ہے تمام عالم
عرب سے آیا ہے چل کے حاتم۔ بلب سوال و بدست داماں

(۲۲) جو آئیں جنبش میں لعلِ شیریں۔ چمک ہو اُن کی کلام رنگیں
تو حکم دیوے تو ہووے آئیں۔ تو ہنس کے بولے تو گل ہو خنداں

(۲۳) جو ہو سوارِ سمند تازی۔ کرے تو میداں میں اسپ تازی
تو سمجھے دَورِ فلک کو بازی۔ بپائے گوے و بدست چوگاں

....

(۲۴) وہ تیرا ہے فیلِ کوہ پیکر۔ کہ جس پہ کہتے ہیں سب نظر کر
فلک پہ دُمدار ہیں دو اختر۔ وہ یا نمایاں ہیں اس کے دنداں

....

(۲۵) ترا جو وصفِ خجستہ شاہا لکھے قلم کو کہاں ہے یارا
ثنا و دعا پر ہے ختم کرتا۔ جو ذوق تیرا ہے تہنیت خواں

(۲۶) کہ روز تجھ کو خوشی ہو افزوں۔ حسود ہوں سرنگون و محزوں
یہ جشن ہو فرخ و ہمایوں۔ سدا بصد فرّ و شوکت و شاں

قصیدہ نمبر ۱۹

(۱) پائے نہ ایسا ایک بھی دن خوشتر آسماں | کھائے اگر ہزار برس چکر آسماں

(۲)	ہی بادۂ نشاط طرب سے لبالب آج		ایک عمر سے پڑا تھا تہی ساغر آسماں
(۳)	دیکھے نہ اس طرح کا تماشا جہان میں		گر ہو تمام چشم تماشا گر آسماں
(۴)	اترا رہا ہی عطر سے عیش و نشاط کے		سچ ہی زمیں پہ پاؤں رکھے کیونکر آسماں
(۵)	افراطِ انبساط سے ہی کیا عجب اگر		مثلِ حباب جامہ سے ہو باہر آسماں
(۶)	شادی کی اُس کی دھوم ہی آج آسماں تلک		تابع زمانہ جس کا ہی فرماں بر آسماں
(۷)	فرزندِ شاہ یعنی جواں بخت ذی وقار		تسلیم کو ہی جس کے جھکاتا سر آسماں
(۸)	ہی اس کی بارگاہ میں مانندِ چوبدار		حاضر عصائے کاہکشاں لیکر آسماں
(۹)	اس بیاہ کی نوید سے ہی اس قدر سرور		ہی پیر پر جوانوں سے ہی بہتر آسماں
(۱۰)	پھرتا ہی اہتمام میں شادی کے رات دن		مقدور کیا کہ ٹھہر سکے دم بھر آسماں
(۱۱)	فردِ حساب صرف سے اس بیاہ کے ہو کم		گو لاکھ جمع و خرچ کا ہو دفتر آسماں
(۱۲)	توروں کی بخشش مطبخ عالی میں اس قدر		ہی جس کا ایک تودۂ خاکستر آسماں
(۱۳)	اس روشنی کی چند دکھا دیجیے پنجیاں		نازاں ہی آفتاب کے پنجہ پر آسماں
(۱۴)	ابرِ بہار دودِ چراغاں سے توبہ تو		ہوں سات آسماں کی جگہ ستر آسماں
(۱۵)	چشمِ قمر میں اور بھی ہو روشنی دوچند		کاجل لگائے اُس کے دھوئیں سے گر آسماں
(۱۶)	کر ڈالے پارہ پارہ فلیتوں کے واسطے		مہتاب کو سمجھ کے کہن چادر آسماں
(۱۷)	یہ کہنہ و سیاہ . وہ خوش رنگ و نو بہ نو		فائق ہو کیا سبوچۂ ساچق پر آسماں
(۱۸)	ٹھلیوں میں ہیں وہ نقل پڑے ان کا عکس اگر		لے کہکشاں کی مانگ میں موتی بھر آسماں
(۱۹)	آرائش ایسی اور وہ گلہائے رنگ رنگ		ادنیٰ ساجن میں غنچۂ نیلوفر آسماں
(۲۰)	بنوائے اس میں پھول طلائی و نقرئی		لے لیکے ماہ و مہر سے سیم و زر آسماں
(۲۱)	نقارخانہ کی ہی چراغاں سے وہ شکوہ		گویا ہی اگنے میں پہ پر از اختر آسماں
(۲۲)	کرتا ہی رقص تخت پہ نقارہ خانہ کے	ق	شہنائی کی صدا کو جو سن سن کر آسماں

(۲۳)	آوازۂ دمامۂ نوبت سے گونج اُٹھا	وہ جو سب آسمانوں کے ہی اوپر آسماں
(۲۴)	دولھا دُلھن کی ہی یہ علامت سہاگ کی	آیا ہی ایک سہاگ پُڑا بن کر آسماں
(۲۵)	جاپے عجب نہیں ہی کہ عطرِ سہاگ کے	شیشہ کے شیشہ بھر کے لڑھاوے گر آسماں
(۲۶)	یا رب ہمیشہ دولھا دلھن میں رہے سہاگ	جب تک کہ ہووے نیچے زمین و پر آسماں
(۲۷)	مہندی کے وصف لکھنے کے قابل نہیں کہ ہی	نیلا سا ایک کاغذ بے مسطر آسماں
(۲۸)	جو برج اُڑے ہی اُڑ کے یہ ہوتا ہی وہ بلند	رکھ لے ہی سر پہ مثلِ گلِ احمر آسماں
(۲۹)	کرتا رہا برات کی شب شام سے نثار	شبنم کی جائے صبح تلک گوہر آسماں
(۳۰)	پہنچے براتیوں کے نہ ہرگز ہجوم کو	انجم سے لاکھ جمع کرے لشکر آسماں
(۳۱)	عیش و طرب کو مژدہ کہ کرتا جہاں میں ہی	زہرہ سے اب قرانِ مہِ انور آسماں
(۳۲)	ہنگامِ بزمِ عقد ستاروں کے واسطے	کیا کیا سجے ہی اوجِ و شرف کے گھر آسماں
(۳۳)	بدبیں کے ہی نظر کے جلانے کے واسطے	انجم سپند آگ شفق مجمر آسماں
(۳۴)	جس وقت سہرہ باندھ کے دولہ ہو سوار	کیا کیا بلائیں لیتا تھا جھک جھک کر آسماں
(۳۵)	کرتا تھا اَنْ یکاد کو دم پڑھ کے دمبدم	دولھا کے صبحدم رُخِ روشن پر آسماں
(۳۶)	ایسا نہیں جہاں میں کوئی نخلِ آرزو	لایا ہو آج جس میں نہ برگ و بر آسماں
(۳۷)	کرتا ہی شاخِ خشک تمنا کو نخل سبز	در پردہ مثلِ پردۂ بازی گر آسماں
(۳۸)	شادی کا اس کے نورِ بصر کے ہی اہتمام	کرتا ہی جس کا روز طوافِ در آسماں
(۳۹)	وہ شاہِ نامور کہ بہادر شاہ اس کا نام	ہو حکم سے نہ اُس کے کبھی باہر آسماں
(۴۰)	وہ آفتابی اس کی خجل جس سے آفتاب	وہ چتر اس کا جس سے نہ ہو ہمسر آسماں
(۴۱)	مطلع پڑھوں حضور میں وہ میں جسے کہے	مطلع سے آفتاب کے بھی برتر آسماں
(۴۲)	مطلع	تجھ سا زمیں پہ دیکھے جو فرخ فر آسماں قرباں نہ کیوں زمیں کے ہو پھر پھر کر آسماں

(۴۳)	طالع سدا مساعد و عالم سدا مطیع		کوکب ہمیشہ یار ترا یاور آسماں
(۴۴)	نہ آسماں سے رتبہ ترا یوں بلند تر		جس طرح کوہسار سے بالا تر آسماں
(۴۵)	خطبہ کے واسطے ترے نامِ بلند کے		گر مشتری خطیب ہو تو منبر آسماں
(۴۶)	وہ بحرِ بیکراں ہے تری ہمتِ وسیع		ہے بلبلا سا ایک کنارے پر آسماں
(۴۷)	دریائے قہر تیرا جو طوفاں کرے بپا		بہ جائے مثلِ کشتیِ بے لنگر آسماں
(۴۸)	قد پر ترے وہ راست قبائے علوِ جاہ		زیبندہ جس کے واسطے بالا بر آسماں
(۴۹)	تیری گہر فشانیٔ دستِ کرم سے ہے		گویا کہ ایک دامنِ پر گوہر آسماں
(۵۰)	چمکائے تیغِ تیز کو اقبال گر ترا		ہو صفحۂ ہلال تو صیقل گر آسماں
(۵۱)	یوں دل میں تیرے جلوۂ ذاتِ محیطِ حق		آجائے جیسے آئینہ کے اندر آسماں
(۵۲)	سرعت میں تیرے رخشِ فلک سیر کیا شہاب		رفعت میں بھی ہے پیلِ جبل پیکر آسماں
(۵۳)	شاہا عجب نہیں ترے شبدیز کے لیے		بنوائے ماہِ نو سے رکابِ زر آسماں
(۵۴)	پہنچا نہ اُس کے کاوے کے انداز کو کبھی		کھاتا رہا زمیں پہ سدا چکّر آسماں
(۵۵)	انجم ہیں کیا شرر ترے نعلِ سمند کے		ہے بلکہ تیرا گردِ رہِ لشکر آسماں
(۵۶)	مانا اگر بلندیِ شان و شکوہ میں	ق	[illegible] سے تیرے ہو بھی گیا ہمسر آسماں
(۵۷)	پر اُس کے نقشِ پا کے مقابل بنا سکے		چار آفتاب ایک جگہ کیونکر آسماں
(۵۸)	یہ ذوق کی دعا ہے کہ جب تک زمانہ میں		منسوب ہر ستارے سے ہووے ہر آسماں
(۵۹)	بزمِ نشاط و عیش رہے تیرے گھر میں و نہ		لائے ہمیشہ تیری مرادیں بر آسماں

(۶۰)

مارے جگر میں حاسدِ بدخواہ کے ترے
تارِ خطوطِ مہر سے نشتر آسماں

قصیدہ نمبر ۲

اس قصیدہ کو ذوق نے شاہزادہ سلیم کی شادی کے موقعہ پر لکھ کر اکبر شاہ ثانی کے سامنے پیش کیا تھا۔ اس کا مسودہ مخلوط ہو گیا تھا۔ مرنے سے ایک سال پہلے اُستاد کو اس قصیدہ کا خیال آیا تلاش کی نہ ملا۔ ردیف قافیہ مضامین حافظ میں محفوظ تھے اُنھیں کو نگاہ رکھ کر قصیدہ تو نہیں لیکن ایک قطعہ لکھ ڈالا اور اُس کو عید الضحیٰ کے دربار میں اپنے ممدوح ابوظفر کے حضور میں نذر گزران دیا۔ ذوق کی وفات کے بعد اصل قصیدہ بھی مل گیا اور اب یہ قصیدہ عید الضحیٰ کے قطعہ کے ساتھ دیوانوں میں موجود ہی۔

(۱)	دل کہ اس دہر میں ہی گرسنۂ نازِ بتاں	ہمِ تیغ اس کو غنیمت ہی کہ دیکھا لبِ ناں
(۲)	ہوں وہ لب تشنہ کہ میں دامنِ دریا سمجھوں	برقِ پرسوز کا ہاتھ آئے جو طرفِ داماں
(۳)	وہ کبابِ دل ہوں کہ جس کے نفسِ سرد سے آہ	دم میں یخ بستہ ہو سرچشمۂ مہرِ رخشاں
(۴)	میں ہوں وہ شعلۂ جوالہ بزیرِ گردوں	کہ اگر دل کو قرار آئے تو جگر میں ہو جاں
(۵)	میں وہ مجنونِ جگر تفتہ ہوں جس کے بہ فصد	ہر بنِ مو سے عوض خوں کے نکلتا ہی دھواں
(۶)	چشمِ سوزن سے نہ لو سلسلہ زنجیر کا تم	دلِ وحشت زدہ ہی لاغر و بے تاب و تواں
(۷)	ہوں وہ افتادہ کہ ہمت کبھی یاور ہو تو ہو	دستگیر آکے عصائے مژۂ مور چکاں
(۸)	ہوں وہ تصویر سرِ صفحۂ عالم جس پر	ہو قلم وہ تو کرے کارِ سنان و پیکاں
(۹)	دل گرفتہ ہوں وہ میں دہر میں مانندِ انار	ایک گرہ وا ہو تو ہو صد گرہ اندر داماں
(۱۰)	ہوں وہ فرسودۂ غم جس کے بچشمِ بینش	کرتا سروِ چمنِ دہر ہی کارِ سوہاں
(۱۱)	قطرۂ شبنم کا ہو گل پر تو مری نظروں میں	سنگِ حسرت ہو کہ رکھتا ہوں نہ زیرِ دنداں
(۱۲)	میں ہوں وہ کشت کہ بیگانہ ہی سبزہ جس سے	اور اگر ہی تو ہی آغشتۂ زہرابِ سناں
(۱۳)	فلکِ سبز کے نیچے ہوں میں بن تلوار کا کھیت	آبِ شمشیر مجھے دو کہ یہی ہی مری جاں

(۱۴) ہوں وہ خود رفتہ کہ جوں عمرِ تلف کردہ مجھے
حشر تک ڈھونڈیں تو ممکن نہیں ہاتھ آئے نشاں

(۱۵) ماہِ نخشب کی طرح ہوتا عیاں ہوں سرِ کوہ
اور ابھی پل میں جو دیکھو تو عیاں ہوں نہ نہاں

(۱۶) ہوں وہ سرگشتہ کہ گر ساقی و ساغر چاہوں
حلقۂ دورِ فلاخن ہو بدستِ دہقاں

(۱۷) اس گلستاں کی روش پر گل بازی ہوں میں
نہ ادھر ہوں نہ اُدھر ہوں نہ وہاں ہوں نہ یہاں

(۱۸) دل نے لیموں سے کیا رنگ طلا کا روشن
ترش روئی سے رُخ زرد ہے میرا تاباں

(۱۹) میں وہ گردش زدۂ دہر ہوں جس کا پسِ مرگ
سنگِ تعویذ بھی چکر میں ہو مانندِ فساں

(۲۰) میں ہوں وہ بسملِ دلِ خوں شدہ جس کے خوں میں
تیغِ قاتل روشِ کشتیِ دریا ہو رواں

(۲۱) اشکِ خونیں ہے مرا آتشِ یاقوتِ یمن
گرچہ ہوں آب میں لیکن ہوں ہمیشہ سوزاں

(۲۲) دل اُڑا جاتا ہے جل جل کے جو بن آگ مرا
طائرِ رنگِ حنا بن کے ہوا ہوں پرّاں

(۲۳) طفلِ معصوم کا ہے خواب مری موت حیات
کہ یہی لب مرا خنداں ہے یہی ہے گریاں

(۲۴) وہ سیہ بخت ہوں میں خاک نے جس کی تکسیر
ہے سیہ کر دیا آئینۂ چرخِ گرداں

(۲۵) میں وہ بیمار ہوں مایوسِ شفا جس کے لیے
دمِ عیسیٰ نے کیا کارِ نفوسِ ثعباں

(۲۶) اُٹھ سکا سر نہ مرا مزرعِ گیتی میں ذرا
دل رہا دانۂ روئیدہ تہِ سنگ گراں

(۲۷) شرحِ جاں سوز سے میری نَے قلیاں کی طرح
کیا عجب نالے قلم سے جو نکل آئے دھواں

(۲۸) دلِ مایوس یہ تھا کہہ رہا مجھ سے کہ خرد
یوں لگی کہنے کہ بے فائدہ کیوں آہ و فغاں

(۲۹) پھر تو کر غور کہ مداح ہے کس شاہ کا تو
دیکھ وہ ابرِ کرم قلزمِ جود و احساں

(۳۰) وہ شہنشاہ کہ جشن اس کا ہے افلاک کی سیر
ہنستے مہوش ہیں تو کرتے ہیں ستارے افشاں

(۳۱) ماہ گردوں پہ ہے اور آ کے زمیں پر مہتاب
کثرتِ عیش سے دریا میں ہے شب کو رقصاں

(۳۲) سُن کے یہ مژدۂ جاں بخش ہر اک دیاں تک
شوقِ نظارہ ہوا عام بہ گلزارِ جہاں

(۳۳) دیکھتا ہوں کہ سرِ شاخِ مژہ کا سرِ چشم
رخِ نظارگیاں پر ہے بنا نرگس داں

(۳۴) آج عالم کا ہے دل شاد کہ جو عالمِ نو
جلوہ گر ہے سہرا اور رنگ بصد شوکت و شاں

(۳۵) ماہ فرخندہ لقب شاہ محمد اکبر — تاج شاہانِ زماں فخرِ سلاطینِ جہاں

(۳۶) دیکھا ہی دولت و صولت کا جو اس کے اقبال — دہر سرِ سرکش کا بھی قد ہو گیا خم مثلِ کماں

(۳۷) مدح حاضر کے لیے حاضرِ دربار ہو ذوق — تو ہی خاقانیِ ہند اور وہ ہی خاقانِ ماں

(۳۸) **مطلع ثانی**
پوچھ لو آج فلک سے کہ ہی خورشید کہاں
گر ہی کچھ وزن تو آجائے بسوئے میزاں

(۳۹) تیرے جلوہ کے تجلّی نے جو روشن کیا دل — ہو گیا شمع مرے سینہ میں تارِ رگِ جاں

(۴۰) آستیں اپنی ہلا دے جو ترا دستِ کرم — ہر شکن سے ہو عیاں لجۂ بحرِ عمّاں

(۴۱) کیوں نہ اربابِ ہمم ہوں تری ہمّت کے غلام — حق یہی ہی کہ الانسانُ عبیدُ الاِ نسان

(۴۲) آگے دریا ترے خود کھولے ہی لب بہرِ سوال — کھولے کس منہ سے لب پر بحر بھی ہی رکھتا مرجاں

(۴۳) سرخروئی ترے حاسد کو جگر خواری ہی — شیر کے بال سے ہی تیز تر اُس کو رگِ پاں

(۴۴) کانپتے ہیں ترے ہیبت سے پلنگ اور نہنگ — بحر و بر پر ہی تری تیغ کی برّش یکساں

(۴۵) ہی زرہ رکھتی اسی واسطے ماہی تہ آب — پہنے جوشن ہی نیستاں میں ہر اک شیرِ ژیاں

(۴۶) تیغِ ہندی تو کمر میں ہی ہر اک جوہر — رکھتا در زیرِ نگیں ہی صفحاتِ صفہاں

(۴۷) کوہ پر بیٹھ کے یوں بیٹھے بہ پشتِ ماہی — جیسے ابروئے بتاں ہو تہِ آئینہ عیاں

(۴۸) تری خنجر کو ملا شہپرِ قدرت سے ہی زور — مرغِ دل سینوں سے جو زاغ و زغن ہیں پرّاں

(۴۹) تیرِ ناوک کو ترے دیکھ کے ہی لوٹ رہا — طائرِ قبلہ نما خاک کرے گا طیراں

(۵۰) آتشِ قہر کی ہیبت سے تری نارِ سعیر — رکھتی شعلہ سے ہی انگشت بزیرِ دنداں

(۵۱) گنبدِ چرخ ہوا کلبۂ پردود اُسے — روح کو سینۂ حاسد میں بجا ہی خفقاں

(۵۲) تیرا فرماں تھا کہ فرماں بر دولت کے ہوا — ہووے اک برگ پیدا بہ گلستانِ جہاں

(۵۳) ہوئے یہ منکرِ اقبال ترے نا پیدا — کہ چمن میں نہیں اُگتا ہی گلِ نافرماں

(۵۴) ترے مہتابِ کرم سے جو سرِ قلزمِ قہر — پردۂ نور میں ابلا ہی تنورِ طوفاں

(۵۵) عدل نے تیرے دکھائے ہیں بہم آتش و آب
آبِ آئینہ میں روشن ہے رخِ برق وشاں

(۵۶) دلِ افگار کا ہے سودۂ الماس علاج
سنگ ہے سنگِ جراحت پہ سرِ زخم جہاں

(۵۷) تیری تاثیرِ محبت نے دیا ہے تریاک
ورنہ تھا زہر دلوں کو خطِ سبز خوباں

(۵۸) افقِ صبح سے کافور کا لیکر مرہم
رکھتا مہتاب ہے بر سینۂ صد چاکِ کتاں

(۵۹) سرزنش عہد نے کی تیری یہاں تک معدوم
کہ نظر آتا نہیں دشت میں کانٹوں کا نشاں

(۶۰) بے علف ناقۂ لیلیٰ ہے مگر قیس غریب
نہیں دیتا بہ ضیافت سرِ خارِ مژگاں

(۶۱) خسروا تیری توانائی اقبال سے آج
ناتوانوں کو ہوئی دہر میں یہ تاب و تواں

(۶۲) مور کا سلسلۂ نقشِ قدم گر ہو کہیں
اپنے حلقہ میں جکڑ لیتا ہے صد پیل دماں

(۶۳) آگے جلوہ کے ترے پرتوِ خورشید ہے گرد
آگے رتبہ کے ترے خاک ہے جرمِ کیواں

(۶۴) اس تصور میں جو ہے پیشِ نظر عالمِ نور
اس کو اک مطلعِ موزوں میں ہوں کرتا میں بیاں

(۶۵) مطلع
گر تری ذات نہ ہو کعبۂ اقبالِ جہاں
آسماں ہووے نہ پھر پھر کے زمیں کے قرباں

(۶۶) ہوسِ ناصیہ سائی تری خورشید کو روز
مو کشاں لاتی ہے در پر ترے ہو سر گرداں

(۶۷) مہرگاں ہمتِ عالی کا جو بادل لائے
ایسے نیساں سے وہ آفاق پہ ہو قطرہ فشاں

(۶۸) جن کی شادابی گوہر کو اگر دیکھے تو دور
طرفۃ العین میں ہو کاہ ربا کا یرقاں

(۶۹) آتشِ قہر و غضب تیری عیاذاً باللہ
مشتعل ہووے اگر سوئے گلستانِ جہاں

(۷۰) ہے یقیں صورتِ نخلِ گلِ آتشبازی
نخلِ فوارہ بھی پانی میں رہے شعلہ فشاں

(۷۱) ماجرے خامہ نے شیریں سخنی کا تیری
صورتِ موج میں دریا کے دیا تھا بزباں

(۷۲) سخن داہلِ سخن سب سرِ ساحل تھے کھڑے
دونو لب اس کے حلاوت سے بہم تھے چسپاں

(۷۳) وصفِ شوخی ترے توسن کا ہو کس طرح رقم
کہ قلم صفحۂ کاغذ پہ ہے جوں برق تپاں

(۷۴) باندھوں کس طرح سے مضمونِ سراسیمہ اسے
تڑپ اٹھتا ہے کرے جنبش اگر طبع رواں

(۷۵) قلم و حرف نہیں پیش نظر ہیں اس دم — سرِ حاسد سے ہے دل کھیلتا گوئے چوگاں

(۷۶) کہوں شائستگی اس بادیہ پیما کی میں کیا — تازیانہ ہے بکار اس کو نہ درکار عناں

(۷۷) نہیں انساں ہے مگر کام ہیں انساں سے فزوں — پر نہیں پر وہ پری سے ہے زیادہ پرّاں

(۷۸) خسروا سرعتِ رفتار ہو گر مدِّ نظر — پہلے ہو قاف سے تا قاف سراسر میداں

(۷۹) جلوہ گر خانۂ زیں پر ہو پھر اس شان سے تو — بر سرِ دوشِ صبا جیسے شمیمِ ریحاں

(۸۰) تازیانہ جو لگا دے تو کفل پر اس کے — اور چمک کر کبھی اڑ جائے وہ بجلی ترّاں

(۸۱) ابھی گوڑے کی صدا کوہ سے پھر کر نہ چلے — وہ کئی بار پھرے واں سے یہاں یاں سے وہاں

(۸۲) کیا دکھاؤں ترے ہاتھی کی بلندی شاہا — آئے کوسوں سے نظر جب تو عیاں را چہ بیاں

(۸۳) جھومتا جھامتا آتا ہے درِ دولت پر — کہتے ہیں ساقی طنّاز سے یوں بادہ کشاں

(۸۴) سمتِ قبلہ پہ ہے ابر آیا سرِ دوشِ ہوا — خُم پہ خُم آج چلے جام نہ آئے بمیاں

(۸۵) اس کی مستک پہ سپیرا و یہ وہ نگارِ خرطوم — کریں آنکھوں پہ رقم قوسِ قزح کا عنواں

(۸۶) اور اگر یہ نہیں مضموں تو کسی مہوش کی — زلف پر گُل ہے دیا کاکلِ عنبر افشاں

(۸۷) اس کے دنداں یہ نہیں غور سے دیکھا ہے — کشورِ زنگ میں آئے ہیں فرنگی بچگاں

(۸۸) کیا لکھوں آگے ترا وصف کہ منہ میں میرے — پاسِ آداب سے جوں شعلہ زباں ہے لرزاں

(۸۹) ختم کرتا ہے ثنا تیری دعا پر اب ذوق — کہ زباں کو بس اب آگے نہیں یارائے بیاں

(۹۰) تجھ کو یہ جشن مبارک ہو بصد جاہ و جلال — عقل ہو پیر تری بخت ہیں تیرے جواں

(۹۱) جو دعا گو ہیں ترے ان کی دعائیں ہوں قبول — صبحِ جشنِ طرب افزا میں ہو دائم خنداں

(۹۲) اور بہ رنگِ شبِ دیجور ترے سب بدخواہ — روسیہ محفلِ عالم میں ہوں جوں ماتمیاں

قطعہ تہنیت عید اضحی

(۹۳) خسروا جلوہ ترا وہ طرب افزائے جہاں — کہ جسے دیکھ کے ہو عید بھی قرباں قرباں

(۹۴) حکم دے تو جو شہا واسطے قربانی کے — سعد ذابح بھی کرے ایسا چھری کو برّاں

(٩٥) گاؤ گردوں نہ فقط خوف سے اس کے ہم کانپے
بلکہ ہو زیر زمیں گاؤ زمیں بھی لرزاں

(٩٦) تو جو ہو حامی اسلام تو بت خانہ میں
بت کرے قصد نماز اور کہے ناقوس اذاں

(٩٧) نیرجاہ شب و روز ترا جلوہ فروز
مہر تاباں کبھی ظاہر ہے کبھی ہے پنہاں

(٩٨) قطرہ افشاں ہو اگر تیرا سحاب ہمت
سیپ کے پنجہ میں گہر بحر سے نکلے مرجاں

(٩٩) اور گہر بھی ہوں وہ خوش آب جنھیں تکھے کے دور
طرفۃ العین میں ہو کاہ ربا کا یرقاں

(١٠٠) نطق شیریں ترا وہ ہے کہ تنا میں اس کے
تر زباں موجۂ دریا ہو اگر ایک زماں

(١٠١) آب دریا میں ہو یہ جوش حلاوت پیدا
لب دریا بھی بہم ہو کے ہوں دونوں چسپاں

(١٠٢) اس قدر تابع فرماں ہے زمانہ تیرا
نہ ہو گلشن میں بھی روئیدہ گل نافرماں

(١٠٣) ہو کے سرسبز بہاراں کرم سے تیرے
شاخ ہر گل چمن دہر میں ہو شاخ کماں

(١٠٤) بلکہ حیرت کی نہیں جا کہ سر شاخ خدنگ
روش غنچۂ گل ہووے شگفتہ پیکاں

(١٠٥) وہ ترا زور حمایت ہے کہ جس کے باعث
ناتوانوں کو بھی ہو دہر میں یہ تاب و تواں

(١٠٦) ہل سکیں پھر نہ جگہ سے کبھی گر باندھ رکھیں
ایک تار نگہ مور سے سو پیل دماں

(١٠٧) دیگ مطبخ پہ ترے یہ فلک پر انجم
کیا عجب صورت سرپوش ہو گر قطرہ فشاں

(١٠٨) پیل تیرا گل سوسن کا بڑا ہے انبار
گل مہتاب کے گلدستہ ہیں اس کے دنداں

(١٠٩) اس کی خرطوم کسی دلبر سیہ پوش کی
جعد مشکیں ہے کہ ہے کاکل عنبر افشاں

(١١٠) لکھوں شوخی جو ترے توسن چالاک کی میں
جنبش خامہ بھی ہو موج رم برق جہاں

(١١١) وقت کاوے کے دم معرکہ اک اس کا
سر حاسد کو رکھے صورت گوئے چوگاں

(١١٢) دل میں ہے جوش مضامیں تو نہایت لیکن
دل حوادث سے زمانہ کے ہے بیتاب و تواں

(١١٣) ذوق کرتا ہے تنا ختم دعا پر تیری
کیا لکھے وہ ترے اوصاف کہ قاصر ہے زباں

(١١٤) عید اضحیٰ تجھے ہر سال مبارک ہووے
تجھ پہ ہو سایۂ حق اور ترے سایہ میں جہاں

قصیدہ نمبر ۲۱

اکبر شاہ ثانی کی مدح میں

(۱) مدح کر اس شاہ دریا دل کی ای دل جس کا فیض
لعل و گوہر ہو بہاتا وقت گفتن آب میں

(۲) شاہ اکبر خسرو غازی کہ آب تیغ سے
رکھے حاسد کو ہمیشہ تا بہ گردن آب میں

(۳) پڑھ کے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا ولا
جوں شناور پھر ہوا میں مست پا زن آب میں

(۴) مطلع روشن لکھا جس سے کہ بحر نظم میں
صورت اختر دُر معنی ہیں روشن آب میں

(۵) ڈالے جوں روح القدس تو جبکہ توسن آب میں
نور حق ہو اہل برہاں پر مبرہن آب میں

(۶) ای شہ الیاس نسبت ای شہ خضر احترام
خشک و تر کو ہی سہارا تیرا دامن آب میں

(۷) تا مرحق لب پہ جو مارے تیغ راہ حق میں تو
غرق جوں فرعونیاں ہو فوج دشمن آب میں

(۸) تو شہ دریا نوال اور دل ترا موج کرم
ہی سخاوت سے تری دست قلزن آب میں

(۹) تیرا نیسان عطا جس دم گہرباری کرے
گوہر تر سے بھریں موجوں کے دامن آب میں

(۱۰) حکم تیرا جستجو چاہے تو گم ہونے نہ پائے
مثل ابراہیم ادہم ایک سوزن آب میں

(۱۱) تیرے حکم شرع سے جب کفر دریا برد ہو
غرق ہووے تا بہ انشائے برہمن آب میں

(۱۲) ہو ترے سینہ میں جب بحر معانی موج زن
قطرہ سے روشن ہو صد معنی روشن آب میں

(۱۳) ہو ترا فیض سخن گر معنی نطق فصیح
بلبلے مانند بلبل ہوں نوازن آب میں

(۱۴) تیرے آگے گر کریں اعدا سر عصیاں بلند
مثل قوم نوح ہووے سب کا مدفن آب میں

(۱۵) تو صفا را ہو جو دریا میں تو ایک اک کہ م آب
ہو عدو کے قتل کو سو سو تہمتن آب میں

(۱۶) روئے دریا پہ بناتے ہیں بہم موج و حباب
بہر سربازان لشکر خود و جوشن آب میں

(۱۷) نور ظلمت ہم گر دشمن ہیں پہ حیراں ہوں میں
تیرے خنجر میں ہی کیوں آتش بہ آہن آب میں

(۱۸) باد پا تیرا ہی یوں آتش قدم بروئے خاک
ق
ہوئے جوں برق درخشاں سایہ افگن آب میں

(۱۹) عکس ابھی دریا میں ہی یوں سے اُڑ جاتا ہی تو روح گویا اُڑ گئی اور رہ گیا تن آب میں

(۲۰) تھا فیلِ کوہ پیکر بس کہ دریا سیر ہی ڈالے وہ کوہ رواں جب پا دمِ آب میں

(۲۱) مثلِ ابر آئے ولیکن سرعتِ رفتار سے اوپر اوپر جائے مثلِ ابرِ بہمن آب میں

(۲۲) نسرِ طائر نسرِ واقع چرخ پر تا ہوں شہا اور زمیں پر ہووے تا ماہی کا مسکن آب میں

(۲۳) ہو ہوائے شوق میں سر پر ہما اقبال کا ماہیِ دولت کا ہو تیرے نشیمن آب میں

قصیدہ نمبر ۲۲

بحر مضارع

در مدح اکبر شاہ ثانی

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

(۱) خضرِ نصیب کی گر دنیا میں رہبری ہو اور شاہراہ دل پر چشمِ ہنروری ہو

(۲) منظورِ ہر نظر میں تب شکلِ آئینہ ہوں روشن قلم سے میرے تاجِ سکندری ہو

(۳) تارہ کی طرح چمکے ذرہ مرے سخن کا اور نام میرا روشن جوں مہر و مشتری ہو

(۴) میں رستمِ معانی اور سیستانِ سخن ہی دیتا جو زورِ قسمت دل کو تناوری ہو

(۵) برگشتہ بخت اپنا گر آئے راستی پر گردوں بھی سرنگوں پھر دیکھا اپنی سروری ہو

(۶) یہ کہہ رہا تھا میں جو یکبار عقل بولی وہ بات کہہ کہ جس میں تیری بھی دلبری ہو

(۷) تجھ کو خبر نہیں کیا ہی دورِ شاہِ اکبر رفعت سے پست جس کی شانِ سکندری ہو

(۸) ہی فکر کیا جب ایسا فیاض ہو جہاں میں اور دل کا اُس کے مقصد خود بندہ پروری ہو

(۹) مثلِ سحاب جا کر باندھے ہوا فلک پہ جس پر کہ اُس کی چشمِ الطاف سرسری ہو

(۱۰) دربار میں تو اُس کے ہو بہرہ یاب جا کر بہروزی ہووے میری اور تیری بہتری ہو

(۱۱) لیکن رہِ رسائی اُس وقت ہوگی روشن جب خضرِ راہ تیری طبعِ سخنوری ہو

(١٢)	تو بھی تو سوچ دل میں تیرے دُرِ سخن کا	اُس کے سوا جہاں میں کون آج جوہری ہو
(١٣)	اُس کی نظر چڑھیں گر یہ تابدار گوہر	پھر نام تیرا روشن مانندِ انوری ہو
(١٤)	تب بحرِ فکر میں دل غوّاص ہو کے اُترا	معلوم تاکہ سب کو زورِ شناوری ہو
(١٥)	مطلع یہ ہاتھ آیا شہوار بن کے موتی	شرمندہ جس کے آگے صد کانِ جوہری ہو
(١٦)	مطلع	شاہا نظر کرم کی جس ذرّہ پر ذری ہو وہ آسماں پہ جاکر خورشیدِ خاوری ہو
(١٧)	دیکھی ہے چین ابرو آئینۂ جبیں میں	کیونکر نہ تن میں اُس کے ہیبت سے تھرتھری ہو
(١٨)	کیا تاب ہے فلک کی جنبش کرے جگہ سے	گر بہرِ پائے بندی ایماءِ سرسری ہو
(١٩)	یہ آستانِ دولت ہے سجدہ گاہِ عالم	دل کو تری عقیدت اورنگِ سروری ہو
(٢٠)	دارا کو تیرے در تک ہو کس طرح رسائی	درباں جو تیرے در کا۔ کرتا سکندری ہو
(٢١)	سورج مکھی کا تیرے اک پھول مہرِ انور	قربانِ چترِ دولت۔ نہ چرخِ چنبری ہو
(٢٢)	باغِ جہاں میں نرگس لے کیوں نہ جامِ زریں	جب ہر گدا کو دیتا اک ساغرِ زری ہو
(٢٣)	دکھلائے آبداری جب تیغ شعلہ دم کی	شیروں کے دل میں ٹھنڈا خونِ دلاوری ہو
(٢٤)	کشتِ امل کو سرسبز آبِ گہر سے کر دے	ابرِ کرم کی تیرے جب فیض گستری ہو
(٢٥)	بیشہ میں معدلت کے۔ وہ شیر ہے تو شاہا	نوشیرواں کو جس سے ہرگز نہ ہمسری ہو
(٢٦)	شیوہ مہوسوں کا۔ مہرِ کرم ہے تیرے	تیری گداگری ہو۔ کیوں کیمیا گری ہو
(٢٧)	گر آفتاب تیرا۔ ڈالے کرن کو اپنی	تاجِ گدا کا جلوہ۔ جوں تاجِ قیصری ہو
(٢٨)	تیری ثنا میں شاہا لکھتا ہوں اب یہ مطلع	جس کی چمک سے کاغذ جوں کاغذِ زری ہو
(٢٩)	مطلع	پابوسِ نقشِ پا سے تیرے جو کنکری ہو جاکر فلک پہ اُس کو تاروں سے برتری ہو
(٣٠)	ابرِ کرم سے تیرے۔ کیا دور ہے کہ شاہا	کشتِ فلک میں پیدا۔ سرسبزی و تری ہو

(۳۱)	سورج کی جو کرن ہی گردوں سے لے زمیں تک	مانندِ عشق پیچاں پھر سر بسر ہری ہو
(۳۲)	مریخ کو فلک پہ جس تیغ سے ہو ہیبت	دشمن کو ہاک کر پھر کیا اس سے جاں بری ہو
(۳۳)	نعرے سے تیرے ہووے ہیبت کا چاک سینہ	دل پر دلاوری کے۔ وہ تیغ حیدری ہو
(۳۴)	تیرے سوا جہاں میں کون آج ہی توانا	جو دل کے ناتواں کو دیتا تونگری ہو
(۳۵)	جاروب کش ہی تیرے مشکوئے خسروی کا	زیبا ہی ماہ کو گر فرمانِ مہتری ہو
(۳۶)	خورشید نذر لائے جب افسر شعاع سے	منشور افسری پر توقیع خاوری ہو
(۳۷)	ابروئے تاج بخشی جس دم کرے اشارت	کشتی میں لے کے حاضر وہ افسر زری ہو
(۳۸)	لائیں پئے سواری۔ توسن کو جب سجا کر	صورت میں ہووے پتلی۔ پرواز میں پری ہو
(۳۹)	چلتا ہوا ہی افسوں اڑتا ہوا چھلاوہ	پھر اس سے آگے بڑھ کر کیا سحر سامری ہو
(۴۰)	کیا برش قلم وان دکھلائے شہسواری	جب توسن تصور کھاتا سکندری ہو
(۴۱)	خاکِ قدم ہو اس کی اہل نظر کو سونا	جو نقش سم ہو اس کا وہ مہر اکبری ہو
(۴۲)	تو اس پہ بر سر زیں جوں رحل پر ادب سے	ام الکتاب لیکر جبریل نے دھری ہو
(۴۳)	کس وصف کی ہو سیڑھی ہاتھی پہ تیرے موزوں	کرتا نہ فیل گردوں جس کی برابری ہو
(۴۴)	اس طرح جلوہ گر ہی تو بر سر عماری	برجِ حمل میں جیسے خورشید خاوری ہو
(۴۵)	چار آئینہ بدن پر دشمن کے گر سجا ہو	اور سر پہ اس کے ٹوپی فولاد کی دھری ہو
(۴۶)	پر جیسے آئینہ سے۔ تیر نگاہ گذرے	یوں غرق اس میں تیری ہر تیر کی سری ہو
(۴۷)	کیا سعد وں کا یاں ہووے حساب باقی	جب چھائی آسماں پر فرخندہ اختری ہو
(۴۸)	ختم ثنا ہی کرتا اب ذوق اس دعا پر	تو مدعا یہ اس کی گر ملتفت ذری ہو
(۴۹)	جو ہو ترا دعاگو گلرنگ ہو وہ گل کر	بدخواہ اگر ہو خنداں صد برگ جعفری ہو
(۵۰)	ہو سیر بخت تیری گر اوجِ میمنت پر	رفتار بخت اعدا بر رجع قہقری ہو

قصیدہ نمبر ۲۳

بہ تقریب تہنیت سالگرہ اکبر شاہ ثانی

بحر مضارع

(۱) گردش میں چشم مست کی ہو دل مرا گرہ — اور کھولے ہائے دانہ کی یوں آسیا گرہ
(۲) سینہ میں دل اگر نہ گرہ تھا تو کس لیے — ہر اشک میری آنکھ سے ہو کر گرا گرہ
(۳) اپنا دل گرفتہ چمن میں نہ وا ہوا — غنچہ ہزار جا پہ کھلا اور ہوا گرہ
(۴) چلتا نہیں ہی پنجۂ مژگاں کا کچھ عمل — ہی ایسی چشم تر سے بہم آشنا گرہ
(۵) قمری ہی لائی چاک گریباں چمن میں آہ — ای سرو گل سے دے سر بند قبا گرہ
(۶) ہوں وہ گرفتہ دل کہ مژہ پر ہجوم اشک — ہوتا ہی شکل خوشۂ انگور آگرہ
(۷) میں مجمر فنا میں ہوں کیا دانۂ سپند؟ — کھولے ہی کار بستہ کی میری صدا گرہ
(۸) تصویر غنچہ ہوں چمن روزگار میں — وا کر سکے گی میری بھلا کیا صبا گرہ
(۹) مرقد پہ میرے طرۂ شمشاد کی طرح — پھوٹے گی نخل شمع میں بھی جا بجا گرہ
(۱۰) آیا ہوں میں سرشت میں لیکر گرفتگی — ہوویں گے استخواں بہ گلوئے ہما گرہ
(۱۱) رہوے گا شکل دست حنا بستہ حشر تک — قاتل کے دست دل میں مرا خوں بہا گرہ
(۱۲) گر میں گرفتہ دل ہوں۔ تو جوں دانۂ انار — محفل میں ہوگا خندۂ دنداں نما گرہ
(۱۳) میں عکس پنا دوں تو ہو جوہر سے آئینہ — جوں دام موج و شکل خط بوریا گرہ
(۱۴) عکس دل فسردہ سے مینائے بزم می — رہ جائے شکل دانۂ انگور کھا گرہ
(۱۵) یہ زہر غم چڑھا ہی کہ سبزہ بزیر زلف — سوجھے ہی یوں کہ زہر کی تھا یہ بلا گرہ
(۱۶) میں دل گرفتہ آہ اگر کاروان میں ہوں — حیرت سے اینٹھ کر ہو زبان درا گرہ

(۱۷) رویا میں شکلِ شیشہ کبھی کھول کر نہ دل — میرے گلو میں گریہ ہمیشہ رہا گرہ

(۱۸) دل بستگی کا اپنے قلمبند کرکے حال — بازو پہ مرغِ دل کے اگر دوں لگا گرہ

(۱۹) کھائیں کبوترانِ گرہ باز کی طرح — سینہ سے آن کر سرِ دوش ہوا گرہ

(۲۰) وہ دل گرفتہ ہوں کہ اگر نکلے پاس سے — جوں غنچہ ہو رہوں بہ جبینِ صبا گرہ

(۲۱) پھیلاؤں گر شمیم مصا میں کو ہند میں — ہووے ختن میں نافۂ مشکِ خطا گرہ

(۲۲) رجعت سے نجم بد کی مری ماہی سپہر — خرچنگ بن کے بیٹھ رہے ایک جا گرہ

(۲۳) پیدا ہوں سو گرہ اگر اک دل سے کھولیے — جوں کو لنار لالہ و تخمِ حنا گرہ

(۲۴) کھنا نا ماہرو کا ہی کہنا کہ دیکھیو! — قینچی کی طرح کترے ہی چرخِ دوتا گرہ

(۲۵) آہیں تو کھینچیں سینۂ صد چاک سے بہت — ق — کھلنی تھی میرے دل کی مگر کیا بھلا گرہ

(۲۶) سوزن کا رشتہ بن کے کھچا جنتری میں آہ — ہی زیر پائے رشتہ بپا دوسرا گرہ

(۲۷) قطروں سے خونِ دل کے ہوں سو سو گرہ عیاں — اک آبلہ سے دل کے جو کھولوں ذرا گرہ

(۲۸) یہ عقدہ مثلِ ابروئے خوبانِ کینہ جو — ہی ڈالتا بہ ناخنِ عقدہ کشا گرہ

(۲۹) رمّال قرعہ ڈالے جو اس عقدہ پر تو ہو — انگلی سے پوری پوری ہیں اس کی جدا گرہ

(۳۰) ہر قطرۂ سرشک مرے روئے زرد پر — خاطر گرفتگی سے ہی جوں کہربا گرہ

(۳۱) یارب وہ شانہ پاؤں کہاں میں جو دل سے آہ — دے کھول شکل عقدۂ زلفِ دوتا گرہ

(۳۲) وابستہ تارِ موئے میاں سے ہوں شکلِ ناف — چشمِ کشادہ کار رکھے مجھ سے کیا گرہ

(۳۳) نقطہ کی طرح مرکزِ گردش رہا صدا — میں تھا مگر بہ دائرۂ دیرپا گرہ

(۳۴) دل تھا گرہ خیال میں جو لگے عقل نے — یوں کھولدی بہ ناخنِ فکرِ رسا گرہ

(۳۵) اُس آفتاب پر تو نظر کر کہ جوں تگرگ — پل بھر میں اک زمانہ کی ہی کھولتا گرہ

(۳۶) وہ کون یعنی اکبرِ ثانی کہ جس نے وا — تیرے بھی کام دل سے ہی کی بارہا گرہ

(۳۷) گل کی گرہ بہار کرے گر صبا سے وا — وہ کھولدے دلوں کی بہ فضلِ خدا گرہ

(۳۸)	لایا ہوں بہرِ نذر میں دُرِّ آب دار		ہو جس کو دیکھ آپ دُرِ بے بہا گرہ
(۳۹)	جوں برق لکھ کے مطلعِ برجستہ خامہ نے		مطلع سے آفتاب کے دی ہی لگا گرہ
(۴۰)	مطلع	مہ طلعتوں میں حسن سے کی تو نے وا گرہ کیوں میرے دل میں خالِ سویدا رہا گرہ	
(۴۱)	کھلجائے نام پاک سے اک آن میں ابھی		گر ہووے کوہ مروہ و کوہِ صفا گرہ
(۴۲)	ہیبت سے تیرے نطق کے تجالہ بن کے ہی		دعویٰ کے لب پہ آ سخنِ مُدّعا گرہ
(۴۳)	چاہے جو اُس کو آبِ فصاحت کرے رواں		لکنت دہیں زبان پہ دیوے لگا گرہ
(۴۴)	تیرے سحابِ جود سے گلشن میں صبحدم		بے منتِ زر ہی غنچۂ گل باندھتا گرہ
(۴۵)	گر دل خنک کی جان فرو بستہ کھچ کے ہو		ما بینِ کوہِ قاف میانِ شتا گرہ
(۴۶)	تو ناخنِ نگاہ سے مانندِ آفتاب		دے کھول دم میں دیکھ کے یہ ماجرا گرہ
(۴۷)	کھولے ہیں کارِ بستۂ عالم سے دانہ وار		تیرے ہوائے لطف و سحابِ عطا گرہ
(۴۸)	دستِ گرہ کشا نے ہی باقی کہاں رکھی		جز تکمہ ہائے پیرہنِ اغنیا گرہ
(۴۹)	البتہ دل میں غنچۂ پیکاں کے ہی ترے		جانب سے حاسدوں کے صباح و مسا گرہ
(۵۰)	یا جو تری کمانِ نگاریں میں ہی نمود		وہ ابروے نگار پہ ہی خوشنما گرہ
(۵۱)	اک دم میں تیرے ناخنِ شمشیر سے ہوں وا		ہیں سر جو حاسدوں کے بروزِ وغا گرہ
(۵۲)	تیرے فروغِ نیّرِ حشمت سے کیا عجب		گر مہر ہو سمٹ کے بہ شکلِ سہا گرہ
(۵۳)	اللہ رے تیری قوتِ بازو کہ مثلِ گوے		چوگاں کے آگے کوہ کو ہی جانتا گرہ
(۵۴)	تو چاہے گر تو دامنِ ساحل میں بحر کو		دو نو طرف سے کھینچ کے دیوے لگا گرہ
(۵۵)	پنجہ سے تیرے مہر کے گردوں پہ ہر سحر		کھل جاتی ہی ستاروں کی لا انتہا گرہ
(۵۶)	منقارِ ماکیاں کی طرح ناخنِ ہلال		ہی بیضۂ فلک کی سدا کھولتا گرہ
(۵۷)	لائے جو شعلہ حرفِ شرارت زبان پہ		تاثیرِ عدل سے ہو تری لب پہ آ گرہ

(۵۸) اللہ رے بیمِ عدل کہ خونِ زمانہ میں — دشنہ بھی رکھے کرکے جبیں پر ابا گرہ

(۵۹) زلفوں کے دام جیسے حسینانِ نازنیں — ق — ہیں ڈالدیتے دیکے بسوئے قفا گرہ

(۶۰) مارِ سیہ کے سر میں اسی طرح زہرمار — ہووے گا مثلِ مہرۂ مار ایک جا گرہ

(۶۱) انجم سے تیری سالگرہ کے لیے فلک — ہر سال کہکشاں میں ہی دیتا لگا گرہ

(۶۲) توسن ترا زمیں پہ جو کاوے کا ڈالے نقش — سمجھیں کہ بیٹھا مار کے ہی اژدہا گرہ

(۶۳) جولاں پہ اپنے آئے تو جوں جنبشِ صبا — غنچوں کی کھولے باغ میں وہ بادپا گرہ

(۶۴) دامانِ ابرِ تر پہ وہ پاتا ہی برق نام — اُس کا شرارِ نعل جو دے ہی اُڑا گرہ

(۶۵) گرد اُس کی گردِ سُم سے بمیدانِ کارزار — ہو گردباد دامنِ صحرا میں کھا گرہ

(۶۶) لائے اُڑا کے تو اُسے از شرق تا بغرب — کھلنے نپائے یہاں بہ جبینِ ہوا گرہ

(۶۷) رفعت پہ تیرے فیل کی طبعِ رسا نے رات — پھینکا کمندِ وہم کو جو کرکے وا گرہ

(۶۸) آیا نظر کہ صفحۂ چشمِ زمانہ میں — اک نقطہ مشکِ ناب کا ہی ہو رہا گرہ

(۶۹) ہی بسکہ رکھتا عقدہ کشائی کا دل میں شوق — دیکھا جو نی شکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ

(۷۰) کرتا ہی آشنا اُسے دنداں سے وہ فقط — اس واسطے کہ اُس کی بھی ہو دل کی وا گرہ

(۷۱) سلکِ دُرِ سخن میں دلا صبح تا بہ شام — جوں سبحہ دے گا بیٹھا ہوا تا کجا گرہ

(۷۲) وا کر لبِ سوال بدرگاہ ذوالجلال — تا رہ نجائے سینہ میں دل کی دعا گرہ

(۷۳) غلطاں بزیرِ گنبدِ گردوں ہوا کرے — بن بن کے تا زمانہ کی صبح و مسا گرہ

(۷۴) تا چرخ واژگوں پہ سرِ شاخِ کہکشاں — ہو خوشہ وار عقدِ ثریا سدا گرہ

(۷۵) میدان ہو تا سپہر کا اور گوے ماہ و مہر — اور دورِ مہ سے ہو ذنب و راس تا گرہ

(۷۶) تا دل گرفتگی سے زمانہ کی بزم میں — ہر دم گلوئے شیشہ میں ہو قہقہہ گرہ

(۷۷) حبِ نبات کو پئے دردِ مریضِ عشق — تا دیں بخالِ لبِ بتِ شیریں ادا گرہ

(۷۸) جب تک شمیمِ کاکلِ پیچاں کے رشک سے — نافہ میں ہووے مشکِ ختن بے خطا گرہ

(۷۹)	ہر سال تجھ کو جشن مبارک ہو خسروا	اور مشکلات خلق کی ہوں اُس سے واگرہ
(۸۰)	پر تیرے مدعی کی نہ وا ہووے جوں حباب ہرگز محیط دہر میں غیر از فنا گرہ	

قصیدہ نمبر ۲۴

در مدح زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت سید عاشق نہال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

یہ قصیدہ حضرت آزاد کے مرتبہ دیوان ذوق سے پہلے مختصر دیوان مروجہ میں شامل تھا ۱۲۴۵ھ میں جبکہ اکبر شاہ ثانی کا عہد تھا ایک دکنی بزرگ شیخ نہال چشتی کی شان میں جن کی ولایت کا شہرہ دکن سے دلی تک پہونچا تھا تصنیف ہوا استاد ذوق نے ان شیخ کے حالات سائیں نثار علی شاہ کے زبانی جو ان دنوں دہلی آئے ہوئے تھے سنے تھے اور ان حالات سے کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ ان جذبات عقیدت کو نظم کی صورت میں ظاہر کیے ہی بن پڑا۔ استاد کے مسودات میں یہ قصیدہ موجود نہیں تھا استاد کے زبانی سنے ہوئے اس کے چند اشعار حضرت آزاد کے کان میں پڑے ہوئے تھے اور وہ اس کی تلاش میں تھے بالآخر استاد کی وفات کے کچھ دنوں بعد دہلی کی ایک برگزیدہ خاتون سے جن کے یہاں سائیں نثار علی شاہ فروکش ہوئے تھے خود استاد کے ہاتھ کا لکھا ہوا قصیدہ ان کو مل گیا اور انھوں نے اپنے مرتبہ دیوان میں اس کو جگہ دی۔

(۱)	ہے ابر درفشاں وہ چمن میں کمال کے	عاشق نہال کیوں نہ ہوں عاشق نہال کے
(۲)	ہیں دیدہ در ستاروں میں خورشید و ماہ گر	روشن ہیں دونو نور سے اس کے جمال کے

(٣) اُس کی نگہ سے گر جگرِ سنگ پائے رنگ — پھر جائیں پل میں لعل سے دامن جبال کے
(٤) ہی بحر اُس کے سامنے کشتی بکف صدا — پھرتا صدف ہی کھولے ہوئے لب سوال کے
(٥) ہیں اُس کے در کے خاک نشینوں کے دل غنی — خواہاں وہ ملک کے ہیں نہ جویاں ہیں مال کے
(٦) دنیائے خاکساری اُسے دی ہی نذر میں — مٹی خمیر کی یہ ہی گھر میں کلال کے
(٧) ہو اُس کا حکم عام جو بر منع انقطاع — رہ جائے ارہ چوب پہ دنداں نکال کے
(٨) دل جس کا اس کے زورِ حمایت سے ہی قوی — وہ پیرِ زال سمجھے ہیں رستم کے زال کے
(٩) ہیبت جو اُس کی وادیِ حق میں کرے ظہور — جا بیٹھے چھپ کے شیر بھی گھر میں غزال کے
(١٠) اُس کی شمیمِ خلق معطر کرے جو گل — لے لیکے سونگھیں اہلِ چمن پھول ڈھال کے
(١١) خوشبو سے اُس کی فیض کے ہوتا ہی مشکبو — ہی وہ جو خون جام میں نافِ غزال کے
(١٢) کیا تاب رات دن میں تغیر ہو بال بھر — وہ لائے گر زمانہ میں دن اعتدال کے
(١٣) ہو شکرِ ثنا سے اگر اس کی کامیاب — لب بند ہوویں طوطیِ شیریں مقال کے
(١٤) طائر بھی اُس کے ذکر سے ہیں خرد ہوئے — نکلے ہی پہر پہر صدا منہ سے لال کے
(١٥) آبِ گہر میں ہووے رواں کشتیِ گدا — دستِ کرم سے اُس شہِ دریا نوال کے
(١٦) جی چاہتا ہی ہو کے مخاطب بیاں کروں — اوصاف ایسے شاہ کرامت خصال کے
(١٧) ای سید جلال کے خورشیدِ پر جلال — قربان جائیے ترے جاہ و جلال کے
(١٨) تو شمعِ بزمِ خاص کہ پیدا کیا تجھے — صانع نے اپنے نور کے سانچے میں ڈھال کے
(١٩) گردوں بھی پست ہو کے ہوا خوب منفعل — رتبہ کو دیکھا جب ترے اوجِ کمال کے
(٢٠) انجم جنھیں ہیں کہتے منجم جہان کے — قطرے جبیں پہ ہیں عرقِ انفعال کے
(٢١) ای شاطرِ زمانہ تصدق ہو پیلِ چرخ — شطرنجِ عشق میں ترے گھوڑے کی چال کے
(٢٢) دیکھا جو تیرے فیض کو جاری تو رہ گیا — دریا بھی منہ بھنور کے گریباں میں ڈال کے
(٢٣) جس دل پہ تو نگاہ کرے اُس کے سامنے — جامِ جہاں نما ہی برابر سفال کے

(۲۴)	ہی گرچہ تو جنوب میں لیکن ترا جمال	ق	روشن ہوا کمال سے قطب شمال کے
(۲۵)	سنتے ہیں جاں نثاروں سے جب تیرا ذکر خیر		گویا اذاں کو سنتے ہیں منہ سے بلال کے
(۲۶)	سرتا قدم ہیں شوق ترے طالب جمال		مشتاق روزہ دار کھڑے ہیں ہلال کے
(۲۷)	ساعت بقدر روز ہی اور روز ہفتہ وار		ہر ہفتہ ماہ و ماہ برابر ہی سال کے
(۲۸)	بیتاب اس طرح ہیں ترے اشتیاق مند		جیسے طیور تازہ گرفتار جال کے
(۲۹)	مرغ نظر کے ساتھ اڑا چاہتا ہی دل		مژگاں سے دونو بازوں پہ پر نکال کے
(۳۰)	جاتا ہی دوڑ دوڑ کے ہر دم تری طرف		دھو دھو کے پاؤں پیچھے پیک خیال کے
(۳۱)	شاہا یہ تیرا ذوق ہی امیدوار لطف		ہو حال پر نگاہ اس آشفتہ حال کے
(۳۲)	تا جلد اس کا کوکب طالع پئے عروج		آجائے سمت اوج پہ گھر سے وبال کے
(۳۳)	کردے بہار نام سے اپنے اسے نہال		جھونکوں میں آگیا ہی سموم ملال کے
(۳۴)	دنیا میں زندگی کرے آرام سے بسر		ایمان اس کے ہاتھ ہو وقت انتقال کے
(۳۵)	نکلے بہ صبح حشر تو رنگ اس کا جوں شفق		ہو سرخ دوستی سے محمدؐ کی آل کے

قصیدہ نمبر ۲۵

بحر رمل — در مدح ابو ظفر بہادر شاہ مرحوم — [illegible]

(۱)	ساون میں دیا پھر مہ شوال دکھائی		برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی
(۲)	کرتا ہی ہلال ابروئے پر خم سے اشارہ		ساقی کو کہ بھر بادہ سے کشتی طلائی
(۳)	ہی عکس فگن جام بلوریں سے مئے سرخ		کس رنگ سے ہوں ہاتھ نہ مئے کش کے حنائی
(۴)	کوندے ہی جو بجلی تو یہ سوجھے ہی نشہ میں		ساقی نے ہوا آتش سے مئے تیز اڑائی

(۵) یہ جوش ہے باراں کا کہ افلاک کے نیچے | ہووے نہ تمیز کرۂ ناری و مائی
(۶) پہنچا کمک لشکر باراں سے ہے یہ زور | ہر نالہ کی ہے دشت میں دریا پہ چڑھائی
(۷) ہو قلزم عماں پہ لب جو متبسّم | تالاب سمندر کو کرے چشم نمائی
(۸) ہے کثرت باراں سے ہوئی عام یہ سردی | کافور کی تاثیر گئی جو زمیں پائی
(۹) سردی جا پہنچے ہے عاشق کے جگر تک | معشوق کا گر ہاتھ میں ہے دست حنائی
(۱۰) عالم یہ ہوا کا ہے کہ تاثیر ہوا سے | گردوں پہ ہے خورشید کا بھی دیدہ ہوائی
(۱۱) کیا صرف ہوا ہے طرب و عیش سے عالم | ہے مدرسہ میں بھی سبق صرف ہوائی
(۱۲) خالی نہیں مے سے روش دانۂ انگور | زاہد کا بھی ہر دانۂ تسبیح ریائی
(۱۳) جو آئینۂ دل ہے وہ عاشق کی بغل میں | گویا کہ ہے مینائے مئے کاہ ربائی
(۱۴) کرتی ہے صبا آکے کبھی مشک فشانی | کرتی ہے نسیم آکے کبھی لخلخہ سائی
(۱۵) تھا سوزنی خار کا صحرا میں جہاں فرش | سبزہ نے وہاں مخمل خوش رنگ بچھائی
(۱۶) آرائش گلشن کے لیے جامۂ رنگیں | زیبا کش غنچہ کے لیے تنگ قبائی
(۱۷) ہے نرگس شہلا نے دیا آنکھ میں کاجل | برگ گل سوسن نے دھڑی لب پہ جمائی
(۱۸) ابرو پہ کرے قوس قزح وسمہ تو خورشید | سرخی شفق سے کرے پیش اپنی حنائی
(۱۹) رخسارۂ گلچیں کا ہے سرخی سے یہ عالم | جوں وقت غضب چہرۂ ترکان خطائی
(۲۰) کیا ساغر رنگیں کو کیا جلد مہیّا | نرگس نے تو سرسوں ہے ہتھیلی پہ جمائی
(۲۱) ہوتی متحمّل نہیں اک ساغر گل کی | شاخ گل احمر کی نزاکت سے کلائی
(۲۲) اعجاز نوا سنجیٔ مطرب سے چمن میں | ہر خار کی ہے نوک زباں شعر نوائی
(۲۳) حیرت کی نہیں جائے کہ دیوار چمن پر | ہر طائر تصویر کرے نغمہ سرائی
(۲۴) شاہا ترے جلوہ سے ہے یہ عید کو رونق | عالم نے تجھے دیکھ کے ہے عید منائی
(۲۵) کہتے ہیں مہ نو جسے ابرو نے وہ تیری | کی آئینۂ چرخ میں ہے عکس نمائی

(۲۶)	پرتو سے ترے جام مئے عیش سر بزم	لے ساغر جمشید کرے کار روائی
(۲۷)	ٹپکے لب ساغر سے وہ قطرہ کروئی شکل	ہو مثل فلک جس میں تماشائی خدائی
(۲۸)	کیا علم سمائے ترا سینہ میں فلک کے	دریا کی کہاں ہو سکے کاسہ میں سمائی
(۲۹)	پڑھتا ہوں ترے سامنے وہ مطلع موزوں	احسنت کہیں سن کے بہائی و سنائی
(۳۰)	مطلع	یوں کرسی زر پر ہے تری جلوہ نمائی جس طرح کہ مصحف ہو سر رحل طلائی
(۳۱)	رکھتا ہے تو وہ دست سخا سامنے جس کے	ہے بحر بھی کشتی بکف از بہر گدائی
(۳۲)	گمرہ کو ہدایت جو تری راہ پہ لاوے	رہزن بھی اگر ہو تو کرے راہنمائی
(۳۳)	تا ناخن شمشیر نہ ہو ناخن تدبیر	دشمن کی تری ہو نہ کبھی عقدہ کشائی
(۳۴)	خورشید سے افزوں ہو نشاں سجدہ کا روشن	گر چرخ کرے در کی ترے ناصیہ سائی
(۳۵)	عکس رخ روشن سے ترے جوں ید بیضا	کرتا ہے کف آئینہ اعجاز نمائی
(۳۶)	کرتا ہے تری نذر سدا نقد سعادت	ہے مشتری چرخ کی کیا نیک کمائی
(۳۷)	اک مرغ ہوا کیا ہے کہ سیمرغ نہ چھوڑے	گر سر پہ ہوا ہووے ترا تیر ہوائی
(۳۸)	ہر کوہ اگر کوہ صفا ہو تو عجب کیا	ہو فیض رساں جب ترے باطن کی صفائی
(۳۹)	ہو بلکہ صفا ایسی دل سنگ صنم میں	ہر بت میں کرے صورت حق جلوہ نمائی
(۴۰)	ہر شعر غزل میں ترے معنی شفا ہیں	قربان غزل کے تھے دیوان شفائی
(۴۱)	مانع جو ہوا دست درازی کو ترا عدل	پروانہ کو بھی شمع نے انگلی نہ لگائی
(۴۲)	زنجیر میں جوہر کی رہے تیغ ہمیشہ	خونریز کو ہو عہد میں تیرے نہ رہائی
(۴۳)	دیتا ہے دعا ذوق کہ مضمون ثنا میں	ہے ذہن رسا کو یہ کہاں اس کی رسائی
(۴۴)	ہر سال شہا ہووے مبارک یہ تجھے عید	تو مسند شاہی پہ کرے جلوہ نمائی

قصیدہ نمبر ۲۶

اکبر شاہ ثانی کی مدح میں

(۱) شاہا جمال و حسن کا تیرے لکھوں میں وصف کیا — ظاہر میں تو ظل خدا باطن میں تو نور خدا

(۲) جلوہ ترے دیدار کا ہے اس قدر بہجت فزا — روئے مقدس کو ترے جس نے کہ دیکھا یہ کہا

(۳) صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

(۴) انوار عرفاں سے ترا سینہ ہوا ایسا ہے شہا — جس کی پہنچتی روشنی ہے قاف سے لے تا بہ قاف

(۵) خورشید و مہ کو روبرو تیرے کہاں مقدور لاف — کرتے ہیں دونوں روز و شب آکر ترے در کا طواف

(۶) اے قبلۂ روشن دلاں اے کعبۂ اہل صفا

(۷) ہے تیری فر و فر ہی فر فریدوں کا نشاں — نصفت کو تیری دیکھ کر کسریٰ کی بھی ہو کسر شاں

(۸) تو وہ سکندر قدر ہے اے فخر شاہان جہاں — تیرے ضمیر پاک کو پہنچے ہے جام جم کہاں

(۹) وہ جام ہے گیتی نما یہ آئینہ ہے حق نما

(۱۰) تیری بہار لطف سے ہو دشت ہے رشک چمن — پیدا ہوں خار خشک میں گلہائے نسرین و سمن

(۱۱) تیرے سحاب فیض سے اے ظل رب ذوالمنن — جس جا کہ موج ریگ ہے بحر رواں ہو موج زن

(۱۲) اور دامن ہر موج میں لاکھوں ہوں دُرِّ بے بہا

(۱۳) اللہ رے دریا دلی تیری دم جود و کرم — ہے دل ہی دل شاہنشہا تو سر سے لیکر تا قدم

(۱۴) آگے تری بخشش کے ہے دریا کہیں رتبہ میں کم — تو بخش دے اک آن میں سو گنج دینار و درم

(۱۵) پیسہ بھی دے سکتا نہیں وہ فلس ماہی کے سوا

(١٦)	جس پر عنایت ہو تری اس کو نہیں پروائے زر	جس کا کہ حامی تو ہو کیوں اس کی شکستہ ہو کمر
(١٧)	اللہ نے تجھ کو کیا بیچارگاں کا چارہ گر	ای خسروِ والا گہر تیرے تلطف کی نظر
(١٨)	ہی مفلسوں کو کیمیا۔ ٹوٹے دلوں کو مومیا	
(١٩)	تیری ثنا کب ہو سکے ای خسروِ والا نگاہ	اب یہ دعا ہی ذوق کی حق میں ترے شام و پگاہ
(٢٠)	جب تک زمین پر ہی فلک اور رہیں فلک پہ مہر و ماہ	فتح ہمیشہ عید ہو تجھکو شہا با عز و جاہ
(٢١)	بدخواہ تیرا ہو سدا رنج و الم میں مبتلا	

مخمس نمبر ٢٧

(١)	خسروا چڑھ کے سرِ گنبدِ دوار ہلال	خود لبِ عجز سے کرتا ہی یہ اقرار ہلال
(٢)	حاضرِ خدمتِ عالی ہی بہر کار ہلال	گرز بردار ہی خورشید کماندار ہلال
(٣)	آسماں لیکے سپر چلتا ہی تلوار ہلال	
(٤)	دستِ ہمت ترا خورشید سے ہی بالاتر	تیری بخشش سے ہی نیساں عرقِ شرم میں تر
(٥)	آئیں تیرے درِ دولت پہ گدایانہ اگر	اپنے کاسے میں بھرے چرخ وہیں لعل و گہر
(٦)	اور کشتی میں بھرے درہم و دینار ہلال	
(٧)	ذوق کرتا ہی سخن تیری دعا پر کوتاہ	عید ہر سال ہو فرخ تجھے باحشمت و جاہ
(٨)	تیری دولت سے ہوں خورسند ترے دولتخواہ	اور جو حاسد ہیں ترے واسطے اُن کی ہر ماہ
(٩)	چرخ پہ تیز کرے خنجرِ خونخوار ہلال	

قصیدہ مسدس دعائیہ نمبر ۲۸

(١) سر پر آرائے گردوں جب تلک سلطانِ خاور ہو
قمر دستورِ اعظم صدرِ اعلیٰ سعدِ اکبر ہو

(٢) عطارد میر منشی زہرہ ناظر آسماں کا ہو
زحل میرِ عمارت ترکِ گردوں میرِ لشکر ہو

(٣) سرِ ہفت آسماں جب تک کہ دو ہفت اختر ہو
الٰہی یہ بہادر شاہ شاہِ ہفت کشور ہو

(٤) رہے نامِ سلیماں تا نگینِ حکمرانی سے
رہے نامِ فریدوں تا درفشِ کاویانی سے

(٥) رہے دارا کو تا نام آوری تاجِ کیانی سے
سکندر تا ہو نامی سکۂ کشورستانی سے

(٦) ترا ای خسروِ والا حشم عالم مسخر ہو
سر پر سلطنت پر تو ہمیشہ دادگستر ہو

(٧) بخارِ ارض سے تا ابر ہو اور ابر سے پانی
رواں پانی سے تا دریا ہو اور دریا کو طغیانی

(٨) زمیں سے تا ہو کان اور کان میں ہو جوہرِ کانی
پئے جوہر ہو قیمت اور قیمت کو فراوانی

(٩) تری شمشیرِ جوہر دار میں نصرت کا جوہر ہو
ترے قبضہ میں بحرِ پُر گہر ہو کانِ پُر زر ہو

(١٠) رکھیں تا عود کو آتش میں اور آتش کو مجمر میں
گلِ تر تا ہو گلداں میں تری ہو تا گلِ تر میں

(١١) رہے نافہ میں مشکِ اذفر اور بو مشکِ اذفر میں
صدف میں تا ہو گوہر اور ہو تا آب گوہر میں

(١٢) ترے ابرِ کرم سے باغِ عالم تازہ و تر ہو
شمیمِ خلق سے تیرے جہاں یکسر معطر ہو

(١٣) طریقِ رہبری میں خضر ہو جب تک ہدایت فن
سہارا ہو وے تا بحرِ غریق الیاس کا دامن

(١٤) رہے ادریس تا قطعِ تعلق سے جہاں مسکن
مسیحا کا ہو بالاخانہ تا خورشید سے روشن

(۱۵) چراغ عمر سے تیری جہاں سا با منور ہو
فروغ اسلام کو ہو رونق دین پیمبر ہو

(۱۶) شفق گلگونہ ہو جب تک سحر کے روئے نیکو کو — کرے آراستہ تا شام لیتے ہوئے گیسو کو
(۱۷) ثریا نورتن تا کہکشاں کے ہووے بازو کو — کرے وسمہ سے تا قوس قزح سبز اپنے ابرو کو

(۱۸) لب پاں خوردہ دشمن کے لہو سے تیر خنجر ہو
سر بدخواہ فندق تیری انگشت سناں ہو

(۱۹) گلستاں میں ہو تا گل ورگل سے شاخ ہو پیدا — نیستاں میں ہو تا نے اور نے سے نغمہ ہویدا
(۲۰) نہال تاک میں انگور رہو انگور میں صہبا — نشہ صہبا میں ہو اور ہو نشہ جب تک نشاط افزا

(۲۱) شراب عیش سے خالی کبھی تیرا نہ ساغر ہو
ہمیشہ جشن جمشیدی سے تیرا جشن بہتر ہو

(۲۲) رہے تا کام دربند اروں کو احکام شریعت سے — خوشی تا حاجیوں کو ہووے کعبہ کی زیارت سے
(۲۳) رہے تا عابدوں کو شوق محراب عبادت سے — نماز اہل سنت تا ہو مسجد میں جماعت سے

(۲۴) ترا خطبہ میں ہو نام اور خطبہ زیب منبر ہو
ترا حامی ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہو

(۲۵) قلم تا راستی پیشہ ہو اور کاغذ صفا آئیں — قلم زن تا ہو مشک افشاں کاغذ خط مشک آگیں
(۲۶) زباں پر تا سخن ہو اور سخن میں معنی رنگیں — سخن تا داد چاہے اور تا اہل سخن تحسیں

(۲۷) ترا مداح دائم خسروا ذوق سخنور ہو
ہمیشہ تہنیت خواں ہو دعا گو ہو ثنا گر ہو

قصیدہ ناتمام نمبر ۲۹

(۱) خسروا نیر اقبال کی تیرے خورشید — کھائے ہے وقت شرف عزو شرف کی سوگند

(۲)	تاب کیا نجم سعادت سے ترے ہو ہمسر	منزلِ اوج پہ چمکے مہِ تاباں ہر چند
(۳)	دمِ تحویل یہ کہتے ہیں عناصر چاروں	چار چند آپ کا ہو مرتبہ بلکہ صد چند
(۴)	پرورش امن کے سایہ میں کیا کرتا ہے	شیرِ نر بچۂ آہو کو بجائے فرزند
(۵)	قصرِ دولت سے ترے مرغِ نظر ریختہ پر	بامِ حشمت پہ ترے کاہکشاں نصف کمند

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۰

(۱)	کروں اگر رقمِ تہنیت کا میں آہنگ	تو ہووے خامہ سے پیدا صدائے بربط و چنگ
(۲)	ہے تیز زورِ حمایت کہ پاؤں کو اپنے	کرے ہے شیر کی چربی سے مالش آہوئے لنگ
(۳)	شہا ترے رخِ روشن کو کس سے دوں تشبیہ	کہ مہر و مہ کو گہن لازم آئینہ کو زنگ
(۴)	کروں کیا میں ترے گلگوں کا وصف چالاکی	اڑا ہی جاتا ہے وہ تو برنگِ طائرِ رنگ
(۵)	نہ پہنچے گرد کو اس کے وہ پیکِ فکرِ رسا	کہ ہووے عرصۂ چرخ جس کی ایک شلنگ
(۶)	چلے ہے یوں کج و واکج ادا و ناز کے ساتھ	کہ جیسے مستِ مئے ناز کوئی دلبرِ شنگ
(۷)	وہ چلنے میں ہے تدرو اور اڑنے میں شاہیں	اچکنے میں ہے وہ آہو لپکنے میں ہے پلنگ
(۸)	نہیں پری وہ پری سے بھی ہے سوا پراں	نہیں وہ آدمی لیکن سب آدمی کے ڈھنگ
(۹)	رواں ہو گر وہ سبک سیر آبِ دریا پر	تو سم بھی تر نہ ہو اس کا چڑھے جا زانو تنگ
(۱۰)	جو چھیڑے اس کو تو میداں میں ہو کہیں اس کے	بزیرِ نعلِ سم آکر شرر فشاں ہو سنگ
(۱۱)	شرارِ سنگ نظر سے نہاں نہ ہونے پائے	ڈپٹ کے اور وہ پھر آئے سیکڑوں فرسنگ
(۱۲)	اگر ہو تجھ کو شہا اس کے خانۂ زیں میں	تمام عرصۂ گیتی کی سیر کا آہنگ
(۱۳)	تو اس ارادہ کے آنے میں دل تلک ہو دیر	اور اس کے جاکے پھر آنے میں کچھ نہ ہووے درنگ

قصیدۂ ناتمام نمبر ۳۱

(۱)	لکھوں جو میں کوئی مضمون ظلم چرخ بریں	تو کربلا کی زمیں ہو مری غزل کی زمیں
(۲)	یہ حال ہو مرا ضعفِ دماغ سے کہ مجھے	صدائے صور قیامت ہو ہر مگس کی طنیں
(۳)	زمانہ عربدہ پرداز و بختِ بدناساز	ستارہ بر سر پیکاش و چرخ بر سر کیں
۴	عجب نہیں ہو کہ راہب خطِ چلیپا سے	بنا دے تیرے طویلہ کے واسطے خرزیں

اشعار قصیدہ ہفتدہ زبان

ناتمام نمبر ۳۲

(۱)	جبکہ سرطان واسد مہر کا ٹھیرا مسکن	آب و ایلو ہوے نشو و نمائے گلشن
(۲)	جوش روئیدگی سبزہ پہ یاد آئی ہو	اِنَّ اَنْبَتَهُ اللّٰه نَبَاتًا حَسَنًا
(۳)	جس طرح شعلہ کا عالم ہو بہ فانوس خیال	خوف سے یوں تھے لرزاں ہو عدو زیر کفن

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۳

(۱)	آج کچھ ایسی ہوائے عیش کی تاثیر ہو	ہر ورق کاغذ کا رشکِ گلشنِ کشمیر ہو
(۲)	گر نہالِ دشت کو شوق حنابندی نہیں	ہاتھ کیوں مہندی سے رنگتا برگِ بیدِ انجیر ہو
(۳)	مدحِ حاضر میں سنادے مطلعِ روشن کہ ذوق	منتظر مشرق میں بیٹھا مہرِ پُر تنویر ہو
(۴)	نام کو اللہ اکبر کیا ترنے تاثیر ہو	ہر اذاں میں شامل ورد اخل بہر تکبیر ہو

مثنوی نامکمل

(۱) چاہیے نام اُسی کا ای خامہ / زینتِ نامہ زیبِ سرنامہ

(۲) ہے فلک اک نمونہ قدرت کا / یا قلمدان ہزار صنعت کا

(۳) رُخ قرطاس کو صفائی دی / اور سیاہی کو روشنائی دی

(۴) دیا قمری کو مصرعِ نالا / مصرعِ قدِ سرو پر بالا

(۵) کی عطا نوخطوں کو کالبِ ادا / کیا عاشق کو تختہ مشقِ جفا

(۶) نمک افشاں ہے عشق شور انگیز / زخمِ دل کرتے ہیں بریز بریز

(۷) عکس ہے سبزۂ لبِ جو کا / وسمہ قوسِ قزح کے ابرو کا

(۸) آئے گلشن میں فصلِ گل سو بار / بلبلیں ہوں ترانہ سنج ہزار

(۹) ساقیا جلد اٹھ درنگ نہ کر / عرصہ مطلب کا دیکھ تنگ نہ کر

(۱۰) طاق سے تو اُتار لے شیشہ / طاق پر رکھ کتابِ اندیشہ

(۱۱) شیشۂ مے کی یہ دراز زباں / اور پھر یہ ستم کہ پنبہ دہاں

(۱۲) میں ہوں مانندِ ساغرِ لبریز / جاں بلب جاں بلب کو کیا پرہیز

(۱۳) جھوم جھوم لیسے بادل آنے لگے / پانو توبہ کے لڑکھڑانے لگے

(۱۴) کردے یاں تک مجھے نشہ میں چور ق تاکہ مانند خوشۂ انگور

(۱۵) دل کے سارے پھپھولے پھوڑوں میں / نکتہ باقی کوئی نہ چھوڑوں میں

(۱۶) شبِ ہجراں بسر نہیں ہوتی / نہیں ہوتی سحر نہیں ہوتی

(۱۷) بسترِ رنج و کنجِ تنہائی / رات کیا آئی اک بلا آئی

(۱۸) شام سے حال ہے یہ صبح تلک / نہیں لگتی مری پلک سے پلک

(١٩)	کیوں نہیں بولتے سحر کے طیور	کیا شفق نے کھلا دیا سیندور
(٢٠)	گر لکھوں خط میں بے قراریٔ دل	نامہ بر ہو کبوترِ بسمل
(٢١)	مضطرب اب جو ہو رہا دل ہے	دل ہے یا مرغِ نیم بسمل ہے
(٢٢)	دل کی واشد کی کیا کروں تدبیر	غنچۂ دل ہے غنچۂ تصویر
(٢٣)	جانِ بیتاب جیسی بیکل برق	وہ بھی گرمِ رہِ فنا کالبرق
(٢٤)	نبضیں چھوٹی ہوئیں غشی طاری	ایک فرقت ہزار بیماری
(٢٥)	دل سے رخصت ہے تاب و طاقت کی	بے قراری نے استقامت کی
(٢٦)	ہوسِ سیرِ باغ ہے کس کو	دل ہے کس کو دماغ ہے کس کو
(٢٧)	کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے گھر	سگِ دیوانہ بن گیا ہے گھر
(٢٨)	اب ہو یک لخت دل کہ ہے صد لخت	تن بتقت بر سنگ آمد و سخت
(٢٩)	ہو چکی دل کی اپنے عشق میں خیر	رہوں دریا میں اور مگر سے بیر
(٣٠)	ماہِ بے مہر بلکہ دشمنِ مہر	ہر ستم میں ستم شریکِ سپہر
(٣١)	برق کا وہ ذرا چمک جانا	اور بغل میں ترا دبک جانا
(٣٢)	فتنۂ استاد نرگسِ فتاں	گردِ مژگاں ہجومِ شاگرداں
(٣٣)	رخ تعالیٰ و زلف صل علےٰ	قدوہ سبحان ربی الاعلیٰ
(٣٤)	زلفِ جنباں میں رخ کی براقی	کرے مشائیوں کو اشراقی
(٣٥)	گو انا ربکم نہ منہ سے کہے	لیک جاری زبانِ ہر مو سے
(٣٦)	مچھلی بازو کی یا ہے دوالفین	غرقہ کش بحرِ خوں سے مردمِ عیں
(٣٧)	کمر و ناف از پئے دلِ زار	رشتۂ کار و عقدۂ دشوار
(٣٨)	رنگِ پاں لعل روح افزا پر	خون ثابت کرے مسیحا پر

سہرا

یہ سہرا اُردو ادب میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہی شہزادہ مرزا جواں بخت جو نواب زینت محل کے بطن سے بادشاہ ظفر کے بیٹے تھے اُن کی شادی کے موقع پر مرزا غالب نے اپنا مشہور سہرا بادشاہ کے حضور میں پیش کیا جس کا مقطع یہ تھا؎

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں ٭ دیکھیں اس سہرے سے کہدے کوئی بہتر سہرا

مقطع کو دیکھ کر بادشاہ نے محسوس کیا کہ استاد ذوق پر چوٹ کی گئی ہی ظفر نے اُستاد کو یہ سہرا دکھا اس کے جواب میں دوسرا سہرا کہنے کی فرمائش کی۔ چنانچہ ذوق نے یہ سہرا لکھ کر نذر گزرانا۔

(١) اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا ٭ آج ہی یمن و سعادت کا ترے سر سہرا
(٢) آج وہ دن ہی کہ لائے دُرِ انجم سے فلک ٭ کشتیِ زر میں مہِ نو کی لگا کر سہرا
(٣) تابشِ حسن سے مانندِ شعاعِ خورشید ٭ رُخِ پُرنور پہ ہی تیرے منوّر سہرا
(٤) وہ کہے صلِّ علیٰ یہ کہے سبحان اللہ ٭ دیکھے مکھڑے پہ جو تیرے مہ و اختر سہرا
(٥) تا بنے اور بنی میں رہے اخلاص بہم ٭ گوندھیے سورۂ اخلاص کو پڑھ کر سہرا
(٦) دھوم ہی گلشنِ آفاق میں اس سہرے کی ٭ گائیں مرغانِ نوا سنج نہ کیونکر سہرا
(٧) روئے فرخ پہ جو ہیں تیرے برستے انوار ٭ تارِ بارش سے بنا ایک سراسر سہرا
(٨) ایک کو ایک پہ تزئیں ہی دمِ آرائش ٭ سر پہ دستار ہی دستار کے اوپر سہرا
(٩) ایک گوہر بھی نہیں صدکانِ گہر میں چھوڑا ٭ تیرا بنوایا ہی لے لے کے جو گوہر سہرا
(١٠) پھرتی خوشبو سے ہی اترائی ہوئی بادِ بہار ٭ اللہ اللہ رے پھولوں کا معطر سہرا
(١١) سر پہ طُرّہ ہی مزیّن تو گلے میں بدّھی ٭ کنگنا ہاتھ میں زیبا ہی تو منھ پر سہرا
(١٢) رونمائی میں تجھے دے مہ و خورشید فلک ٭ کھول دے منھ کو جو تو منھ سے اُٹھا کر سہرا
(١٣) کثرتِ تارِ نظر سے ہی تماشائیوں کے ٭ دمِ نظّارہ ترے روئے نکو پر سہرا

(۱۴)	دُرِ خوش آبِ مضامیں سے بنا کر لایا	واسطے تیرے ترا ذوق ثنا گر سہرا
(۱۵)	جن کو دعوے ہو سخن کا یہ سنا دو اُن کو	دیکھو اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

قطعات

قطعہ نمبر ۱

(۱)	دیکھتے ہیں جلوۂ گلہائے رنگا رنگ ہم	مثلِ نرگس جب تلک ہے اس چمن میں چشم وا
(۲)	آخرش ہوگا وہی اک دن خزاں کے ہاتھ سے	جو کہ عالم اپنا اس نشو و نما سے پہلے تھا
(۳)	ہے غنیمت کوئی دم نظارۂ رنگِ بہار	پھر کہاں یہ گلشن اور گل۔ اور سبزہ یہ ہوا
(۴)	در عدم بودیم و دیگر در عدم خواہیم رفت	ایں تماشائے جہاں را مفت مے بینیم ما

قطعہ نمبر ۲

(۱)	خون رگہائے گلو لاشۂ بے سر سے مرے	آگے کب جوش پہ فوّارہ سے ہمسر نہ ہوا
(۲)	عشق یہ معجزہ کیسا ہے کہ اس کشتہ کے	موئے سر حلق سے پیدا ہوئے ورسر نہ ہوا

قطعہ نمبر ۳

(۱)	ساقیا ابر ہے آیا تو بڑھا خم پہ ہاتھ	کہ گھٹا میں نہیں ہمّت کا گھٹانا اچّھا
(۲)	جل کے گر قطرۂ خوں دل کا ہوا اشک آلود	تو نہیں نیچے مژگاں سے گرانا اچھا

قطعہ نمبر ۴

(۱)	وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر	اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا
(۲)	ڈھل جائے جو دن بھی تو اسی طرح کروں شام	اور پھر کہوں گر آج سے کل جائے تو اچھا
(۳)	جب کل ہو تو پھر وہ ہی کہوں کل کی طرح سے	گر آج کا دن بھی یونہیں ٹل جائے تو اچھا
(۴)	القصہ نہیں چاہتا میں جائے وہ یاں سے	دل میری ہی باتوں میں بہل جائے تو اچھا

قطعہ نمبر ۵

(۱)	دل سے میں اپنے رسولِ عربی کا ہوں غلام	دل کہو جان کہو جانیں ہیں اس بات کو سب
(۲)	ہیں حضوری میں رہوں اس کی نہ کس طرح مدام	ہے یہ مشہور مثل مالِ عرب پیشِ عرب

قطعہ نمبر ۶

(۱)	کل ایک تارکِ دنیا سے میں نے پوچھا ذوق	کہ تو اُکھڑ کے اُدھر سے ادھر ہوا پیوست
(۲)	گذرتی ہوگی بآرام زندگی تیری	کہ تجھکو اب نہ غمِ نیست ہے نہ شادیٔ ہست
(۳)	کہا یہ اُس نے کہ قیدِ حیات میں انساں	کبھی نہ ہوگا دل آسودہ گو ہو مستِ الست
(۴)	اُٹھائے ہاتھ جہاں سے ولیک کیا امکاں	کہ با فراغ کرے کنجِ عافیت میں نشست
(۵)	چھٹا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کی	تو سلسلہ میں فقیری کے وہ ہوا پابست
(۶)	رہا وہ خدمت مرشد کی قید میں برسوں	کہ حق پرست ہو وہ پہلے جو ہو پیر پرست
(۷)	گر ایک عمر میں پہنچا مقام عالی پر	کہا یہ شوق نے ہو ہمتِ بلند نہ پست
(۸)	جو دست گاہ تصرف میں بھی ہوئی اس کو	تو یہ ارادہ ہوا اور بھی ہوں بالا دست
(۹)	ہمیشہ جنگ ہی بعد صلح کل کے بھی	کہ نفس دشمنِ سرکش ہے اس کو دیجے شکست

(۱۰)	جو ہوشیار ہی تو ہی وہ شرع کا پابند	پھنسا ہوا ہی وہ کیفیتوں میں گر ہی مست
(۱۱)	نہیں ہی دامِ علائق سے مطلق آزادی	مجال کیا کہ نکل جائے کوئی کر کے جست
(۱۲)	کہا ہی خوب کسی نے یہ شعرِ برجستہ	گیا زباں سے نکل اس کی جیسے تیر ز شست
(۱۳)	کہ کرد قطعِ تعلق کدام شد آزاد بریدۂ زہمہ۔ باخدا گرفتار است	

قطعہ نمبر ۷

(۱)	عہد میں تیرے نکالے دانت گر سینِ ستم	کام لے زنبور کا خامہ سے دستِ معدلت
(۲)	گر پڑے پاؤں پہ تیرے مہر آکر سایہ وار	آفتابی سے جو تو کہدے کہ اس کو روک مت

قطعہ نمبر ۸

(۱)	ہی اگر لیلیٰ سیاہی تو ورق عذرا عذار	خط ترا شیریں ہی شاہا اور قلم شاخِ نبات
(۲)	ہو گیا خورشید مالا مال وہیں نور سے	دی جو تو نے دولتِ انوارِ دانش کی زکوٰت
(۳)	ہاتھ میں بندوق لے جس وقت تو بہرِ شکار	شیرِ گردوں کو ہو مشکل ہاتھ سے تیرے نجات

قطعہ نمبر ۹

در تہنیتِ جشنِ نوروز

(۱)	خسروا اُس کے ترا مژدۂ جشنِ نوروز	آج ہی بلبلِ تصویر تلک زمزمہ سنج
(۲)	خبرِ عیش تری دی ہی چمن کو جا کر	زرِ گل پیکِ صبا پائے نہ کیونکر پا رنج
(۳)	بادۂ جوشِ جوانی کی ہی گویا اک موج	تنِ پیرانِ کہن سال پہ ہر چینِ شکنج
(۴)	چند قطرے سے ہیں شبنم کے وہ بلکہ کمتر	آگے ہمت کے ترے گوہرِ شہوار کے گنج

(۵)	حسنِ نیت سے ہی تو یوسفِ مصرِ بخشش	دستِ حاتم میں بجا ہی کہ جو دیں تیغ و ترنج
(۶)	ششِ جہت پر جو ہی غالب ترے اسرِ نیچۂ من	فتنہ کو اُٹھنے میں حب بن نرد ہی کیا کیا شش و پنج
(۷)	نہ بجھے آب سے آتش نہ خس آتش سے جلے	ایک سے ایک موافق کہ مرجان و مرنج
(۸)	تیرے منصوبہ کے تابع ہیں سب احکامِ نجوم	صفحہ تقویم کا گویا ہی بساطِ شطرنج
(۹)	لالا یا ہی معنی رنگیں سے یہ لعلِ خوش رنگ	ذوق جو مدح و ثنا میں ہی تری گوہر سنج
(۱۰)	خسروا ہوتا ہی اس رنگ سے معلوم یہ رنگ	رنگِ نو روز جو ہی اس کے ہی برنگِ نارنج
(۱۱)	بزمِ رنگیں میں تری رنگ طرب ہو ہر روز	اور تری خاطرِ اقدس پہ کبھی آئے نہ رنج

قطعہ نمبر ۱۰

(۱)	کرے ہی مہرِ علی دل کو صاف پُر انوار	طلوعِ شمس پہ موقوف ہی وجودِ نہار
(۲)	علیؑ سے کیونکہ نہ ہو زیر لشکرِ کفار	علیؑ ہی شکلِ علی اور علی ہی حرف چار

قطعہ نمبر ۱۱

(۱)	میں نے کہا کہ بوسہ تمہی دو! ادب میں	لا سکتا اپنا منہ نہیں چاہ ذقن کے پاس
(۲)	ہنسکر کہا کہ جاتا ہی پیاسا کنوئیں پہ آپ	یا جاتا ہی کنواں کسی تشنہ دہن کے پاس

قطعہ نمبر ۱۲

(۱)	پر نہیں پر ترا توسن وہ پری ساں پرّاں	سیر کو جس کے ہی اک قاف سے لیکر تا قاف
(۲)	ہو قوی دست ترے زور سے اسلام اگر	کھینچے شمشیر سرِ کفر پہ پھر مرکز کاف
(۳)	پاتا گرداب سے ہی گردۂ نانِ آبی	تیری بخشش سے جو دریا کا معیں ہی کفاف
(۴)	دستِ ہمت نے ترے کھوئی شے کی یہ قدر	چٹکیوں میں ہیں اُڑائے اُسے کیا کیا صراف

قطعہ نمبر ۱۲

در مدح میرزا شاہرخ بہادر

(۱) میرزا شاہرخ بہادر نے — قصدِ صید افگنی کیا جس دم

(۲) خونِ نخچیر سے ہوا سارا — دامنِ دشت لالہ زارِ ارم

(۳) نہ بچا اُس شکار افگن سے — صید کوئی سوائے صیدِ حرم

(۴) مرغ و سیمرغ اور غزال و پلنگ — ہوئے مسکن پذیر دشتِ عدم

(۵) ہی جگر گوشۂ بہادر شاہ — ہو بہادر نہ کیوں وہ نیک شیم

(۶) سمجھے شیر آپ کو ہزار غنیم — اُس کے پر سامنے ہی مثلِ غنم

(۷) شیرِ گردوں بھی اس کے لشکر میں — پائے ہرگز نہ قدر شیرِ علم

(۸) رہے مانندِ شیرِ قالیں کے — اوجِ ہمت سے اُس کے زیرِ قدم

(۹) ہاتھ میں جب تفنگ لی اُس نے — ہمسر اژدہائے آتش دم

(۱۰) کیے شیرِ ژیاں شکار کئی — اُس غضنفر شکار نے پیہم

(۱۱) ہی بجا گر دلاورانِ جہاں — کھائیں اُس کی دلاوری کی قسم

(۱۲) جبکہ اس جرأت و شجاعت کو — چاہا اس طرح دل نے کیجے رقم

(۱۳) تا رہے یادگار عالم میں — وصفِ عالیِ صاحبِ عالم

(۱۴) لکھی ای ذوق میں نے یہ توصیف
مع تاریخ ثنائے بستم
۱۲ ھ ۶۲

قطعہ نمبر ۱۴

(۱)	سرد مہری کا تری ہو جو خنک دل کشتہ	ہووے گلگشت سے کیا اُس کا دل ای گلرو گرم
(۲)	تابش نار جہنم سے سوا اُس کو لگے	ہمرہ باد سحر بوئے گل شبّو گرم
(۳)	سرد مہری سے رکھا اپنی خنک دل تو نے	گرمجوشی سے کیا تو نے بت دلجو گرم
(۴)	اپنے کشتے کی کرامت کو ذرا دیکھ آکر	ایک پہلو ہے اگر سرد تو اک پہلو گرم

قطعہ نمبر ۱۵

(۱)	گر ہے ای صیاد ناداں تجھ کو آرائش کا شوق	مت بنا پیتل کے تاروں سے قفس کی تیلیاں
(۲)	جو ہیں مرغ تردماغ اُن کے قفس کے واسطے	چاہییں صندل کی چوبیں اور خس کی تیلیاں

قطعہ نمبر ۱۶

(۱)	ہائے کل سب آشنا تیرے مریض عشق کے	تھے علاج ضعف دل اور ضعف تن کی فکر میں
(۲)	آج گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں با چشم پُر آب	گاہ تدبیر لحد میں گہ کفن کی فکر میں

قطعہ نمبر ۱۷

(۱)	ناصحا مجھ کو ملامت تو نہ کر	کس طرح میں عشق سے بیزار ہوں
(۲)	بسکہ مجھ کو عشق بازی کا ہے ذوق	کیا کروں میں ذوق سے ناچار ہوں

قطعہ نمبر ۱۸

(۱)	رہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح	ہاتھ سے اُس بت بیدرد کے ایذا ہم کو

(۲)	صید ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد رہا		صلح بھی ٹھیری تو پھر کاہی کے چھوڑا ہم کو

قطعہ نمبر ۱۹

(۱)	ہماری لاش پہ آواز قم باذن اللہ		تم آکے حضرتِ عیسیٰ عبث سُناتے ہو
(۲)	اُٹھینگے یار کی ٹھوکر سے لے چلو تشریف		نہیں تو پھر کوئی صلوات سُن کے جاتے ہو

قطعہ نمبر ۲۰

(۱)	ہمیشہ صدقے اُس ابرو کے ہو کے حضرتِ دل		یہ لب پہ نالۂ جانکاہ اپنے لاتے ہو
(۲)	ویا طوافِ حرم میں ہی سامنے محراب		اور اس میں نعرۂ لبیک تم سناتے ہو

قطعہ نمبر ۲۱

(۱)	مرے لیے تو ہر اک طرح سے قباحت ہی		یہ تم جو دشمنوں کو دردِ سر بتاتے ہو
(۲)	لگاؤں گھس کے جو صندل تو کہتے ہو یہ مجھے		لگاوٹ اتنی بھلا کس لیے دکھاتے ہو
(۳)	جو پڑھ کے سورۂ اخلاص دم کروں تو کہو		کہ دیکے دم مجھے اخلاص کیا جتاتے ہو
(۴)	یہ ایسا کونسا اندازِ گفتگو ہی ذوق		کہ جس پہ زورِ طبیعت تم آزماتے ہو

قطعہ نمبر ۲۲

(۱)	اس عاشقِ بیچارہ کا ہی آج یہ کیا حال		گریہ سے ہی آنکھوں پہ ورم اور زیادہ
(۲)	بیٹھے سرِ بستر یہ پڑا پاؤں کہاں تک		بس پاؤں نہ پھیلا شبِ غم اور زیادہ

قطعہ نمبر ۲۳

(۱)	ہی باغ جہاں میں تجھے گر ہمتِ عالی	گر گردنِ تسلیم کو خم اور زیادہ
(۲)	لیتے ہیں ثمر شاخِ ثمر دار کو جھکا کر	جھکتے ہیں سخی وقتِ کرم اور زیادہ

قطعہ نمبر ۲۴

(۱)	عمر ہی گذر رہی ہر دم سفرِ بحرِ فنا	جس کو تو سانس کہے ہی دلِ محزوں چلتی
(۲)	سمجھے ہی راکبِ کشتی کہ ہی ساحل چلتا	پر حقیقت میں ہی کشتی سرِ جیحوں چلتی

قطعہ نمبر ۲۵

(۱)	دل کے آئینہ کو گر کر دے گداز	یار اپنی گرمیِ رخسار سے
(۲)	جوہر اُس کے یوں اُٹھا لیں جس طرح	حرف قرطاسِ غلط بردار سے

قطعہ نمبر ۲۶

(۱)	میں نہ تڑپا جو دمِ ذبح تو یہ باعث تھا	کہ رہا مدِ نظر عشق کا آداب مجھے
(۲)	ورنہ وہ شوخ کہ جو گل سے بھی نازک ہو سوا	لیوے اس طرح سے نانو کے تلے داب مجھے

قطعہ نمبر ۲۷

(۱)	نکلے ہو میکدہ سے ابھی منہ چھپا کر تم	دابے ہوئے بغل میں صراحی شراب کی
(۲)	اے ذوق بس نہ آپ کو صوفی جتائیے	معلوم ہی حقیقت ہو حق جناب کی

قطعہ نمبر ۲۸

(۱)	کچھ اپنی شرحِ سوزِ دلِ بے قرار آج	آیا تھا جی میں بیٹھ کے کیجے رقم پرے
(۲)	اللہ رے اضطراب کہ جوں آتشیں قلم	ہاتھوں سے جا پڑا مرے چھٹ کر قلم پرے

قطعہ نمبر ۲۹

(۱)	کہوں کیا ذوق احوالِ شبِ ہجر	کہ تھی اک اک گھڑی سو سو مہینے
(۲)	نہ تھی شب ڈال رکھا تھا اک اندھیر	مرے بختِ سیہ کی تیرگی نے
(۳)	تپِ غم شمع ساں ہوتی تھی کم	اور آتے تھے پسینوں پر پسینے
(۴)	یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے	کہ او بے مہر بد اختر کمینے
(۵)	کہاں میں اور کہاں یہ شب مگر تھے	مری جانب سے تیرے دل میں کینے
(۶)	سو اس ظلمت کے پردہ میں تھی ظلم	ارے ظالم تری کینہ وری نے
(۷)	عوض کس بادہ نوشی کے ہے آج	پڑے یہ زہر کے سے گھونٹ پینے
(۸)	حواس و ہوش جو مجھ سے ترے تھے	قرینے سے ہوئے سب بے قرینے
(۹)	مری سینہ زنی کا شور سن کر	پھٹے جاتے تھے ہمسایوں کے سینے
(۱۰)	اٹھایا گاہ اور گاہے بٹھایا	مجھے بیتابی و بے طاقتی نے
(۱۱)	کہا جب دل نے تو کچھ کھا کے سو رہ	بہت الماس کے توڑے نگینے
(۱۲)	نہ ٹوٹا جان کا قالب سے رشتہ	بہت سی جان توڑی جانکنی نے
(۱۳)	بہت دیکھا نہ دکھلایا ذرا بھی	طلوعِ صبح سے نہ روشنی نے
(۱۴)	کہا جی نے مجھے یہ ہجر کی رات	یقیں ہے صبح تک دے گی نہ جینے
(۱۵)	لگے پانی چوانے منہ میں آنسو	پڑھی یاسیں سرہانے بیکسی نے

(۱۶) مگر دن عمر کے تھوڑے سے باقی ۔۔۔ لگا رکھے تھے میری زندگی نے
(۱۷) کہ قسمت سے قریبِ خانہ میرے ۔۔۔ اذاں مسجد میں دی بارے کسی نے
(۱۸) بشارت مجھ کو صبحِ وصل کی دی ۔۔۔ اذاں کے ساتھ یمن و فرخی نے
(۱۹) ہوئی ایسی خوشی اللہ اکبر ۔۔۔ کہ خوش ہو کر کہا خود یہ خوشی نے
(۲۰) مؤذّن مرحبا بر وقت بولا
تری آواز مکّے اور مدینے

قطعہ نمبر ۳۰

(۱) تو بھلا ہی تو برا ہو نہیں سکتا اے ذوق ۔۔۔ ہی برا وہ ہی کہ جو تجھ کو برا جانتا ہی
(۲) اور اگر تو ہی برا ہی تو وہ سچ کہتا ہی ۔۔۔ کیوں برا کہنے سے تو اس کے برا مانتا ہی

قطعہ نمبر ۳۱

(۱) قدم سنبھال کے رکھ راہِ عشق میں اے ذوق ۔۔۔ گذرنا اس رہِ دشوار سے نہ آساں ہی
(۲) جو کوئی آبلۂ پائے مور بھی ہی یہاں ۔۔۔ ترے ڈبونے کو وہ بھی تنورِ طوفاں ہی

قطعہ ۳۲

(۱) تذردیں نفس کس کو دنیا دار ۔۔۔ واہ کیا تیری کارسازی ہی
(۲) سچ کہا ہی کسی نے یہ اے ذوق ۔۔۔ مالِ موذی نصیب غازی ہی

رباعیات

رباعی نمبر ۱

(۱) کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہو گا — ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا
(۲) جو کچھ کہ ہوا۔ ہوا کرم سے تیرے — جو کچھ ہو گا ترے کرم سے ہو گا

رباعی نمبر ۲

(۱) ای ذوق کبھی تو نہ خوش اوقات ہوا — ایک دم نہ ترا صرفِ مناجات ہوا
(۲) جب تک تھا جوان تھا جوانِ بدمست — اب پیر ہوا۔ پیرِ خرابات ہوا

رباعی نمبر ۳

(۱) ان آنکھوں سے رخِ لالہ گوں بھی دیکھا — اور پھر ان کو پراشکِ خوں بھی دیکھا
(۲) کیا کیا دیکھے نہ رنگ ہم نے ای ذوق — یوں بھی دیکھا جہاں میں ووں بھی دیکھا

رباعی نمبر ۴

(۱) مشکل ہو یہاں پائے خرد کا جمنا — اس وحشیِ رم دیدہ کو کیسا رمنا
ہم پیروِ عشق و عشق اپنا ہادی — جو عشق کہے ذوق کہو سلّمنا

رباعی نمبر ۵

(۱)	دل کو سر بازارِ جہاں کر نہ اُچاٹ	جس طرح بنے سود و زیاں میں دن کاٹ
(۲)	ای ذوق فلک کے جب ہیں بارہ حصے	سودا ہو نہ کیوں زیر فلک بارہ باٹ

رباعی نمبر ۶

(۱)	خورشید سے یکروز جہاں میں نوروز	اور تجھ سے جہاں روز مسرت اندوز
(۲)	ہی تجھکو زمانہ میں شرفِ وازدہ ماہ	اور مہر جہاں تاب کو یک ماہ یک روز

رباعی نمبر ۷

(۱)	شاہا تجھے با دولت و بخت فیروز	فرخ ہو سدا جہاں میں جشنِ نوروز
(۲)	ہووے شرف اندوز ترے طالع سے	ہر سال حمل میں مہرِ عالم افروز

رباعی نمبر ۸

(۱)	کہتا ہی یہ فیروزیِ رنگِ نوروز	تو ہو صف اعدا پہ مظفر فیروز
(۲)	ہو دشمنِ سرکش کے لیے سہم الموت	ای شاہ عدو کش ترا تیرِ دل دوز

رُباعی نمبر ۹

(۱)	ای ذوق کرے گا کوئی دنیا کا ترک	دُنیا ہی بُری بلا ارے کیسا ترک
(۲)	کیا دخل کہ ہو ترک کسی سے دُنیا	جب تک نہ کرے آپ اُسے دنیا ترک

رباعی نمبر ۱۰

(۱)	جن دانتوں سے ہنستے تھے ہمیشہ کھل کھل	اب درد سے ہیں وہی رُلاتے ہل ہل
(۲)	پیری میں کہاں اب وہ جوانی کے مزے	ای ذوق بڑھاپے سے ہو دانتا کِل کِل

رباعی نمبر ۱۱

(۱)	جن کو اس وقت میں اسلام کا دعویٰ ہے کمال	غور سے دیکھا تو ای ذوق ہے انکا یہ حال
(۲)	جیسے محفل میں ہنسانے کو مسلمانوں پر	نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقال

رباعی نمبر ۱۲

(۱)	اعلیٰ جو علی کی ہے امامت کا مقام	رکھتے ہیں خبر اُس سے یہاں خاص نہ عام
(۲)	جو لوگ صفِ اول میثاق میں تھے	پوچھے کوئی اُن سے کہ وہ کیسا تھا امام

رباعی نمبر ۱۳

(۱)	سبطین نبیؐ یعنی حسنؑ اور حسینؑ	زہراؑ و علیؑ کے دونوں وہ نور العین
(۲)	عینک ہو تماشائے دو عالم کے لیے	ای ذوق لگا آنکھوں سے ان کی نعلین

رباعی نمبر ۱۴

(۱)	کھلتا نہیں ای ذوق یہ ہم پر مضموں	ہر شخص جو مذہب کا ہے اپنے مفتوں
(۲)	کہتے کسے حق پہ اور باطل پہ کسے	کل حزب بما لدیھم فرحون

رباعی نمبر ۱۵

(۱) ای زاہدو تم سے کیا جھگڑا کرلوں میں — غصہ سے کروں کس لیے دل کو خوں میں
(۲) میخوار و صنم پرست کہتے ہو مجھے — تم ہو تم ہو جو کچھ کہ ہوں میں ہوں میں

رباعی نمبر ۱۶

(۱) دل جن کا ہی آہن کی طرح سخت و سیاہ — وہ لطف سخن سے نہیں ہوتے آگاہ
(۲) بد اصل کو کیا نام خدا کوئی بتائے — بندوق کا طوطہ نہ کہے حق اللہ

رباعی نمبر ۱۷

(۱) جب تک تھے گرہ میں احمقوں کے پیسے — سب کہتے تھے ان کو آپ ایسے ایسے
(۲) مفلس جو ہوئے تو پھر کسی نے ای ذوق — پوچھا نہ کہ تھے وہ کون۔ ایسے تیسے

رباعی نمبر ۱۸

(۱) آنکھ اس کی نشہ میں جب گلابی ہو جائے — صوفی اسے دیکھے تو شرابی ہو جائے
(۲) دکھلائے جو وہ روئے کتابی ای ذوق — سب مدرسہ کافر کتابی ہو جائے

رباعی نمبر ۱۹

(۱) ای ذوق فرشتے ہیں یہ کہکر روتے — ای کاش کہ انسان ہی ہم بھی ہوتے
(۲) غفلت میں یہ رہتا ہی یہاں تک ہشیار — شیطان کے چلا دیتا ہی سوتے سوتے

رباعی نمبر ۲۰

(۱)	دنیا کے الم ذوق اُٹھا جائیں گے	ہم کیا کہیں کیا آئے تھے کیا جائینگے
(۲)	جب آئے تھے روتے ہوئے آپ آئے تھے	اب جائینگے اوروں کو رُلا جائینگے

رباعی نمبر ۲۱

(۱)	اس جہل کا ہے ذوق ٹھکانا کچھ بھی	دانش نے کیا دل کو نہ دانا کچھ بھی
(۲)	ہم جانتے تھے علم سے کچھ جانیں گے	جانا تو یہ جانا کہ نہ جانا کچھ بھی

رباعی نمبر ۲۲

(۱)	دنیا سے ذوق رشتۂ الفت کو توڑ دے	جس سر کا ہے یہ بال اُسی سر میں جوڑ دے
(۲)	پر ذوق تو نہ چھوڑے گا اس پیر زال کو	یہ پیر زال گر تجھے چاہے تو چھوڑ دے

رباعی نمبر ۲۳

(۱)	دُعا ہے ذوق کی ہو خلعت ولیعہدی	مبارک آپ کو با آفتابی و کرسی
(۲)	یہ آفتابی و کرسی خدا کرے فرخ	بحق سورۂ والشمس و آیۃ الکرسی

تمام شد

فہرست اغلاط قصائد ذوق

(براہ کرم کتابت کی مندرجہ ذیل اغلاط کو مطالعہ سے پہلے درست کرلیجیے)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۶	ظاہر	باہر	۵۸	۸	جنبس	جنبش
۷	۹	خولی	خوبی	۶۱	۱	کی	کے
۱۹	۶	پیرانِ	پیران	۶۱	۲	انساں	انسان
۲۱	۲	ی	ہی	۶۱	۲۰	ی	ہی
۲۴	۸	محو	نحو	۶۱	۲۱	کاتی	کانی
۲۵	۱۶	ودیت	دولت	۶۴	۱۱	بدیع	بدیع
۲۹	۶	مہِ طلعت	مہ طلعت	۶۵	۲۰	کی	کے
۳۶	۱۳	شہنشاہِ	شہنشاہ	۶۶	۱۳	ہیں	ہیں
۳۷	۱۳	تسجیر	تسخیر	۷۰	۱۰	انمیں	انہیں
۳۸	۱۹	آپ	آب	۷۱	۱۱	جھوٹ	جھوٹ
۴۶	۲۰	کہتے	کہتے	۷۶	۱۱	بخت	پخت
۴۷	۱۵	تزئین	تزئیں	۷۹	۱۹	ہوں ہیں ہیں	ہوں ہیں
۴۷	۱۵	طاس	قطاس	۱۰۳	۱۰	ائت	آیت
۴۸	۱۹	تیع	تیغ	۱۰۶	۱۰	ابش	تابش
۵۶	۸	سے دل	سے دل	۱۰۷	۱	آب	آب
۵۸	۵	دیبی	دیتی	۱۱۲	۱۱و۱۳	کی فکریں	کے فکریں
۵۸	۵	طاقتِ	طاقتِ	۱۱۹	۲	ہمشہ	ہمیشہ

فرہنگ کلام ذوق

قصائد

قصیدہ نمبر (۱)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	عالم وحدت	تنہائی کا عالم۔ یگانگی۔
۲	مسجع	وہ عبارت یا شعر جس کے الفاظ آپس میں ہم قافیہ ہوں
۲	مربع	چوگوشہ وہ سطح جس کے چاروں ضلع باہم برابر ہوں اور چاروں زاویہ قائمہ ہوں۔
۲	جنت ماوا (جنت ماوے)	مراد جنت یعنی بہشت سے ہے
۳	شقایق	لالہ۔ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ مجازاً پھولوں کے معنی میں آتا ہے۔
۴	لحن قماری	قمریوں کی آواز۔
۴	مسبح	تسبیح کرنے والا فرشتہ
۴	مہلل	تہلیل کرنے والا (یعنی لا الہ الا اللہ پڑھنے والا)
۵	موسم اردی	موسم بہار۔ اردی فارسی مہینہ کا نام ہے جو زمانہ بہار میں شروع ہوتا ہے۔
۵	عناصر	عنصر کی جمع ہے۔ عنصر چار ہیں پانی۔ ہوا۔ مٹی۔ آگ۔
۵	طبایع	طبیعت کی جمع ہے۔
۵	عالم اشیا	مراد دنیا سے ہے۔
۶	ژالہ	اولا۔ برف۔
۸	صُلصُل	فاختہ۔
۹	خیل بادہ پرستاں	میخواروں کا گروہ۔
۹	نغمہ طراز	گانے والا۔
۹	چنگ نواز	باجہ بجانے والا۔
۱۰	پنبہ مینا	شیشہ کی ڈاٹ۔
۱۰	گنبد خضرا	نیلا گنبد (آسمان کی طرف اشارہ ہے)
۱۲	لات۔ منات یعوق۔ عزے	بتوں کے نام ہیں ایام جاہلیت میں عرب میں جن کی پرستش ہوتی تھی۔
۱۶	مسجد اقصےٰ	بیت المقدس

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱۷	خطِ چلیپا	صلیب نما خط۔
۱۸	قوس قزح	کہکشاں۔ دھنک
۱۹	معما	چیستاں۔ پہیلی
۲۲	زمزمہ پیرا	نغمہ سنج۔ کہنا۔ بولنا۔ گانا۔
۲۳	معنےٰ، جبیر اور اعشےٰ	شعرائے عرب کے نام ہیں۔
۲۵	ہیولےٰ	صورت۔ ڈھانچا۔
۲۶	جان موافی	وفا کرنے والی جان
۲۹	قربت	نزدیکی
۲۹	سدرۂ طوبےٰ	جنت کا ایک درخت
۳۰	نارِ خلیل	وہ آگ جس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ ڈالے گئے تھے اور پھر وہ بحکم خدا گلستاں ہو گئی تھی
۳۰	بادِ مسیحا	حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آواز جس سے مردے زندہ ہو جاتے تھے۔
۳۱	تا ماہ بہ ماہی	آسمان سے زمیں تک۔
۳۱	ثرےٰ	زمین کے نیچے کی مٹی۔ نمناک خاک پاتال۔

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۳۱	ثریا	پروین۔ جھمکا۔ وہ چھ سات ستارے جو باہم متصل واقع ہیں۔
۳۲	ناظر	دیکھنے والا۔
۳۳	لحیان	صاحب ریش دراز۔
۳۴	حُمرا	سُرخ۔
۳۵	درایت	عقل و دانش۔
۳۷	یوسف، صالح، موسیٰ و عیسےٰ	پیغمبرون کے نام ہیں۔
۳۸	آیہ کرسی	کلام مجید کی ایک سورہ کا نام ہے۔
۳۸	آیت قدسی	کلام مجید کی آیۃ کی طرف اشارہ ہے۔
۳۸	نمایم	نوم کی جمع ہے (نوم بمعنی نیند
۳۸	عزایم	عزم کی جمع ہے (عزم = ارادہ)
۳۹	صارمِ برّاں	چمکتی ہوئی تیز تلوار
۳۹	اُقتُل اُقتُل	قتل کرو۔ قتل کرو۔
۳۹	نحن قتلنا	ہم نے مار ڈالا۔
۴۲	جوہر ثانی	عقل دوم (جو عقول عشرہ سے ہے)

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۴۳	غیر تفاول	فال و رشگون نہ لینا
۴۴	عود قماری	قمار ایک شہر کا نام ہے وہاں کا عود اچھا ہوتا ہے۔
۴۴	عنبر سارا	خالص (عنبر=خوشبودار موم
۴۵	دانش یونان	یونان کی عقلمندیاں
۴۶	جزو لایتجزے	ایسا جزو جس کے ٹکڑے نہ ہو سکیں۔
۴۷	خط امضا،	فرمان
۴۹	گوہر مکنوں	قیمتی اور آبدار موتی۔
۵۴	خسرو خاور	آفتاب (مراد بادشاہ سے ہے)
۵۸	منضم	قایم۔ ڈھکا ہوا۔ سایہ کیا ہوا
	قصیدہ نمبر (۲)	
۱	معتدل	مزاج میں (اعتدال) برابری رکھنے والی جس میں افراط و تفریط نہ ہو۔
۲	دار الشفاء	شفا پانے کا مکان شفاخانہ۔
۳	مومیا	وہ دوا جس سے عضو شکستہ جڑ جاتا ہے۔

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۴	احتراق	جلنا۔ پھنکنا۔
۷	صفرا	ایک خلط زرد رنگ۔ پت
۱۰	جدوار	زہر کا اثر دور کرنے والی دوا نربسی۔
۱۰	زقوم	تھوہڑ۔ ایک خاردار درخت جنگلی نہایت کڑوا مزہ رکھنے والا۔
۱۰	حنظل	اندرائن کا پھل۔
۱۱	نیش کی جا نوش ہو دنبالۂ زنبور میں	بھڑ (بر) کے ڈنک میں بجائے تکلیف کے شہد کا مزا ہو۔
۱۵	ہو الشافی	اطبا نسخہ پر تبرکاً "ہو الشافی" (اللہ شفا دے) لکھا کرتے ہیں
۱۶	بدر الدجا	چودھویں رات کا چاند پورا چاند
۲۱	تفتیح	کھولنا۔ کھول دینا۔
۲۲	نفخ	اپھار۔ پھلاؤ۔
۲۲	امتلا	پُر ہونا۔ پیٹ بھرنا۔ بدہضمی اپھراپن۔
۲۳	جید الکیموس	کنایہ ہے۔ زود ہضم ہونے والی اور جزو بدن ہونے والی غذا۔
۲۹	اقویا	جمع ہے قوی کی۔ تندرست مضبوط بہادر۔

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۴۳	انما	بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔ افزوں ہونا۔
۴۴	ماء الحیات	آب حیوان۔ وہ پانی جس کے پینے سے انسان کبھی مرتا نہیں ہے۔ کنایہ عرق سے ہے۔
۵۰	گنج	ایک قسم کی آتشبازی
۵۲	برج	ایک قسم کی آتشبازی۔ غبارہ

قصیدہ نمبر (۳)

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۵	پاتراب (اصل لفظ پا تراب ہے)	مقام بدلنا۔ جگہ تبدیل کرنا شگون سفر کے لیے کچھ سامان سفر منتقل کرنا
۱۱	نکیرین	منکر نکیر۔ قبر میں مردے سے سوال و جواب کرنے والے دو فرشتے
۱۲	کلاب	جمع ہے کلب کی۔ کتے
۲۱	صفیر	آواز سیٹی جو پرندوں کے واسطے دی جاتی ہے۔
۲۳	صوابدید	صلاح درست۔ تجویز۔
۲۴	حکمت اشراقیا	اشراق کی حکمت۔ حکمائے اشراق مکاشفہ سے تعلیم دیتے تھے۔
۲۶	اجتناب	پرہیز کرنا

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۲۸	شیب	بڑھاپا
۳۲	دُرج	ڈبیا جس میں زیور و جواہرات رکھے جاویں۔
۳۶	ذناب	دُم
۳۸	اکتساب	حاصل کرنا۔ اختیار کرنا۔
۴۱	التہاب	آگ کا بھڑکنا شعلہ۔
۴۶	دعاء قدح	ایک دُعا کا نام ہے۔
۴۶	مستجاب	قبول کیا گیا۔
۴۷	غراب	کوّا
۵۰	ذباب	شہد کی مکھی۔ مگس۔ مکھی۔

قصیدہ نمبر (۴)

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۲	تصور	کسی چیز کی صورت کا حکم بغیر عقل میں آنا (اصطلاح منطق)
۲	تصدیق	حُکم (اصطلاح منطق)
۳	علم حصولی	وہ علم جس کی صورت ذہن میں ہو۔ صورت۔ مفہوم ماہیت کلی
۳	علم حضوری	وہ علم جس کی صورت ذہن میں نہ ہو اور بلا واسطہ ہو جیسے نفس ناطقہ۔
۶	صور	صورت کی جمع ہے۔ شکلیں صورتیں

نمبر شعر	الفاظ	معنی
		تدبیریں۔
۱۰	توضیح	تفصیل۔ تشریح۔ وضاحت
۱۰	نجوم	جمع ہے نجم کی بمعنی ستارہ یعنی علم نجوم ستاروں سے متعلق ہے۔
۱۰	ہیئت	وہ علم جس میں اجرام فلکی کی گردش اور کشش وغیرہ کا بیان ہے
۱۲	طبیعی	علم طبیعات وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل کا حال درج ہو۔
۱۴	بسماء انشقت	یعنی آسمان میں شگاف نہیں ہو سکتا۔ شق نہیں ہو سکتا۔
۱۵	تناسخ	دوبارہ جنم لینا روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں آنا۔
۱۶	اجساد	جمع ہے جسد کی بہ معنی جسم
۱۹	اعراض	جمع ہے عرض کی۔ وہ چیز جو دوسری چیز کے سبب سے قائم ہو
۲۰	منقول	نقل کیا گیا۔ یعنی جو کچھ کتب میں درج ہے۔
۲۰	معقول	جس کو عقل قبول کرے۔
۲۲	مجسطی	علم ریاضی کی ایک کتاب ہے جس میں دلائل و اصول اشکال ہندسہ کے بیان کیے گئے ہیں
۲۳	قانون	علم طب کی ایک مشہور کتاب ہے
۲۳	قاموس	لغت عربی کی ایک مشہور کتاب ہے
۲۴	لون	رنگ۔ چہرہ کی رنگت سے مرض شناخت کرنے کا کمال ہے۔
۲۵	نباتات	زمین سے پیدا ہونے والی اشیاء از قسم درخت وغیرہ
۲۵	جمادات	زمین سے نکلنے والی اشیاء از قسم پتھر معدنیات وغیرہ
۲۶	سوفسطائی	وہ گروہ جس کی بنیاد وہم پر ہے جو حقائق کو نہیں مانتے۔
۲۷	معتزلی	ایک فرقہ جو دیدار خدا کا قائل نہیں ہے۔ کنارہ کرنے والی جماعت۔
۲۸	جبری	وہ فرقہ جو کہتا ہے کہ بندہ کو اپنے کام میں اختیار نہیں ہے۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۸	قدری	وہ فرقہ جو کہتا ہی کہ انسان کو اپنے کام میں قدرت ہی یا اختیار رہے۔
۲۹	وجودی	خدا کو مجسّم ملنے والا گروہ
۲۹	شہودی	خدا کو حاضر جاننے والا گروہ۔
۳۱	جفار	علم جفر جاننے والا۔
۳۲	خانہ کیسہ داخل اجتماع وغیرہ	رمل کی اشکال کے نام ہیں۔
۳۷	سیمیا	علم طلسم یعنی اشیا موہوم جن کا اصل میں وجود نہ ہو لوگوں کو دکھا جائیں
۳۹	فرائض	جمع ہی فرض کی۔
۳۹	نوافل	جمع ہی نفل کی
۴۲	عروضی	علم عروض کا جاننے والا شاعر
۴۳	موبد	آتش پرستوں کا پیشوا
۴۴	تبعیت	اتباع کرنا۔ پیروی کرنا۔ متابعت کرنا
۴۶	نغز	نادر خوب۔ اچھا۔
۴۷	العلم حجاب الاکبر	علم بڑا پردہ ہی۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۵۳	احسنت	مرحبا۔ داد دینا۔ تعریف کرنا
۵۳	اہل فطنت	عقلمند لوگ۔ ذہین لوگ۔ طبیعت دار لوگ۔
۵۷	جرّ اثقال	وہ علم جس کے ذریعہ سے بھاری چیزیں بہ آسانی اُٹھائی جاسکیں۔
۵۹	سحبان	ایک مشہور عربی شاعر کا نام
۶۲	تقویم	جنتری۔ پترا۔
۶۳	بورسینا	ابن سینا۔ ایک حکیم کا نام ہی۔
۶۵	علم نیرنج	جادو کا علم۔ نیرنج بہ معنی جادو۔
۶۵	نخل نارنج	نارنگی کا پیڑ
۶۶	رجم و لعنت	لعنت و ملامت۔ رجم کے معنی ہیں پتھر مارنا۔
۶۷	ظلوم وجہول	تاریکی اور جہل والا۔ کنایہ ہی انسان کی طرف۔
۶۸	خرق عادت	کرامات۔
۷۱	نوید بہجت	خوشخبری۔ خوشی کی خبر۔
۷۸	چاہ بابل	شہر بابل کا کنواں۔ بعض کے

نمبر شعر	لفظ	معنی
		نزدیک ایک کنواں ہے
		جس میں ہاروت و ماروت
		دو فرشتے قید ہیں۔
۷۸	ہاروت	ہاروت فرشتہ کا نام ہے
		جو چاہ بابل میں قید ہے
۸۳	حُمرت	سُرخی۔ لالی۔
۸۶	جعد	چوٹی۔
۸۸	تبختر	نازو انداز تکبر غرور
۹۱	لا تنم قم	اُٹھ مت سو۔
۹۳	شیشۂ ساعت	ریت گھڑی۔
۹۵	شعلۂ جوالہ	گرد اگرد پھرنے والا شعلہ
		بہت جلد پھرنے والا شعلہ
۹۹	ادہم لیل	کنایہ ہے رات سے
۹۹	اشہب یوم	کنایہ ہے دن سے
۱۰۰	فلق	سفیدۂ صبح۔ صبح کی سپیدی
۱۰۲	نزہت	پاکیزگی۔ خوشحالی
۱۰۵	مشقی	وہ کاغذ جس پر خوشخطی
		کی مشق کی جاتی ہے۔
۱۰۷	قل ہونا	ختم ہونا۔ تمام ہونا۔
۱۰۷	قلیا تمام ہوئی	قصہ ختم ہوا۔ خاتمہ ہوا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۰۸	کھرج دھیوت	راگ کی قسمیں ہیں
۱۰۹	مغبچہ	خوبصورت لڑکا۔ مے فروش
		کا لڑکا۔
۱۱۰	للت یام کلی	راگنیوں کا نام ہے۔
۱۱۳	خروس	مُرغ۔
۱۱۴	مرغان اولی	فرشتوں سے کنایہ ہے۔
	اجنحہ	
۱۲۰	طوبیٰ لک	خوشی کی بشارت ہو
۱۲۲	قلع کفر والحاد	کفر والحاد کا توڑنے والا
		مٹانے والا۔
۱۲۴	ماحی شرک و	شرک و بدعت کا نیست و
	بدعت	نابود کرنے والا۔ مٹانیوالا
		محو کرنے والا۔
۱۲۸	اتممت علیکم	تمام کریں اوپر تمہارے۔
۱۳۰	امنیت	امن۔ عافیت۔
۱۳۲	برجیس	مشتری ستارہ۔ برہسپت
۱۳۲	حجلۂ عیش	عیش خانہ میں عیش کی جگہ
		میں۔ عالم خوشی میں۔
۱۳۲	ناہید	زہرہ۔ شکر۔ رقاصۂ
		فلک

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱۳۴	طاقہ	اونی یا ریشمی کپڑے کا تھان یا ٹکڑا
۱۳۷	برہان	دلیل۔ عقلی وجہ
۱۳۹	موشگافی	باریکی
۱۴۳	نبی کی عترت	نبیؐ کی اولاد۔
۱۴۴	عزم بالجزم	پختہ ارادہ۔ مستقل ارادہ۔
۱۴۸	عقرب	بچھو۔ کژدم۔
۱۴۹	البرز	ایک مشہور پہاڑ ہے۔
۱۵۰	کشف	کچھوا۔
۱۵۳	حرز	پناہ کی جگہ۔ تعویذ۔
۱۵۴	کاوہ	گھوڑے کا چکر۔ گھوڑے کی گھوم۔
۱۵۶	سلمی	ایک خوبصورت عورت کا نام ہے۔
۱۶۲	مہوس	کیمیاگر۔
۱۶۲	دیت	خوں بہا۔ معاوضہ۔
۱۶۶	شمیم	خوشبو۔ وہ ہوا جس سے خوشبو آوے۔

قصیدہ نمبر ۵

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۲	مجرا	سلام تعظیم۔

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۳	دعائے حرز	حفاظت کی دعا۔
۶	نارون	ایک قسم کا انار کا درخت جس کا پھول نہایت خوشنما ہوتا ہے۔
۸	کرگدن	گینڈا۔ کرگدن کی شاخ۔ گینڈے کا سینگ۔
۹	نسترن	سیوتی (گل نسترن) گل سیوتی
۱۲	کرم ذو المنن	خدا کی مہربانی۔ خدا کی بخشش
۱۶	صدرہ (سدرہ)	ساتویں آسمان پر بیری کا درخت ہے۔
۱۶	کنار	بیری کا درخت
۱۶	دُرِ عدن	عدن کا موتی۔ عدن کا جواہر اچھا اور قیمتی موتی۔

قصیدہ نمبر ۶

نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱	صریر	قلم کی آواز۔ وہ آواز جو تحریر کے وقت قلم سے پیدا ہوتی ہے۔
۲	بم و زیر	راگ یا باجہ کی اونچی آواز
۷	حصیر	چٹائی۔ فرش۔ پلنگ کا بوریا۔
۸	شعیر	ایک قسم کا اناج

نمبر شعر	لفظ	معنی
۹	سُبحہ	تسبیح۔ دعا۔ یہاں تسبیح کے منکوں سے مراد ہی۔
۹	تزویر	مکر، مکاری۔ زور۔
۱۲	گلخن	آتش گاہ، بھاڑ، بھٹی۔
۱۲	ابرِ مطیر	برسنے والا بادل۔
۱۳	سنگ یدہ	ایک پتھر ہوتا ہی جس پر مینہ برسنے کی دعا کا عمل پڑھ کر آسمان کی طرف دکھایا جاتا ہی اور بارش شروع ہو جاتی ہی
۱۶	شکرخندہ	تبسم، مسکراہٹ۔
۲۱	تاک، چنار	تاک انگور کا درخت، چنار ایک مشہور درخت جس سے آگ کرتی ہی۔
	بیدِ انجیر	بیدِ انجیر انجیر کا پیڑ
۲۴	سمیع، بصیر، خبیر	سمیع سُننے والا۔ بصیر دیکھنے والا۔ خبیر خبر رکھنے والا۔
۲۵	عبیر	ایک خوشبو جو صندل، گلاب، مشک اور زعفران سے ملا کر بناتے ہیں۔
۲۶	حمل	ایک برج آسمان کا نام ہے۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۷	جہاتِ ستہ	شش جہت۔ تمام عالم، دنیا
۲۹	شمس بازغہ	فلسفہ کی ایک کتاب کا نام ہی۔
۲۹	بدرِ منیر	ایک اُردو مثنوی جس میں ایک شاہزادے کے عشق کا قصہ نظم کیا گیا ہی مثنوی میرحسن کے نام سے مشہور ہی
۳۰	صغرےٰ، کبرےٰ	علم منطق کی شکلوں کا نام ہے۔
۳۱	لائے می	شراب کی تلچھٹ
۳۷	کُحل	سُرمہ
۳۸	فواق	ہچکی کا مرض
۳۸	زحیر	پیچش کا مرض
۳۹	تبخیر	حرارت۔ ہلکا بخار۔ کم بخار، وہ بخارات جو کھانے کے بعد دماغ کو چڑھیں
۴۵	تکسیر	لفظی معنی بہت سے ٹکڑے کرنا۔ تعویذ کرنے والوں کی اصطلاح میں کسی نام کے اعداد کو تعویذ کے خانوں میں اس طرح سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے لکھنے کو کہتے ہیں کہ ہر طرف سے شمار میں برابر آویں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۵۲	گنج خطیر	بڑا خزانہ۔ بہت سا زر۔
۶۱	تشاور وافی الامر	کام میں مشورہ کرو۔
۶۵	قطمیر	وہ کتا جو اصحاب کہف کے ساتھ تھا لغوی معنی چھوارے کی گٹھلی کے اوپر کی جھلی
۷۸	خط منحنی	ٹیڑھا خط۔ ٹیڑھی لکیر۔
۷۹	اقلیدس	ایک مشہور ریاضی داں تھا
۸۰	ابن مقلہ	ایک کامل خوشنویس جس نے خط نسخ ایجاد کیا۔
۸۲	عطارد	منشی۔ محرر۔ نام ایک ستارہ کا
۸۳	زرقا	عرب کی ایک عورت جو تیزیٔ نگاہ کے لیے مشہور تھی۔
۸۶	کجک	آنکس۔ لوہے کا نوک دار آلہ جس سے ہاتھی ہانکا جاتا ہے۔
۹۲	آب غدیر	تالاب یا گڑھے کا پانی۔
۹۷	تدویر	گردش۔ گھماؤ۔ دورہ

قصیدہ نمبر (۷)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۷	بیندھنا	سوراخ کرنا چھیدنا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۹	خرمہرہ	کوڑی۔ گھونگا۔
۳۵	صدف	سپی یا سیپی جس میں موتی پرورش پاتا ہے۔
۳۶	سُمرن	مالا۔ تسبیح۔
۳۸	مسجد اقصا	بیت المقدس ملک شام میں حضرت داؤد علیہ السلام کی بنا کردہ مسجد۔ جو اب کعبۂ یہودیان ہے۔
۴۸	لگن	تھالی طشت چلمچی۔ شمع دان کو بھی کہتے ہیں
۴۹	ریش فرعون	فرعون کی داڑھی کو جاروب سے تشبیہ دی ہے کیونکہ اس میں موتی گوندھے جاتے تھے
۵۳	خنگ	گھوڑا۔
۶۵	اعمےٰ	اندھا۔ نابینا۔

قصیدہ نمبر (۸)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳	قلمرو	ولایت۔ حکومت۔ ملک۔
۳	باجگذار	باج ادا کرنے والا۔ خراج دینے والا۔ مطیع۔
۴	شاہین	باز۔ ایک شکاری پرند جو پرندوں کا شکار کرتا ہے۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۷	دبیرِ فلک	آسمان کا منشی۔ عطارد۔
۱۰	مشتری	خریدار۔
۱۲	حصار	قلعہ۔ گڑھی شہرپناہ جو چاروں طرف سے گھری ہو۔
۱۴	مطلع الانوار	نور نکلنے کی جگہ۔ نور کا میدان۔
۱۵	سنگِ باراں	ژالہ۔ اولہ۔ پتھر
۱۷	آبگینہ	کانچ۔ شیشہ۔ بلور۔
۱۸	تردد۔	فکر۔ سوچ۔
۲۰	صغار و کبار	جمع ہے صغیر و کبیر کی۔ چھوٹے بڑے سب۔
۳۳	لیل و نہار	لیل بمعنی رات۔ نہار بمعنی صبح۔ رات دن۔ روز و شب
۳۵	ساچق	شادی سے ایک دن قبل میوہ۔ کپڑے وغیرہ دولہ کے گھر سے دُلھن کے یہاں جاتے ہیں اُس رسم کو ساچق کہتے ہیں
۳۵	خطِ گلزار	وہ طرزِ تحریر جس میں پھول بوٹے دکھلائے جاتے ہیں۔
۳۷	دبیرِ چرخ	منشیِ آسمان۔ عطارد۔
۳۸	سُہاگ	ایک خاص قسم کا گیت جو شادی میں گایا جاتا ہے۔
۳۸	زہرہ	رقاصۂ فلک۔ ایک ستارہ کا نام ہے۔
۳۸	موسیقار	ایک پرند جس کی چونچ میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں اور انہیں طرح طرح کی آوازیں نکلتی ہیں ایک باجہ کا بھی نام موسیقار ہے۔
۴۵	چادر گنج	ایک قسم کی آتشبازی
۴۹	ہوائی	ایک قسم کی آتشبازی جو اڑکر آسمان کی طرف جاتی ہے نمڈی چلی۔
۴۹	شہابِ ثاقب	روشن و چمکدار ستارہ جو آسمان پر مثل آتشبازی کے چھوٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔
۵۵	خالداً فی النار	ہمیشہ کے واسطے جہنمی ہمیشہ دوزخ میں رہیں۔
	قصیدہ نمبر (۹)	
۱	حساس	دریافت کرنیوالا حس اور اندازہ کرنیوالا۔ کسی چیز کا معلوم کرنیوالا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲	حواس خمسہ	پانچ حواس یعنی ذائقہ (چکھنا) باصرہ (دیکھنا) سامعہ (سُننا) شامہ (سونگھنا) لامہ (چھونا)
۳	روغن کبریت	گوکھرو یا گندھک کا تیل جو کیمیا بنانے کے کام میں آتا ہی۔
۳	نحاس	تانبا۔مس۔
۴	عطاس	بیماری جس میں چھینکیں آویں چھینک۔
۵	مبدّل	بدلنا۔ تبدیل ہونا۔
۹	سلسبیل	بہشت کی ایک نہر کا نام ہی
۲۳	خناس	دیو۔شیطان۔
۲۵	احتساب	آزمایش کرنا۔حساب کرنا
۲۷	فیہ شفاء للناس	اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہی (آیہ کلام مجید ہی)
۳۱	طاس	بڑا طشت
۳۳	داس	ہنسیہ (آلہ آہنی)
۳۴	نسناس	بن مانس ایک جانور جو انسان سے مشابہ ہوتا ہی۔
۳۵	اُمی	اَن پڑھ۔جاہل۔
۳۷	گاوخراس	کولھو کا بیل (جس کی آنکھوں پر

نمبر شعر	لفظ	معنی
		کپڑا بندھا ہوتا ہی)
۳۸	قطاس	ترکی لفظ ہی اس کا معرب قوطاس ہی بہ معنی دُمچی۔
۴۴	قرطاس	کاغذ۔
۴۶	خضرؑ	ایک پیغمبر کا نام بحری مسافروں کے رہنما
۴۶	الیاسؑ	ایک پیغمبر کا نام خشکی کے مسافروں کے رہنما۔

قصیدہ نمبر ۱۰

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	بُراق	اُس چوپایہ کا نام ہی جس پر رسولؐ اللہ شب معراج میں سوار ہوکر تشریف لے گئے تھے۔
۲	اشراق	چمکنا۔ سورج کا طلوع ہونا۔
۳	اشواق	جمع شوق کی۔ خواہشیں
۴	طاقت طاق تھی	قوت بیکار تھی۔ حوصلہ پست تھا عاجز تھے
۵	مشائین	جمع ہی مشائی کی حکما کا وہ گروہ جو حقایق اشیا کا ادراک بدون دلیل کے نہیں کرسکتا۔
۵	اہل رواق	حکمائے اشراقین جو اپنی صفائی قلب سے لوگوں کے دلوں کا حال معلوم کرلیتے تھے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۶	وثاق	گھر۔ حرم سرا۔
۸	ثابت	وہ تارہ جو قایم ہی گردش نہیں کرتا ہی۔
۸	سیار	وہ تارہ جو گردش کرتا ہی۔
۸	الفاق	موافقت کرنا۔ سازگاری۔
۹	نجم ناہید	زہرہ۔ رقاص فلک۔
۱۲	ثریا	پروین۔ وہ چھ ستارے جو باہم متصل واقع ہیں۔
۱۲	ایاق	شراب کا پیالہ۔
۱۳	جلترنگ	ایک باجے کا نام ہی جو پیالوں میں پانی بھر کر تیلیوں سے بجایا جاتا ہی۔
۱۳	لعبتان فلکی	آسمانی معشوق یعنی تارے وغیرہ۔
۱۳	ازواق	جمع ہی ذوق کی۔
۱۴	اختر مُدار	مُدار ستارہ جھاڑو تارہ
۱۵	چقماق	آگ نکالنے کی پتھری۔ وہ پتھر جس سے آگ نکلتی ہو۔
۱۶	ربط وفاق	رابطہ موافقت۔ میل کرانا ملانا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۸	زالِ دُنیا	بوڑھی دُنیا۔
۱۹	بطی الحرکت	سُست چلنے والا۔ کم حرکت کرنے والا۔
۱۹	تگ و دو	دوڑ دھوپ۔ فکر و تشویش
۲۰	نفخ	اپھار۔ پھولاؤ۔
۲۰	پُرباد	ہوا سے بھرا ہوا۔ پھولا ہوا۔
۲۰	تنقیہ	پاک و صاف کرنا۔
۲۱	آوازِ دمامہ	نقارے کی آواز۔ دھونسے کی آواز۔
۲۴	باربد	خسرو پرویز کا نامور مطرب یعنی گانے والا۔
۲۵	زابل۔ نیریز۔ خراسان۔ عراق	ملکوں کے نام ہیں۔
۲۶	کمر بستہ	کمر باندھے ہوئے۔ مستعد
״	چاق	تیار۔ آمادہ۔
۲۹	طبع وقاد	روشن دل۔ روشن ضمیر تیز طبیعت۔
۲۹	مہرہ	شطرنج کا مہرہ (تارہ کو مہرہ سے تشبیہ دی ہی)
۲۹	مہراق	لغوی معنی وہ جگہ جہاں خون بہایا جائے اصطلاحی معنی بساط شطرنج۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۰	ہوس استدقاق	مرض دق کی طلب
۳۱	لخلخہ	چند خوشبودار چیزوں کو ملا کر سونگھا جاتا ہے۔ خوشبو۔
۳۲	اتراق	منزل پر پہونچنا۔
۳۳	استغراق	محو ہونا۔ ڈوبنا۔ کوشش بلیغ کرنا۔
۳۴	قشلاق	گرم ملک جہاں سرد پہاڑوں کے لوگ آکر سردی کے دن بسر کریں۔
۳۵	بہ جوراے غضب	حرارت میں آنا۔ غصہ میں آنا
۳۵	زمہریر	ٹھنڈک۔
۳۵	ییلاق	سرد ملک جہاں گرمی کے دنوں میں آرام کریں۔
۳۶	مار مہراق	گرنے والا پانی۔
۳۸	شیلان	دسترخوان۔
۳۸	اطباق	جمع ہے طبق کی۔
۳۹	اطلاق	صادق آنا چھوڑنا۔ بے قید کرنا۔
۴۰	غوامض	باریک معانی۔ کلام کی باریکیاں۔
۴۱	انامل	انگلیاں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۱	سنگ سماق	ایک قسم کا سخت پتھر
۴۱	عاق	چھوڑ دینا۔ فرزندی سے علیحدہ کر دینا۔ نالائق لڑکا۔
۴۲	سپہر ہفتم طاق	ساتواں آسمان۔ ساتویں آسمان کا سر
۴۴	زنار	جنیؤ۔ اہل ہنود ایک قسم کا ڈورا کاندھے اور کمر پر باندھتے ہیں۔
۴۴	خط نطاق	رومال یا پٹکہ
۴۵	سرمہ گلو	گلو بند ہو جانا (سرمہ کھانے سے گلا بیٹھ جاتا ہے)
۴۵	حسود بقباق	زیادہ گو دشمن۔ زبان دراز۔ بدخواہ۔ بک بک کرنیوالا حاسد۔
۴۶	اہل سباق	حساب داں۔ ریاضی داں
۴۷	تریاق	زہر مہرہ۔ زہر کی دوا۔
۴۸	خناق	ایک بیماری حلق کی۔
۴۹	خیل و حشم	کثرت و ہجوم۔
۴۹	اذبک	مشہور بادشاہ جس کے پاس لشکر کثیر تھا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۹	قلماق	مشہور بادشاہ جس کے پاس لشکر کثیر تھا۔
۵۰	چماق	ایک آہنی آلہ جس کو پتھر پر مار کر آگ نکالتے ہیں۔
۵۱	الصاق	لگاؤ۔ چپکاؤ۔ پیوند۔
۵۲	شقاق	دشمنی۔ مخالفت۔
۵۳	شلتاق	جنگ۔ فساد۔ جھگڑا۔
۵۴	ہفت اوراق	سات ورق یعنی آسمان کے ساتوں طبق۔
۵۶	فتراک	شکار بند۔ تسمہ جو زین میں لٹکاتے ہیں۔
۵۷	نطاق	کمر بند۔ پٹکا۔
۵۸	مطراق	ہتوڑہ (چابک سے مُراد ہے)
۵۹	استنشاق	ناک کی راہ سے کسی چیز کا دماغ میں پہونچانا۔ پانی یا دوا وغیرہ کا ناک کے راستہ سے کھینچنا
۶۰	البرز	مازندران میں ایک پہاڑ ہے۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۶۱	صفتِ اطعمہ	کھانوں کی تعریفیں۔
۶۱	بسحق	ایک ظریف شاعر تھا جو اپنے اشعار میں طعام کا تلازمہ باندھتا تھا۔
۶۲	انفاق	نفقہ دینا۔ روزی دینا۔
۶۳	قشون	فوج کا ایک گروہ۔ ایک دستہ۔
۶۳	قبچاق	ایران اور توران کے درمیان ایک جنگل ہے۔
۶۴	حراق	خوب جلانے والا۔ تیز جلانے والا۔
۶۶	فرغل	لبادہ۔
۶۷	استبراق	ریشمی کپڑا۔
۶۸	فواق	ہچک۔ ہچکی۔ وہ ہوا جو سینہ سے نکلتی ہے
۷۰	محاق	چاند کا گھٹنا۔ اس کی ابتدا قمری مہینہ کی ۱۵ تاریخ سے ہوتی ہے۔
۷۱	ازہاق	مٹا دینا۔ اُڑا دینا۔ فنا کر دینا۔ ہلاک کرنا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قصیدہ نمبر ۱۱	
۱	جوانِ ارشق	جوان بہت اچھے قد والا۔
۱	فلق	صبح کا سفیدہ۔ سپیدی صبح۔
۴	چشمِ ابلق	کنجی آنکھ۔
۶	زنبق	ایک پھول نہایت خوشبودار تیز بو۔ چنبہ کا پھول۔
۷	کلُ طویلٍ احمق	لمبا بیوقوف ہوتا ہے۔
۸	فتق	کشادگی۔ چیرنا۔
۹	کلامِ مغلق	مشکل کلام جس کا مطلب سمجھ میں نہ آوے۔
۱۳	زورق	کشتی خورد۔
۱۵	منطق	ایک علم جو عقلی دلائل سے حق کو حق اور ناحق کو ناحق ثابت کر دیتا ہے۔
۱۶	ساق	پنڈلی۔
۲۱	یلمق	قبا۔ عبا۔ چغہ
۲۲	استبراق	ایک قسم کا ریشمی کپڑا
۲۳	راوق	خالص شراب
۲۵	حدق	نظر۔ نگاہ۔ کسی چیز کی طرف نگاہ کرنا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۷	لبید و عمعق	دو مشہور شاعر عرب میں گزرے ہیں
۳۰	صدّق	بالکل سچ۔ راست۔ صحیح۔
۳۴	بورق	تلوار کی دھار۔ تلوار کی چمک
۳۵	بچہ بق	مچھر کا بچہ۔ پشہ کا بچہ۔
۳۷	جوسق	قصر و محل۔
۳۸	سرمق	بتھوے کا ساگ۔
۳۹	بیذق	شطرنج کا پیادہ
۴۰	لقلق (لک لک)	ایک آبی جانور جو سانپ اور مچھلی کا شکار کرتا ہے۔
۴۱	نظم و نسق	انتظام حسن تدبیر
۴۲	علق	جونک۔
۴۷	زیبق	پارہ۔
	قصیدہ نمبر (۱۲)	
۱۲	روزِ علو جاہ	مرتبہ کو اعلیٰ کرنے والا دن یوم خوشی۔
۱۸	وام	قرض۔ ادھار۔
۲۱	نارِ خلیل	حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں پھینکا گیا تھا اور وہ آگ بحکم خدا گلستاں بن گئی تھی

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۳	سیل فنا	یعنی. فنا کا دریا موت کی لہر
۲۵	سوفار	تیر کا دہن۔ تیر کی گرفت تیر
	قصیدہ نمبر (۱۳)	
۱	طرب افزا	خوشی بڑھانے والا۔
۱	ہزاروں فرسنگ	ہزاروں کوس۔ کوسوں دور۔
۹	پتنگ	پروانہ وہ کیڑا جو شمع پر قربان ہوجاتا ہے
۱۰	سمندر	ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے۔ آتش کدہ کا چوہا۔
۱۰	خرچنگ	سرطان۔ کیکڑا۔ گنگچہ۔
۱۳	نبض محموم	بخار والے کی نبض۔
	قصیدہ ۱۴	
۱	حبذا	بہت اچھا۔ خوب شاباش
۲	بارک اللہ	مبارک ہو۔ اللہ کی برکت ہو۔ اللہ برکت دے۔
۲	خیر مقدم	پیشوائی کرنا۔

نمبر شمار	لفظ	معنی
۲	بادشمال	پہاڑی ہوا۔ وہ ہوا جو مینہ برساتی ہے
۵	کیا عجب ہے روشن خضر اگر رنگ بلال	حضرت خضر گورے اور حضرت بلال سیاہ رنگ تھے
۱۳	حال	جس حال (قوال) پر روحانی حالت کیفیت۔
۱۴	قیفال	ایک رگ جس سے خون نکالنے پر چہرہ اور گلے کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔
۱۶	ہوں قلم ہاتھ	ہاتھ کٹ جاویں۔
۱۷	خدائے متعال	خدائے اعلیٰ و برتر۔
۱۸	مسیحا دم	حضرت عیسیٰ جیسی پھونک جس سے مردہ زندہ ہوجاتا تھا۔
۲۰	یوسف رُخ	حضرت یوسف جیسا چہرہ یہ پیغمبر بہت خوبصورت تھے۔
۲۰	داؤد الحان	حضرت داؤد جیسی آواز یہ پیغمبر خوش الحانی میں مشہور تھے
۲۰	سلیمان وش	حضرت سلیمان کی طرح
	موسیٰ کف	حضرت موسیٰ جیسی ہتھیلی جن کے ہاتھ کی روشنی (ید بیضا) مشہور تھی

نمبر شعر	لفظ	معنی
٢٠	صالح اعمال	حضرت صالح پیغمبر جیسے خوش اعمال۔
٢١	بحر نوال	بخشش و عطا کا سمندر
٢٦	کسوف	سورج یا چاند کا گہن میں آنا۔
٢٦	ہبوط	پستی۔ ستارہ کا نیچ میں ہونا یعنی جائے شرف سے ساتویں برج میں آنا۔
٢٧	مثقال	ایک وزن بقدر ۴½ ماشہ
٢٩	معلق	لٹکا ہوا۔ درمیان میں
٣٠	تپ محرق	جلانے والا بخار۔ بہت تیز بخار۔ شدت کی تپ ایک خاص قسم کی تپ جسمیں تیزی زیادہ ہوتی ہے۔
٣١	قوت ماسکہ	نام ایک قوت کا جو غذا کو معدہ میں ٹھہرا رکھتی ہے
٣٢	ارسطو فلاطون	دو مشہور حکیم تھے
٤٥	سیال	بہنے والا۔ چلنے والا۔ رقیق
٥١	اضمحلال	پژمردگی۔ کمزوری۔
٥٥	غرہ ماہ شوال	عید الفطر

نمبر شعر	لفظ	معنی
٥٧	مدح سگال	تعریف کرنے والا۔ مدح کرنے والا۔

قصیدہ نمبر ١٥

نمبر شعر	لفظ	معنی
١	محیل	حیلہ گر۔ مکار۔
٦	شہباز	باز۔ ایک شکاری پرندہ جو چیل سے مشابہ ہوتا ہے
٨	تحت ثریٰ	زمین کے نیچے
١٣	جر ثقیل	ایک علم جس کے ذریعہ بڑے بڑے پتھر اوپر چڑھائے جاتے ہیں۔
١٨	تاویل	بیان کرنا۔ کسی چیز کو ظاہر سے پھیر کر اور معنی بیان کرنا
٢٣	رحیل	رحلت کرنے والی۔ جانے والی رخصت ہونے والی۔
٣٠	مندیل	پگڑی۔ عمامہ۔ صافہ۔
٣١	نخیل	خرمہ کے درخت۔
٣٢	شوق تقبیل	قبول کرنے کی خواہش۔ مانگنے کی خواہش
٣٥	اکلیل	کلاہ۔ تاج
٣٧	تبجیل	بزرگی کرنا۔ عزت کرنا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۹	تفضیل	فضیلت۔ بزرگی
۴۰	اولادِ تیمر	تیمور بادشاہ کی اولاد
۴۲	الجنس الی الجنس یمیل	ایک سی چیزیں اپنی جنس کی چیزوں کی طرف میلان رکھتی ہیں۔
۴۶	تعدی	ظلم۔ جور۔
۴۸	دانۂ ہیل	الائچی کا دانہ
۵۱	زفیل	سیٹی جو کبوتر کے اُڑانے کو دی جاتی ہو
۵۲	صہیل	گھوڑے کی آواز
۵۶	عرصہ	میدان۔ موقعہ۔
۶۲	خونِ ہابیل	ہابیل کا خون۔ ہابیل وقابیل حضرت آدم کے بیٹے تھے قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔
۶۴	میل	سرمہ لگانے کی سلائی۔
۶۶	احلیل	صورت قبول کرنا۔ حلیہ میں آنا۔
۷۰	ذل	روش
۷۰	مزلت	لغزش کرنا۔ پھسلنے کی جگہ۔

قصیدہ نمبر ۱۶

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	فرق و التیام	پھٹنا اور پھر مل جانا جو لوگ جسمانی معراج نبوی کے قائل نہیں اُن کا خیال ہے کہ آسمان پھٹ کر پھر نہیں مل سکتا ہے یا یہ کہ آسمان میں راستہ ہونا ناممکن ہے۔
۲	خطِ محور	گردش کرنے والا خط
۳	سبعہ سیارہ	سات سیارے (قمر۔ عطارد زہرہ۔ شمس۔ مریخ۔ مشتری۔ زحل)
۳	سایر	سیر کرنے والا۔ پھرنیوالا۔
۳	ثوابت	جمع ہے ثابت کی۔ ثابت۔ قایم ہونے والے تاروں کو کہتے ہیں۔ سیارے گردش کرنیوالے تارے کہلاتے ہیں۔
۳	سپہرِ ہشتمیں	آٹھواں آسمان۔
۴	زمہریر	انتہائی درجہ کی ٹھنڈک۔
۴	غمام	ابر۔ بادل۔
۵	قوس قزح	دھنک۔ دھنش۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۶	بامرام	کامیاب۔ بامراد۔
۷	بدیع	نادر۔ انوکھی۔ نئی بات۔
۷	ایراد	وارد کرنا۔
۸	ان لن	اصطلاح نحو۔
۸	جازم	مضبوط کرنے والا۔ ساکن کرنے والا۔ جزم دینے والا
۸	ان ولم	اصطلاح نحو
۸	لمّا و لام	″
۹	افاعیل و تفاعیل	تقطیع کے اوزان کی طرف اشارہ ہے۔
۱۰	زحاف	رکن شعر میں کسی حرف کے گر جانے یا بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔
۱۱	بُحران	عالم بخار میں جب مزاج میں سخت تغیر ہوتا ہے اُس کو بُحران کہتے ہیں۔ نازک وقت
۱۱	الوان	جمع ہے "لون" کی لون بمعنی رنگ
۱۲	ناخن۔ حکاک۔ قبض۔ لاقوع۔ زخوہ۔ شاف۔ ثقیل	امراض کے نام ہیں

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۲	کلیات خمسہ	پانچ حواس۔
۱۳	ایساغوجیا	منطق کی ایک کتاب کا نام ہے۔
۱۳	جنس۔ فصل۔ نوع۔ خاصہ۔ عرض عام	علم منطق کی اصطلاحات ہیں
۱۴	مادی علت	وہ مادہ جس سے چیز بنی ہو
۱۴	فاعلی علت	جس نے کوئی شی بنائی ہو
۱۴	علتِ غائی	فائدہ اس چیز کا جس کے لیے وہ بنائی گئی۔
۱۶	سعد اکبر	مشتری۔ قاضیِ فلک
۱۶	قوس و حوت	آسمانی بروج کے نام ہیں۔
۱۶	جوزا و حمل	آسمانی بروج کے نام ہیں۔
۱۶	شمس	آسمانی بُرج کا نام ہے۔
۱۷	سنبلہ	آسمانی بُرج کا نام ہے۔
۱۷	عقیم	بانجھ (جس عورت کے بچہ پیدا نہ ہوتا ہو۔)
۱۸	برجیس و کیوان	یعنی مشتری و زحل دستاروں کے نام ہیں۔
۱۸	نیر و ماہ	ستاروں کے نام ہیں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۹	بہرام	مریخ ستارے کو کہتے ہیں
۱۹	ماوراءالنہر	ملک توران جو نہر جیحوں کے اس پار ہے۔
۱۹	ناہید	زہرہ ستارہ کو کہتے ہیں
۲۰	اصطرلاب	نجومیوں کے ایک آلہ کا نام ہے جس سے آفتاب وغیرہ کی بلندی و پستی یعنی نحوست اور دیگر آسمانی حال معلوم کرتے ہیں۔
۲۰	ارتفاع	اونچائی ۔ بلندی
۲۱	زحل	ایک ستارہ کا نام ہے۔
۲۱	عقلہ و انکیس	رمل کی شکلوں کا نام ہے۔
۲۲	برزخ	وقت موت سے قیامت تک کا زمانہ۔ دو مخالف چیزوں کے درمیان میں حائل ہونے والی چیز
۲۲	جبر او تفویض	علم کلام کی اصطلاح ہے
۲۳	اہل اعتزال	فرقہ معتزلہ
۲۴	استدراج	وہ باتیں جو خلاف قیاس کسی سے ظاہر ہوں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۵	سالک	صوفیوں کی اصطلاح میں اس شخص کو کہتے ہیں جو عقل رکھتے ہوئے خدا کی تلاش و جستجو کرے
۲۵	سلوک	طریقہ عبادت و ریاضت جو سالک لوگ کیا کرتے ہیں۔
۲۶	ابدال و اوتاد	اولیاء اللہ سے مراد ہے۔
۲۸	مدہم پنچم کھرج گندھار دھیوت نکھاد۔	ہندی راگ کے سروں کے نام ہیں
۲۹	ابارد، آب ایلول، اوئیل	ترکی مہینوں کے نام ہیں
۳۲	روضۂ دارالسلام	بہشت جنت۔
۳۴	مرغزار	سبزہ زار۔ دوب کا میدان۔
۳۴	سنگ رخام	سفید پتھر، سنگ مرمر۔
۳۵	چاؤش	لشکر اور قافلہ کا نقیب عصا بردار
۳۶	شمیم	خوشبو۔ وہ ہوا جس سے خوشبو آوے۔
۳۶	طبلۂ عطار	طبلہ بمعنی چھوٹا صندوقچہ۔ عطار بمعنی عطر فروش۔ عطر فروش کا صندوقچہ۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۷	اشتمام	سونگھنا۔ خوشبو حاصل کرنا۔
۳۸	مائدہ	دسترخوان۔ کھانوں سے بھرا ہوا خوان
۳۹	من و سلویٰ	ترنجبین و بٹیر (شیریں و نمکین کھانے جو حضرت موسیٰ کی اُمت کے واسطے آسمان سے آتے تھے۔)
۴۰	نیرِ اجلال	بزرگی۔ جلال کی روشنی
۴۱	ہوائے ابتسام	وہ ہوا جو پھول کو کھلا دیتی ہے جس ہوا کے اثر سے تبسم پیدا ہوتا ہے۔ خوشی
۴۲	خرقۂ ماہی	مچھلی کی گدڑی
۴۳	آبِ خضر	آبِ حیات۔ وہ پانی جس کے پینے سے انسان کبھی نہیں مرتا
۴۴	برشِ آبِ حسام	تلوار کے پانی کی تیزی یعنی تلوار جیسا کام کرنے والی چیز
۴۵	انتشام	خوشبو آنا۔
۴۷	مستفید	طلب کرنیوالا۔ فائدہ حاصل کرنے والا۔
۴۸	جرمِ قمر	چاند کا نورانی جسم (چاند خود روشن نہیں ہے بلکہ سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے)
۴۸	جلا لیتا ہے وام	روشنی قرض لیتا ہے۔ روشنی حاصل کرتا ہے۔ روشن ہوتا ہے
۴۹	ذوالاحترام	صاحبِ عزت۔ بزرگ بڑے مرتبے والا۔
۵۲	رحیق	شراب خالص۔
۵۳	ضحاک	(ہنسنے والا) ضحاک ایک بادشاہ تھا جس کے دونوں کاندھوں پر ایک ایک سانپ تھا
۵۴	ناقۂ صالح	حضرت صالح کی اونٹنی
۵۶	خرچنگ	سرطان۔ گنگچہ کیکڑہ (ایک دریائی جانور)
۶۰	سدِّ سکندر	سکندر کی دیوار۔ سکندر بادشاہ کی بنائی ہوئی مضبوط دیوار جو علاقہ ترکستان میں واقع ہے۔
۶۰	چار آینہ	ایک قسم کا زرہ بکتر جو لڑائی میں حفاظت کے واسطے کام آتا ہے۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
٦٠	وصلی	خوشخطی کی مشق کے واسطے چند کاغذوں کو ملا لیا جاتا ہے جس کو وصلی کہتے ہیں۔
٦٢	شہبازِ سہام	شہباز بہ معنی بڑا باز۔ سہام بہ معنی تیر۔ باز جیسا تیز پرواز تیر
٦٣	فلاخن	گوپھن۔ تیر مارنے کا آلہ منجنیق
٦٤	تگرگ افشاں	ژالہ باری۔ اولہ پڑنا۔
٦٥	اصحابِ فیل	وہ فیل نشین فوج جس نے ابرہہ بن صباح حاکم یمن کی سرکردگی میں مکہ معظمہ پر حملہ کیا تھا۔
٦٥	طیراً ابابیل	اشارہ ہے اُس واقعہ کی طرف کہ اصحابِ فیل کی سرکوبی کے واسطے خدا نے ابابیلوں کا لشکر بھیجدیا۔ ہر ابابیل اپنی چونچ میں پتھر لایا اور ایک ساتھ اُس لشکر پر حملہ آور ہو کر سب کو ہلاک کر دیا۔
٦٥	انہزام	شکست کھانا۔ لشکر کا پسپا ہونا
٦٨	صفحۂ غبرا	زمین۔ علم رمل کی اصطلاح ہے۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
٧٠	عرصۂ چوگاں	گیند بلا کھیلنے کا میدان چوگان ایک ڈنڈا مثل ہاکی اسٹک کے ہوتا ہے۔
٧١	سرپٹ اُڑان، میٹھا پویہ، دُلکی، ایبیہ، شناہگام	گھوڑے کی چال کی قسمیں ہیں
٧٢	اِس قاف سے اُس قاف پر	اس سرے سے اُس سرے تک۔ دنیا کے ایک حصے سے دوسرے حصہ تک۔
٧٣	شبِ یلدا	کالی رات۔ اندھیری رات
٧٤	شکلِ غمام	ابر کی شکل۔ بادل کی طرح
٧٥	خرطوم	ہاتھی کی سونڈ
٧٦	عیدِ صیام	روزوں والی عید۔ عید الفطر
	قصیدہ نمبر ۱۷	
۱	توام	جوڑواں۔ ملے ہوئے۔ جُڑے ہوئے۔
۵	پرے	نتھنے۔ ناک کے سوراخ
٦	جعدِ پُرخم	پیچ کھائی ہوئی چوٹی جعد بہ معنی چوٹی

نمبر شعر	لفظ	معنی
۷	مترادف	ہم معنی۔ دو ایسے لفظ جن کے معنی یکساں ہوں
۸	قطرۂ یم	مینہ کی بوند۔ بارش کے قطرے
۱۱	ملہم	الہام کیا گیا۔ القا کیا گیا
۱۲	مبہم	پوشیدہ۔ مشتبہ۔ وہ بات جس کا مطلب دریافت نہ ہو سکے۔
۱۳	طوبےٰ	عروسی
۱۳	حاتم	عرب کا ایک سردار جو سخاوت میں مشہور تھا
۱۴	دریوزہ گر	بھکاری۔ بھیک مانگنے والا
۱۵	منضم	ملایا گیا۔ ملایا ہوا۔
۱۶	قرآن السعدین	دو نیک ستاروں کا ایک جگہ جمع ہونا۔
۱۷	یمن	اقبال مندی۔ مبارک کامیابی سعادت۔ برکت۔
۱۹	تہذیب و سلم	یہ دونوں کتابوں کے نام ہیں جو منطق کے فن میں ہیں۔
۲۱	بربط	نام ایک ساز کا جس کو عود

نمبر شعر	لفظ	معنی
		بھی کہتے ہیں۔
۲۲	گٹکری	وہ پیچیدہ آواز جو گانے والوں کے گلے سے گاتے وقت لہرا کر نکلتی ہے۔
۲۲	لچھا	پیچ در پیچ تاگا۔ ڈورا۔ سلسلہ
۲۳	کھرج۔ پنچم	راگنیوں کے سروں کے نام ہیں
۲۴	سم	آواز۔ تال۔ سُر
۲۵	مزامیر	گانیوالوں کے ساز۔
۲۸	منڈھے کی صورت	سائبان یا شامیانہ جو اہل ہنود میں شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا ہے اس کو منڈھا کہتے ہیں۔
۳۳	خیاطہ	سوئی۔
۳۶	گوشِ اصم	بہرہ کا کان۔ گوش بہ معنی کان اصم بہ معنی بہرہ۔
۳۹	جلاجل	جھانجھ۔ مجیرا۔ تال۔
۴۰	دمامہ	نقارہ۔ دھونسا۔
۴۵	نقل	ایک قسم کی شیرینی جو الائچی کے دانوں یا نخود بریاں پر شکر چڑھا کر بناتے ہیں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۶	ابکم	گونگا۔ نہ بول سکنے والا۔
۵۵	اشہب	سبزہ گھوڑا۔
۵۵	ادہم	مشکی گھوڑا۔
۶۰	گلیم و گلم	کمبل۔ لوئی۔ ادنی کپڑے۔
۶۱-۶۲	گنج۔ ہوائی۔	آتشبازیوں کے نام ہیں
لغایت ۶۶	انار۔ گھن چکر	
۷۱	فندق	ایک مشہور ولایتی میوہ سُرخ رنگ بیر کی برابر ہوتا ہوا شا مہندی لگی اونگلیوں کی طرف ہی۔
۷۴	طارم	بالاخانہ۔ سب سے اونچا حصہ
۷۸	انتِ تعرف	کیا تو اُسے جانتا ہے۔
۷۸	نعم	ہاں۔
۸۱	مشک سودہ	پسا ہوا مشک۔
۸۴	قضائے مبرم	نہ ٹلنے والی موت۔
۸۶	پیہ	چربی۔
۸۸	انبم	ڈھیر۔ انبار۔ تودہ۔

قصیدہ نمبر ۱۸

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	نزار	لاغر۔ نازک۔ ضعیف۔
۱	پری چہرہ	پری کی صورت خوش جمال حسین

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	حور طلعت	حور کی صورت۔
۱	بلقیس	حضرت سلیمان کے زمانہ میں ملک شام ریاست سبا کی ملکہ تھی۔ سورج کو پوجتی تھی یہ ملکہ حضرت سلیمان کے نکاح میں آگئی تھی۔
۱	ماہ کنعان	حضرت یوسفؑ سے کنایہ ہے کنعان یہودیوں کا ملک ہے فلسطین میں شامل ہے۔
۲	شیوہ	طرز۔ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ
۲	انیسِ خلوت	خلوت کا دوست۔
۲	جلیسِ جلوت	مجلس کا ہمنشین
۳	بزمِ یاراں	دوستوں کا بے تکلف جلسہ
۳	عزلت	خلوت۔ تنہائی۔
۴	چشمِ فتاں	شوخ دیدہ۔ فتنہ اُٹھانیوالی آنکھ۔
۵	نگارستاں	باغ کے نقش و نگار۔
۵	عشق پیچاں	ایک بیل کا نام ہے جس کا پھول سُرخ رنگ کا اور پتیاں باریک ہوتی ہیں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۶	کج کلاہی	ترچھاپن۔ ٹیڑھ۔ خودنمائی
۷	ساغر کش	شراب پینے والا۔
۷	بیاضِ گردن	خوبصورت گردن۔
۷	صراحی آسا	صراحی کی مانند۔
۷	مرجاں	حجر البحر۔ مونگا۔
۸	کمر کا لہکنا	کمر کا لچکنا۔ لہر کھانا۔
۹	ساقِ سیمیں	چمکتی ہوئی پنڈلی۔
۹	فتنہ قامت	صفت محبوب چھوٹا سا قد
۱۱	جم	ایک ایرانی بادشاہ کا نام ہے اصل نام جمشید ہے۔ جم اُس کا مخفف ہے۔
۱۱	سکندر	روم کا بادشاہ جو فیلسوس کا بیٹا تھا۔
۱۱	جلوس	تخت نشینی۔ بادشاہوں کی سواری کا دھوم سے نکلنا۔
۱۲	بالبداہت	صریحاً۔ برجستہ۔
۱۲	شفق شباہت	شفق سے ملتی جلتی صورت
۱۲	احسن	بہترین۔ خوب۔ بہت اچھا
۱۳	دوران	زمانہ
۱۳	ہفت اختر	سات ستارے (قمر۔ عطارد

نمبر شعر	لفظ	معنی
		زہرہ۔ شمس۔ مریخ۔ مشتری زحل)
۱۳	ہفت کشور	دُنیا کی سات بڑی طاقتیں چین۔ ترکستان۔ ہند توران۔ ایران۔ روم۔ شام (حسب تقسیم زمانہ قدیم)
۱۴	اختر ہمایوں	طالع نیک۔
۱۴	چراغ گردوں	چاند سے مراد ہے۔
۱۴	شعلہ آسا	شعلہ کی مانند۔
۱۵	سحاب	بادل۔
۱۵	حکمرانی	حکومت۔ حکومت کرنا
۱۵	ابر نیساں	ابر بہار۔ وہ پانی جس کی بوند سیپ کے مونھ میں پڑ جانے سے موتی بن جاتی ہے۔
۱۶	قدغن	تاکید۔ تقید (صاحب غیاث اس لفظ کو ترکی بتاتے ہیں)
۱۶	ہالہ	چاند کا کنڈل۔ دائرہ حلقہ۔
	تیغ بُراں	کاٹ کرنیوالی تلوار۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۷	ہیجا	لڑائی۔ جنگ
۱۷	برق رخشاں	چمکنے والی بجلی
۱۸	طایر جان	روح
۱۹	میموں	مبارک۔
۱۹	شیر گردوں	برج اسد۔ آفتاب۔ سورج (دیوان کے بعض نسخوں میں شتر گردوں غلط چھپا ہی)
۱۹	گاوزمین	عوام کا عقیدہ ہو کہ زمین ایک گائے کے دو سینگوں پر رکھی ہوئی ہو جب زمین بھاری ہو جاتی ہو تو وہ گائے تھک کر سینگ بدلتی ہو اور بھونچال آتا ہی۔
۲۰	فغفور	بادشاہ چین۔
۲۰	چینی خانہ	چینی کے برتنوں کا ذخیرہ
۲۰	دارا	سکندر کا ہمعصر ایران کا بادشاہ تھا۔
۲۱	امنڈ پڑنا	برس پڑنا۔ جوش میں آنا
۲۱	حاتم	ملک عرب کا ایک فیض سخی سردار تھا۔
۲۳	گو	گیند

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۳	چوگاں	گیند کا بلا۔ گیند کا ڈنڈا۔
۲۴	فیل کوہ پیکر	تومند۔ زبردست ڈیل ڈول والا ہاتھی۔
۲۵	تہنیت خواں	مبارکباد دینے والا۔ مدح کرنے والا۔

قصیدہ نمبر ۱۹

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲	تہی	خالی۔
۵	افراط	زیادتی۔
۵	انبساط	خوشی۔
۱۲	توروں کی پخت	تورہ بندی کا کھانا جس میں متفرق کھانے ہوتے ہیں
۱۴	تہ بہ تو	تہ بہ تہ۔ نیچے اوپر۔
۱۷	ساچق	بری۔ ایک رسم جو شادی سے ایک دن قبل ہوتی ہی
۲۴	سہاگ پڑا	کاغذ کا ایک تھیلا جس میں خوشبودار چیزیں ہوتی ہیں جو شادی کے موقعہ پر دولہا کے یہاں سے جاتا ہی۔
۲۵	ان یکاد	قرآن شریف کی آیت النظر کی طرف اشارہ ہی

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۸	علو جاہ	مرتبہ کی زیادتی۔ قدر و منزلت کی ترقی۔
۵۰	مصقلہ	لوہے کا وہ آلہ جس پر تلوار وغیرہ کی دھار تیز کی جاتی ہے
۵۳	شبدیز	گھوڑا۔
	قصیدہ نمبر ۲۰	
۸	موقلم	تصویر پر نہایت باریک قلم سے کام کرنا۔ برش سے کام کرنا۔
۱۵	ماہ نخشب	حکیم مقنع نے ایک چاند بنایا تھا جو چاہ نخشب سے نکلا کرتا تھا اس کی روشنی چار فرسنگ تک پہنچتی تھی۔ نخشب ترکستان میں ایک شہر ہے۔
۱۹	فسان	وہ پتھر جس پر چاقو یا چھری پر سان رکھی جاتی ہے۔ سان کا پتھر گردش میں رہتا ہے۔
۲۵	ثعبان	بڑا سانپ اژدہا جو اپنی سانس کے ساتھ انسان یا جانور کو کھینچ لیتا ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۶	مزرع	کھیت۔
۳۰	خاقانی ہند	ذوق کا خطاب تھا۔
۴۰	لجۂ بحر عمان	دریائے عمان کا گنڈہ
۴۱	الانسان عبید الاحسان	عربی کی ضرب المثل یعنی انسان احسان کا بندہ ہے۔
۵۰	سعیر	بھڑکتی ہوئی آگ۔ دوزخ کا چوتھا طبقہ۔
۵۱	کلبہ	حجرہ۔ چھوٹا گھر۔
۵۶	سودہ الماس	برادہ الماس۔ پسا ہوا الماس۔
۵۶	سنگ جراحت	ایک نرم قسم کا سفید پتھر
۶۰	علف	چارہ۔ جانوروں کی خوراک کو کہتے ہیں۔
۶۳	جرم کیواں	جرم یعنی روشنی۔ کیواں یعنی زحل۔ زحل کی روشنی۔
۶۶	ناصیہ سائی	پیشانی گھسنا۔ سجدہ کرنا۔
۶۸	طرفۃ العین	آناً فاناً۔ فوراً۔ ایک اشارہ میں
۶۹	عیاذاً باللہ	خدا کی پناہ۔ خدا بچاوے۔
۸۰	کفل	جانور یا آدمی کا چوتڑ۔ سرین
۸۵	خرطوم	ہاتھی کی سونڈ۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۹۲	شب دیجور	کالی رات۔ اندھیری رات
۹۵	گاوِ گردوں	بُرج ثور۔
۹۵	گاوِ زمین	وہ بیل (گائے) جس کے سینگوں پر زمین ہے۔
۱۰۶	مطبخ	باورچیخانہ۔ کھانا پکنے کی جگہ۔
۱۰۹	جعد مشکیں	سیاہ چوٹی۔
۱۱۳	عید اضحےٰ	بقرعید۔ عید قربان (وہ عید جو ۱۰ ذی الحجہ کو ہوتی ہے)

قصیدہ نمبر (۲۱)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳	بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا	پانی میں اُترتے وقت حفاظت کے واسطے یہ کلمہ پڑھا جاتا ہے۔
۵	روح القدس	حضرت جبرئیل۔
۵	مبرہن	دلیل سے ثابت کیا ہوا۔
۱۰	ابراہیم ادہم	ایک مشہور ولی جو بادشاہت چھوڑ کر فقیر ہوگئے تھے۔
۱۱	انشائے برہمن	شاہجہاں کے زمانہ میں برہمن ایک شاعر کا تخلص تھا اصل نام چندر بھان تھا ایک مجموعہ

نمبر شعر	لفظ	معنی
		خطوط فارسی جو "منشاء برہمن" کے نام سے مشہور ہے اس کی مشہور کتاب ہے سنہ ۱۶۶۲ء مطابق سنہ ۱۰۷۳ھ میں فوت ہوا۔
۱۶	خود و جوشن	وہ چیزیں جو جنگ میں حفاظت کے واسطے پہنی جاتی ہیں۔

قصیدہ نمبر ۲۲

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴	سیستان	رستم پہلوان کا وطن۔
۹	سرسری	مجمل مختصر
۱۰	بہروزی	عزت۔ آبرو۔ توقیر۔ شہرت۔
۱۳	نظر چڑھنا	پسند آنا۔
۱۳	انوری	فارسی کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے۔
۱۴	غواص	غوطہ لگانے والا۔ تلاش کرنے والا۔ غوطہ خور۔
۱۴	زور شناوری	تیرنے کی طاقت۔ پیرنے کی قوت۔
۱۶	تھرتھری	لرز۔ کانپ۔ لرزنا۔ کانپنا۔ تھرتھرانا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۹	اورنگ سکندری	تخت شاہی سے مراد ہے۔
۲۰	دربان جو تیرے درکا کرتا سکندری	تیرا دربان سکندر کا ہم پایہ ہو۔ یا سکندر تیرا دربان ہو۔
۲۱	چتر	چھتر۔ چھتری۔
۲۱	چرخ چنبری	آسمان۔ "نہ چرخ چنبری" ۹ نو آسمان۔
۲۳	تیغ شعلہ دم	تیز تلوار۔
۲۵	بیشہ	شیر کے رہنے کی جگہ۔
۲۵	نوشیرواں	ایک بادشاہ کا نام ہے۔
۲۶	مہوسوں	مہوس کی جمع۔ کیمیاگر۔
۳۰	جاروب کش	جھاڑو دینے والا۔ صفائی کرنے والا۔
۳۵	مشکوئے خسروی	شاہی محل سرا۔ بادشاہ کا مکان۔
۳۶	منشور	فرمان۔ حکمنامہ۔ پروانہ۔
۳۹	سحر سامری	سامری ایک جادوگر کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ سحر یعنی جادو

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۰	کھاتا سکندری ہے	ٹھوکر کھاتا ہو۔ گھوڑے کی ٹھوکر کھانے کو سکندری کھانا کہتے ہیں۔
۴۱	مہر اکبری	اکبر بادشاہ کے زمانہ کی اشرفی یا بادشاہ کی مہر
۴۲	رحل	جس پر رکھکر قرآن مجید کو پڑھتے ہیں۔
۴۲	ام الکتاب	قرآن مجید۔ لوح محفوظ۔ سورۂ فاتحہ۔ الحمد۔
۴۳	فیل گردوں	استعارہ ہے "آسمان" کے متعلق۔
۴۴	عماری	ہودج۔ ہودہ (جو ہاتھی کے اوپر سواری کے لیے رکھا جاتا ہے)
۴۴	برج حمل	برج آتشیں۔ قوس آسمان کے نویں برج کا نام حمل ہے
۴۵	چار آئینہ	ایک قسم کی زرہ کا نام ہے۔
۴۶	سعد و نحس	نیک و بد۔
۴۹	صد برگ	وہ پھول جس کی بہت سی پنکھریاں ہوں۔ گیندے کا پھول

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۹	جعفری	زرد گیندے کا پھول
۵۰	میمنت	خوشی مبارکی۔ برکت سعادت
۵۰	رجع قہقری	پیچھے پلٹنا۔ لوٹنا۔ اُلٹے پاؤں پھرنا۔

قصیدہ نمبر (۲۳)

نمبر شعر	لفظ	معنی
۷	مجمر	انگیٹھی۔
۷	دانۂ سپند	اسگند۔
۱۰	کرختگی	سختی۔
۱۱	خوں بہا	معاوضہ خون۔ خون کا بدلہ۔ دیت۔
۱۴	دلِ فسردہ	بجھا ہوا دل۔ سردی سے جما ہوا دل ٹھٹھرا ہوا دل۔
۱۶	زبانِ درا	آوازِ جرس۔
۱۹	کبوترانِ گرہ باز	وہ کبوتر جو ہوا میں اُڑتے ہوئے (لوٹتے) گرہ کھاتے ہیں
۲۱	ختن	ایک ملک ہے جہاں کا مشک مشہور ہے۔
۲۲	رجعت	بازگشت۔ سیاروں کی اُلٹی چال۔
۲۲	خرچنگ	سرطان۔ کیکڑہ۔ گنگچہ
۲۴	کوکنار	پوست کا بونڈا۔ وہ پھل جس کے اندر دانہ خشخاش ہوتے ہیں۔
۲۶	جنتری میں کھچنا	ٹیڑھ نکلنا۔ سیدھا ہو جانا۔ جنتر ایک لوہے کا ٹکڑا ہوتا ہے جس میں چھوٹے بڑے متعدد سوراخ ہوتے ہیں اُس میں تار کو کھینچکر بڑھاتے ہیں۔
۲۸	عقدہ کشا	عقدہ کھولنے والا۔ مشکل کو حل کرنے والا۔
۲۹	قرعہ	رمل ڈالنے کا پانسہ
۳۰	کہربا	زرد چمکدار گوند۔
۳۵	تگرگ	ژالہ۔ اولہ۔
۴۰	خالِ سویدا	ایک سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے
۴۱	کوہ مروہ۔ کوہ صفا	مکہ شریف میں دو پہاڑ ہیں۔
۴۲	تبخالہ	چھالہ جو بخار کے بعد ہونٹ پر پڑ جاتا ہے۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۵	فرو بستہ	بندھی ہوئی۔
۴۵	میانِ شتہ	موسم سرما کے درمیان
۴۸	اغنیا	غنی کی جمع ہے بمعنی مالدار
۴۹	صباح و مسا	صبح و شام۔
۵۲	سُہا	نام ایک باریک ستارہ کا جو بنات النعش میں ہے
۵۳	گوے	گیند۔ لٹو۔
۵۵	لا انتہا	بے انتہا۔ بے تعداد۔
۵۶	ماکیان	مُرغیاں
۵۸	دشنہ	کٹاری۔ ایک قسم کا خنجر
۵۸	ابا	نہ ماننا انکار کرنا۔
۵۹	قفا	پیچھے کی طرف پیٹھ کی طرف پس پشت۔
۶۲	اژدہا۔	بڑا سانپ۔
۶۹	نیشکر	گنا۔ اوکھ۔ ایکھ۔
۷۱	سبحہ	سمرنی۔ تسبیح۔
۷۲	ذوالجلال	عزت و شان والا۔ خدا سے مراد ہے۔
۷۴	عقد ثریا	پروین کے موتیوں کی لڑی
۷۵	ذنب و راس	آسمان پر ایک شکل بصورت اژدہا ہوتی ہے اس کی پہلی سمت کو راس اور دوسری سمت کو ذنب کہتے ہیں۔
۸۰	مدعی	بُرا چاہنے والا۔ دشمن۔ بدخواہ دعوے کرنے والا۔
۸۰	محیط دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ

قصیدہ نمبر ۲۴

نمبر شعر	لفظ	معنی
۶	کلال	کمہار۔ کسگر۔ مٹی کے برتن بنانے والا۔
۱۲	اعتدال	برابر کرنا۔
۱۳	طوطیِ شیریں مقال	خوش گفتار طوطی۔
۱۵	شہ دریا نوال	دریا بخشنے والا بادشاہ نہایت سخی بادشاہ۔
۲۳	سفال	مٹی کا برتن۔
۲۳	سموم	گرم ہوا۔ لُو جو گرمی کے دنوں میں چلا کرتی ہے۔

قصیدہ نمبر ۲۵

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	ساون	ہندی سال کا چوتھا مہینہ برسات کا دوسرا مہینہ ۱۵ جولائی تا ۱۵ اگست

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	قدح کش	شرابی۔
۵	ممیز	تمیز کیا گیا۔ "ہووے نہ ممیز" یعنی ایک دوسرے کا فرق نہ معلوم ہو
۵	کرہ ناری	آگ کا کرہ
۵	کرہ مائی	پانی کا کرہ۔
۷	قلزم عمان	دریائے عمان (ایک بڑا دریا) جو ملک یمن میں ہے۔
۷	متبسم	ہنسنے والا۔
۷	چشم نمائی کرنا	آنکھ دکھانا۔ دھمکانا۔ ڈانٹنا
۱۲	تسبیح ریائی	مکر کی تسبیح
۱۸	وسمہ	نیل کی پتی سے بالوں کو سیاہ کرنا۔ خضاب کرنا۔
۲۷	کروی شکل	بشکل کرہ (کرہ کے لغوی معنی گیند یا گول چیز ہیں اصطلاح میں دنیا کے نقشہ کو جو گیند کی صورت بنایا جاتا ہے کہتے ہیں
۲۹	احسنت	تعریف کرنا۔ مبارکباد دینا شاباش دینا۔
۲۹	سبائی وسنائی	دو مشہور شعرائے فارس تھے
۳۵	ید بیضا	چمکتا ہوا ہاتھ۔ سفید ہاتھ۔ حضرت موسیٰ کا وہ جلا ہوا ہاتھ

نمبر شعر	لفظ	معنی
		جسے آپ بطور معجزہ بغل میں لیجا کر باہر نکالتے تھے تو آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا تھا۔
۴۰	دیوان شفائی	دیوان بہ معنی غزلوں کی کتاب۔ شفائی ایک فارسی شاعر کا تخلص تھا

قصیدہ نمبر ۲۶

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	بہجت فزا	خوشی پیدا کرنے والا۔
۱	صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ	(موافق دستور اہل اسلام جب کسی خوبصورت یا عمدہ چیز کو دیکھتے ہیں تو اپنے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں واہ واہ سبحان اللہ۔ مرحبا۔
۲	انوار عرفاں	خداشناسی کی روشنی
۲	لاف	شیخی۔ ڈینگ۔ زیادہ گوئی۔
۳	فر و فرہی	شان و منزلت۔
۳	فریدوں	ایک بادشاہ گزرا ہے۔
	نصفت	انصاف:
۳	وہ جام ہے گیتی نما	یعنی اس جام میں صرف دنیا کے حالات نظر آتے ہیں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۶	لطف کی نظر	نگاہ مہر۔ پیار کی نظر
۶	مومیا	مومیائی (مومیا) ٹوٹے ہوئے عضو کو جوڑ دیتی ہے۔

مخمس قصیدہ نمبر ۲۷

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	خسروا	اے بادشاہ۔
۱	گنبد دوار	دور کرنے والا گنبد۔ گردش کرنے والا گنبد۔ آسمان۔

قصیدہ مسدس دعائیہ ۲۸

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	سریر آرائے	تخت کو رونق دینے والا
۱	سلطان خاور	سورج۔
۱	دستور اعظم	وزیر۔
۱	صدر اعلیٰ	دیوانی کا اعلیٰ عہدہ دار
۱	سعد اکبر	مشتری
۲	عطارد۔ زہرہ۔ زحل	ستاروں کے نام ہیں
۴	رہے نام سلیمان تا نگین حکمرانی سے	جب تک حضرت سلیمان کا نام رہے
۱۰	مجمر	عود دانی۔ عود جلانے کی انگیٹھی

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۱	اذفر	مشک کی بو۔

قصیدہ ناتمام نمبر ۲۹

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	وقت شرف	ترقی کے وقت ستارہ کا اوج۔
۲	نجم سعادت	ستارہ۔ نیک بختی۔ تقدیر
۳	دم تحویل	سپرد کرنے وقت۔ تحویل ایک اصطلاح ہے علم نجوم کی
۵	ریختہ پر	پر جھڑا ہوا۔ پر شکستہ مجبور

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۰

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	آہنگ	انداز۔ راگ۔ الاپ۔ گانا۔
۲	بربط و چنگ	ساز۔ گانے بجانے کے آلات
۵	سلنگ	کودنا۔ اچھال مارنا۔
۶	دلبر شنگ	شوخ اور ظریف معشوق۔
۷	تذرو	ایک پرند

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۱۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲	طنین	مکھی کی بھن بھناہٹ۔
۳	عربدہ پرواز	جھگڑا اٹھانے والا۔ لڑائی پیدا کرنے والا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
۳	ستارہ برسرِ پرکاش	ستارہ پرکاش پر ہے تقدیر بگڑی ہوئی ہے۔
۴	راہب	نرساوں کا پادری گوشہ نشین زاہد۔
۴	خطِ چلیپا	چلیپی خط۔ ٹیڑھا خط۔ کج خط۔

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۲

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	سرطان و اسد	دو آسمانی برجوں کا نام ہے
۱	آب وایلولہ	ترکی مہینوں کے نام ہیں
۲	روئیدگی	اُٹھان۔ اُگنا۔ پیدا ہونا۔
۲	انبتہ اللہ نباتاً حسنتاً	قرآن شریف کی آیت ہے۔ "اللہ نے کیا خوب سبزہ اگایا ہے"

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۳

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	گلشن کشمیر	کشمیر کا باغ۔ کشمیر کے باغات فرحت و تفریح کے واسطے مشہور ہیں
۴	نام کو اللہ اکبر کہا ہے تاثیر ہے	ہر اذان اور تکبیر میں اللہ اکبر
	اذان میں شامل اور داخل تکبیر ہے	کہا جاتا ہے چونکہ بادشاہ کا نام اکبر شاہ تھا لہذا شاعر اُس کے نام کو داخل اذان و تکبیر بتاتا ہے۔

مثنوی ناتمام

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	سرنامہ	خط کی پیشانی۔ شروع۔
۲	قرطاس	کاغذ۔
۶	ریز ریز	ٹکڑہ ٹکڑہ کرو امر کا صیغہ ہے
۹	درنگ	تاخیر۔ تساہل۔ دیر۔
۱۰	طاق پر رکھنا	بھول جانا۔ خیال چھوڑنا
۱۱	پنبہ دہاں	روئی سے مونھ بند ہونا۔
۱۸	پلک سے پلک لگنا	نیند کا نہ آنا۔
۱۹	سندور کھلا دینا	گونگا کر دینا
۲۲	وا شد	کھلنا۔ شگفتہ ہونا۔
۲۵	استقامت	قیام کرنا۔ ٹھہرنا۔
۲۸	سنگ آمد و سخت	انتہائے مصیبت کی طرف اشارہ
۳۵	انا ربکم	میں ہوں رب تمہارا

سہرا

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	یمن و سعادت	نیکی۔ خوش نصیبی۔ نیک بختی

نمبرشعر	لفظ	معنی
۴	صل علی	(ان پر رحمت ہو) کلمۂ تحسین
۴	سبحان اللہ	خدا پاک (کلمۂ آفرین)
۵	اخلاص	محبت۔
۵	سورۂ اخلاص	سورۂ قل ہو اللہ جو برکت اور ازدیادِ اخلاص کے لیے پڑھتے ہیں
۸	تزئین	فوق۔ زیادتی۔ زینت
۱۰	معطر	خوشبودار عطر سے بسا ہوا
۱۱	طُرّہ	صافہ۔ عمامہ۔ پگڑی کا حصّہ
۱۱	مزین	زینت دینے والا۔ سجا ہوا
۱۱	بدھی	بیاہ میں جو ہیکل پہنائی جاتی ہے
۱۱	کنگنا	بیاہ میں ہاتھ میں باندھا جاتا ہے۔
۱۲	رونمائی	مونھ دکھائی (شادی میں ایک رسم ہوتی ہے۔)
۱۳	روے نکو	خوبصورت چہرہ۔ نیک چہرہ
۱۳	دُرِ خوش آب	چمکدار موتی۔ قیمتی موتی۔ آبدار موتی۔
۱۴	ثنا گر	تعریف کرنے والا۔
۱۵	سخنور	شاعر۔ کہنے والا۔

قطعات

نمبرشعر	لفظ	معنی
	قطعہ (۱)	
۱	نرگس	ایک پھول جو آنکھ سے مشابہ ہوتا ہے۔
۲	نشوونما	ظہور میں آنا۔ پیدا ہونا۔
	قطعہ (۲)	
۱	فوارہ سے ہمسر ہونا۔	مثل فوارہ ہونا۔ فوارہ سے مقابلہ کرنا۔
	قطعہ (۳)	
۱	خم پر ہاتھ بڑھانا	شراب پلانا۔ دور جاری کرنا۔
۱	گھٹا	بادلوں کا گھر آنا۔ اندھیرا ہوجانا۔
	قطعہ (۴)	
۱	ڈھل جائے	کم ہوجائے گھٹ جائے
۳	ٹل جائے	گذر جائے۔ چلا جائے۔
	قطعہ ۵	
۱	رسولِ عربی	حضرت محمد صلعم جو عرب میں نبی ہوئے۔
۲	حضوری میں	خدمت میں۔ حاضری میں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قطعہ (۶)	
۱	تارکِ دنیا	دنیا ترک کرنے والا۔ خدا پرست۔
۱	اُکھڑ کے	چھوٹ کے علیحدہ ہو کے۔
۱	پیوست	ملا ہوا۔
۳	مست الست	ہمیشہ کا مست۔ خلقی مست
۴	ولیک	مگر۔ لیکن۔
۵	فقیری	درویشی
۵	پابست	پابند ہونا۔
۶	مرشد	پیر
۸	تصرّف	دخل کرنا۔ قبضہ کرنا۔ کچھ کا کچھ کر دینا۔
۱۰	کیفیت	مزے۔ لطف۔
۱۱	دامِ علایق	تعلقات کا پھندا دنیاداری کا جال۔
۱۱	جست	کود۔ پھاند۔ اُچک
۱۲	تیر از شست	کمان سے نکلا ہوا تیر۔
	قطعہ (۷)	
۱	سینِ ستم	ستم کا سین (س) کے دندانوں کی طرف اشارہ ہے

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	زنبور	موچنہ۔ دانت اُکھارنے کی چمٹی۔
۲	آفتابی	آفتاب گیر ایک ڈھال ہوتی ہے جس سے امرا دھوپ روکتے ہیں۔
	قطعہ (۸)	
۱	عذرا	وامق کی معشوقہ۔ ایک حسین عورت۔
۱	عذار	رُخسارہ۔ چہرہ۔
۱	شیریں	میٹھا۔ فرہاد کی معشوقہ کا نام
۱	شاخِ نبات	مصری کے کوزے کی تیلیاں نام معشوقۂ حافظِ شیرازیؒ۔
۲	زکوٰت	خیرات۔ جو شرعاً فرض ہے۔
	قطعہ ۹	
۱	خسروا	الف ندائیہ ہے یعنی اے بادشاہ
۱	زمزمہ سنج	گانے والا۔ گانے والی۔
۲	پارنج	انعام صلہ۔ خوشخبری۔
۳	شکنج	شکن۔ پیچ۔
۵	تیغ و ترنج	تلوار و لیموں۔ اشارہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کی طرف

نمبر شعر	لفظ	معنی
		جبکہ عورتوں نے اپنی انگلیاں چاقو سے کاٹ لی تھیں۔
۶	نرد	چوسر یا شطرنج کی گوٹ۔ مُہرہ
۸	تقویم	جنتری۔ پترا۔ نجوم کی کتاب
	قطعہ (۱۰)	
۱	نہار	صبح۔ دن۔
۲	علی	بلندی (خدا کا نام ہے)
۳	حرفِ جار	اصطلاح نحو۔ تعلق رکھنے والا۔
	قطعہ (۱۱)	
۱	چاہ ذقن	ٹھڈی۔ ٹھوڑی۔
	قطعہ (۱۲)	
۱	پر نہیں	حالانکہ اُس کے پر نہیں ہیں
۳	گردہ	ایک قسم کی روٹی۔
۳	کفاف	صرف کرنے والا۔
۴	صراف	پرکھنے والا۔
	قطعہ (۱۳)	
۱	صید افگنی	شکار
۲	خونِ نخچیر	جنگلی جانور جن کو شکار کریں
۳	صیدِ حرم	جو وحشی جانور زمین حرم میں

نمبر شعر	لفظ	معنی
		ہو اُس کا شکار کرنا منع ہے
۶	غنم	بکرا
۷	شیرِ علم	علم (نشان) شیر کی تصویر جو پھریرے پر بنی ہوتی ہے
۸	شیرِ قالین	شیر کی تصویر جو قالین پر بنی ہوتی ہے۔
	قطعہ نمبر (۱۴)	
۱	سرد مہری	بیوفائی۔
۱	خنک دل	ٹھنڈے دل والا دل خستہ
۲	گلِ شبو	ایک پھول کا نام ہے
	قطعہ نمبر (۱۵)	
	تر دماغ	نازک دماغ۔ اچھے دماغ والے
	خس	ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے۔
	قطعہ (۱۶)	
۱	آشنا	دوست۔ جان پہچان والے
۲	با چشم پُر آب	آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے
	قطعہ (۱۷)	
۱	ناصحا	اے ناصح۔ او ناصح۔
۱	ملامت کرنا	بُرا بھلا کہنا

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲	ذوق	شوق۔ مزہ۔
	قطعہ نمبر (۱۸)	
۱	صیدی	کبوتر باز جو دوسرے کا کبوتر پکڑ کر واپس نہ دے۔
۲	صید	شکار۔ قید۔
۲	پھڑکانا	تڑپانا۔ مضطرب بے چین کرنا۔
	قطعہ نمبر (۱۹)	
۱	قم باذن اللہ	اُٹھ حکم اللہ سے
۱	عبث	بے کار۔ بے فائدہ۔ ناحق۔
۲	صلواتیں سنانا	بُرا کہنا۔ سخت سست کہنا
	قطعہ (۲۰)	
۱	نالۂ جانکاہ	جان کو صدمہ پہنچانیوالی آہ۔
۲	طوافِ حرم	کعبہ کا طواف۔ کعبہ کے گرد چکر لگانا۔
۲	لبیک	حاضر ہوں۔ حاجی لوگ حج کے وقت لبیک کا نعرہ لگاتے ہیں۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قطعہ نمبر (۲۱)	
۱	قباحت	مشکل۔ مصیبت۔ پریشانی۔
۱	دشمنوں کو دردِ سر بتاتے ہو	اپنے سر میں درد بتاتے ہو
۲	صندل لگانا	دردِ سر میں صندل گھس کر لگانا مفید ہے۔
۳	دم دینا	دلاسا دینا۔ تسکین دینا۔ دھوکا دینا۔
۳	اخلاص	محبت۔ پیار۔ خلوص۔
	قطعہ نمبر (۲۲)	
۱	پاؤں پھیلانا	زیادتی کرنا۔ ضد کرنا۔
	قطعہ نمبر (۲۳)	
۱	گردنِ تسلیم خم کرنا	رضامند ہونا۔ قبول کرنا منظور کرنا۔
۲	شاخِ ثمرور	وہ ٹہنی جس میں پھل لگے ہوں
	قطعہ نمبر (۲۴)	
۱	سفرِ بحرِ فنا	دنیا سے سفر۔ دنیا سے کوچ۔
۲	راکب	سوار ہونے والا۔
۲	جیحوں	سمندر۔ دریا۔

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قطعہ نمبر (۲۵)	
۱	گداز	گھلا ہوا۔ پگھلا ہوا۔ نرم۔ ملایم۔
۲	قرطاسِ غلط بردار	وہ کاغذ جس پر سے غلط حروف بہ آسانی اُٹھائے جاسکیں۔
	قطعہ نمبر (۲۶)	
۱	مدِ نظر رہنا	خیال رہنا۔
۲	زانو کے تلے دابنا	ذبح کرتے وقت زانو سے دبا لیا جاتا ہے۔
	قطعہ نمبر (۲۷)	
۱	میکدہ	شراب خانہ
۲	صوفی	خدا پرست۔ شراب سے پرہیز کرنے والا۔
۲	ہو حق	صوفی لوگ عالم وجد میں ہو حق کے نعرہ لگاتے ہیں۔ یہ ہُوالحق کا مخفف ہے۔
	قطعہ (۲۸)	
۱	شرح	تفصیل کیفیت حالت۔
۱	سوزِ دل بے قرار	دل بے قراری جلن۔
۲	پرے	علیحدہ۔ ایک طرف۔ دور

نمبر شعر	لفظ	معنی
	قطعہ (۲۹)	
۱	احوال	جمع حال کی۔ حالت۔
۱	شب ہجر	جدائی کی رات۔
۲	بخت سیاہ	بدنصیب۔ بُری تقدیر۔
۲	تیری	سیاہی۔
۳	شمع ساں	شمع کی مانند۔ چراغ کی طرح۔
۱۱	کھا کے سو رہنا	زہر کھا لینے سے مراد ہے۔
۱۱	الماس	ایک قیمتی زہریلا پتھر ہے۔
	الماس کے نگینے توڑنا	آنسو بہانا (قلعہ معلے کے محاورہ ہے)
۱۵	موتھ میں پانی چوانا	مرتے وقت مریض کے موتھ میں پانی ٹپکایا جاتا ہے
۱۵	یاسین	قرآن مجید کی ایک سورۃ ہے جو مرتے وقت پڑھی جاتی ہے۔
۱۵	لگا رکھے تھے باقی	باقی تھے۔ حیات باقی تھی۔
۱۷	بارے	دفعتاً۔ ایکا ایکی۔ یکبار۔
۱۸	بشارت	خوش خبری۔ اچھی خبر کی اطلاع

نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۰	موذن	اذان دینے والا۔
۲۰	تری آواز مکے اور مدینے	دعائیہ فقرہ ہے کسی خوشی کی خبر سنکر کہا جاتا ہے۔
	قطعہ (۳۲)	
۲	مال موذی نصیب غازی	محاورہ ہے۔ بُروں کا مال اچھوں کی قسمت میں ہوتا ہے۔
	رباعیات	
	رباعی (۲)	
۱	خوش اوقات	اچھائی میں وقت گزارنے والا۔ خوشی میں وقت گزارنے والا۔
۲	پیر خرابات	پیر بمعنی رہنما۔ مرشد خرابات کا پیر (اصطلاح) ساقی، شراب پلانے والا۔
	نمبر (۳)	
۱	روئے لالہ گوں	پھول سا چہرہ۔
	نمبر (۴)	
۱	وحشی رم دیدہ	غبی، نامانوس، بھڑکنے والا
۱	رمنا	چراگاہ۔ شکارگاہ۔ مرغزار۔
۲	سلمنا	مان لو، قبول کرو، تسلیم کرو۔
	نمبر (۵)	
۱	سود و زیاں	نفع و نقصان۔
۲	فلک کے بارہ حصے	یعنی بارہ بروج۔
۳	بارہ باٹ	ابتر، منتشر۔ حیران و پریشان۔
	نمبر (۶)	
۱	بختِ فیروز	نیک نصیب۔ خوش نصیب
۱	شرف اندوز	شرف پاوے۔ بزرگیوں سے بھرا ہوا۔
۲	حمل	ایک برج کا نام ہے
۲	مہرِ عالم افروز	دنیا کو روشن کرنیوالا سورج۔
	نمبر ۷	
۱	نوروز	سال کا نیا دن۔ عید خوشی

نمبر شعر	لفظ	معنی
۱	مسرّت اندوز	خوشی حاصل کرنے والا۔
	نمبر (۹)	
۱	فیروز	فتح مند۔ غالب۔ کامیاب۔
۲	سہم الموت	موت کا ڈر۔ مرنے کا خوف۔
	نمبر (۱۰)	
۱	کھِل کھِل	بیساختہ ہنسنا۔ بار بار ہنسنا
۲	دانتا کِل کِل	آئے دِن کا جھگڑا۔ خانگی بکھیڑا۔ دانتوں کا آپس میں لڑنا۔
	نمبر (۱۲)	
۱	صفِ اوّلِ میثاق	سب سے پہلے مسلمان ہونے والے لوگوں کی جماعت۔
	نمبر (۱۴)	
۱	مفتون	دیوانہ۔ مٹا ہوا۔ شیدا
۲	کل حزب بما لدیہم فرحون	ہر جماعت اپنے خیال میں مگن ہے۔
	نمبر (۱۶)	
۱	لطفِ سخن	شاعری کا لطف۔
۲	بداصل	جس کی اصل بری ہو کمینہ
۲	بندوق کا طوطہ	توڑے دار بندوق کا گھوڑا۔
	نمبر (۱۹)	
۲	چلا دینا	داؤ دینا۔ دھوکہ دینا۔ بیوقوف بنانا۔ بہکا دینا۔
	نمبر (۲۳)	
۱	آفتابی	سائبان۔ شاہی زمانہ کی ایک ڈھال جس سے دھوپ روکی جاتی تھی
۱	کرسی	ولیعہد کی نشست کی چوکی جس کا نمبر تخت کے بعد ہوتا تھا۔
۲	والشمس	کلام مجید کی ایک سورہ
۲	آیۃ الکرسی	کلام مجید کی ایک آیت

OSMANIA UNIVERSITY